جلد دوم

خطبات

قاری محمد یسین بلوچ

خطیب دلنشین

قاری محمد یسین بلوچ

جمع و ترتیب

حافظ محمد ربانی



مکتبہ ربانیہ



فضیلتِ جمعہ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ﴾ (الجمعہ:9)

اللہ پاک کا بہت بڑا احسان ہے کہ جس رب نے ہم سب کو مسلمان بنایا۔ اللہ پاک کا بہت بڑا احسان ہے کہ جس رب نے قرآن وحدیث سماعت کرنے کے لیے ہمیں اپنے گھر میں جمع فرمایا، اللہ پاک کا بہت بڑا احسان ہے کہ جس رب نے ہم سب کو امام الانبیاء والئ بطحاء سید المرسلین، امام المجاہدین، آقائے دو جہاں، آمنہ کے لال حضرت محمد ﷺ کا اُمتی بنایا ہے۔

میرے بھائیو! میں آج مختصر وقت میں جمعہ کی امتیازی فضیلت کیا ہے یہ بیان کروں گا دن تو سب ہی اچھے ہیں لیکن یہ جو جمعہ کا دن ہے اس کی شان بہت زیادہ ہے۔ اس جمعہ کو پڑھنے والوں کی شان بھی بہت زیادہ ہے۔ ویسے بھی جمعہ ہم پر فرض ہے لوگ عید کو بہت زیادہ ترجیح دیتے ہیں جو عید پر نہیں آتا ہے اُسے کہا جاتا ہے کہ یہ اتنا منحوس مسلمان ہے کہ جس نے عید بھی نہیں پڑھی ہے اگر وہ پانچ وقت کی نماز نہ پڑھے تو پھر اُس سے نہیں کہا جاتا ہے کہ یار یہ بہت گندا منحوس مسلمان ہے جو کہ نماز بھی نہیں پڑھتا ہے کبھی کسی نے یہ نہیں کہا ہے کہ یار یہ مسلمان ہو کر اتنا زیادہ منحوس ہے کہ جمعہ والے دن یہ سینما دیکھنے چلا جاتا ہے، کرکٹ کھیل لیتا ہے، فٹ بال کھیل لیتا ہے، سارے کام کر لیتا ہے لیکن اتنا گندا منحوس مسلمان ہے کہ جمعہ پڑھنے کے لیے آتا ہی نہیں ہے جو عید نہ پڑھے تو وہ منحوس ہے تو جو نماز نہ پڑھے وہ منحوس نہیں

ہے جو عید نہ پڑھے وہ گندا منحوس مسلمان ہے تو جو جمعہ نہ پڑھے وہ کیا مسلمان ہے۔ میرے بھائیو عید کی شان بہت زیادہ ہے لیکن جمعہ سے کم ہے عام دنوں کی شان زیادہ ہے لیکن جمعہ سے کم ہے تمہیں کیا معلوم ہے کہ جمعہ کا کیا مقام ہے۔

آج احادیث سنو گے تو ان شاء اللہ دل خوش ہو جائے گا کہ جمعہ کا مقام کیا ہے۔ پھر دل پریشان بھی ہونا چاہیے کہ ہم سستی میں جمعہ کو ضائع کر دیتے ہیں۔ میرے بھائیو سب سے پہلے کہاں فرض ہوا۔ کس مقام پر نبی پاک ﷺ نے جمعہ ادا کیا۔ جمعہ کی تاریخ کیا ہے یہ سنیں بنی سالم ایک قبیلہ ہے۔ بنی سالم بن اوس ایک قبیلے کا نام ہے جس طرح آج کل ہمارے قبیلوں کے نام ہوتے ہیں کوئی راجپوت ہے، کوئی ملک صاحب ہے، کوئی اعوان صاحب ہے، کوئی مغل صاحب ہے، کوئی بلوچ ہے، یعنی ہر کوئی اپنے اپنے نام لیتا ہے۔ اُس دور میں بھی اس طرح کے نام بولے جاتے تھے ایک قبیلے کا نام بنی سالم بن اوس ہے۔ اسی طرح قبا ایک علاقہ ہے۔ مدینہ بھی ایک علاقہ ہے مدینہ شہر اور قبا کے درمیان میں بنی سالم قبیلے کے کچھ لوگوں کی رہائش گاہیں تھیں۔

نبی پاک ﷺ اپنے گھر سے نکلے، سوموار والے دن آپ ﷺ سفر کرتے کرتے بنی سالم قبیلے کے لوگوں کے پاس پہنچ گئے۔ وہاں پھر اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ تین دن رہے۔ یعنی منگل بدھ اور جمعرات وہاں رہے ان تینوں دنوں میں آپ ﷺ نے ایک بہترین مسجد تعمیر کی۔ کیا تین دن میں مسجد تعمیر ہو جاتی ہے لیکن یہاں پچاس پچاس سال گزر جاتے ہیں لیکن مسجد پھر بھی تعمیر نہیں ہوتی ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے تین دنوں میں بنی سالم بن اوس قبیلے کی مسجد تعمیر کروائی۔ اور جمعہ والے دن ربیع الاوّل کا مہینہ ہے۔ ربیع الاوّل مہینے کی آٹھ تاریخ ہے جمعہ کا دن ہے سب سے پہلا جمعہ نبی پاک ﷺ نے بنی سالم قبیلے کے لوگوں میں پڑھایا۔ جو تین دن میں نبی پاک ﷺ نے مسجد تعمیر کروائی تھی۔ وہاں آپ ﷺ نے جمعہ پڑھایا۔

میرے بھائیو نبی پاک ﷺ کو چودہ سال گزر گئے ہیں۔ نبوت ملے ہوئے پہلے جمعہ فرض نہیں تھا۔ چودہ سال نبوت کے بعد بھی جمعۃ المبارک والے دن خالی گزرے۔ چودہ

سال پیارے نبی ﷺ کو نبوت ملے ہوئے ہو گئے ہیں۔ پھر ربیع الاوّل کے مہینے میں آٹھ ربیع الاوّل کی تاریخ ہے۔ چھ سو بائیس ہجری ہے انگریزی مہینے ستمبر کی تئیس تاریخ ہے۔ تو پیارے نبی ﷺ نے سب سے پہلے جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمایا۔ میرے بھائیو! پھر لوگوں نے جمعہ ادا کیا۔ جمعہ ہونا شروع ہو گیا جمعہ کی بڑی چوڑی مدت ہے اُس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں جمعہ کا خلا نہیں آیا۔ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں جمعہ کا خلا نہیں آیا۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں جمعہ کا خلا نہیں آیا۔

سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں جمعہ کا خلا نہیں آیا سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے دور میں جمعہ کا خلا نہیں آیا۔ میرے بھائیو! چلتے چلتے وہ وقت آ گیا بعض لوگوں نے ایک مذہب بنایا۔ وہ کہنے لگے کہ شہری علاقے میں جمعہ جائز ہے لیکن دیہات میں جمعہ جائز نہیں ہے کچھ غلط علماء نے یہ پروپیگنڈہ بنا کر جمعہ المبارک پر بہت بڑا حملہ کیا۔ اس طرح بڑے بڑے دیہات اسلام سے محروم ہو گئے۔ یعنی آٹھ دن کے بعد قوم کو جو قرآن و حدیث کا پانی لگتا تھا۔ وہ پانی ختم ہو گیا لوگ بے کار ہو گئے دل بنجر ہو گئے مسلمان بے چارے رواجی بن گئے۔

بھائیو جمعہ کا نقصان کچھ علماء نے آ کر کیا۔ وگرنہ جمعہ ہر مقام پر ہوتا ہے پیارے نبی ﷺ نے جہاں چاہا وہاں جمعہ ادا کیا جو لوگ کہتے ہیں کہ جہاں شہر ہو، بینک ہوں، بازار ہوں، فیکٹریاں ہوں، پھر جمعہ ہوتا ہے، وہاں ایک قرآن کی یہ آیت پڑھتے ہیں، کہتے ہیں کہ قرآن کہتا ہے کہ جب جمعہ ادا کر لو۔ تو پھر تم کاروبار پر جاؤ۔ لیکن جب جمعہ کی اذان ہو تو تم کاروبار چھوڑ دو۔ کاروبار تو شہروں میں ہوتے ہیں، کاروبار تو پھر بڑے بڑے قصبوں میں ہوتے ہیں۔ اب ایمان سے بتائیں کہ کیا دیہاتوں میں کاروبار نہیں ہوتے ہیں۔ کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں کاروبار نہ ہو۔ بھائیو یہ الگ بات ہے کہ ایک فیکٹری کا کاروبار ہے ایک کوئی دوسرا کاروبار ہے۔ لیکن کاروبار کے لحاظ سے تو بڑے بڑے دیہاتوں میں بھی کاروبار ہے۔ گائیں بھینسوں کا کاروبار ہے، بھیڑ بکریوں کا کاروبار ہے، فصلوں کا کاروبار ہے، گندم کا کاروبار ہے، کیا خیال ہے کہ یہ زمین مربع کا کاروبار دیہاتوں میں نہیں ہے۔ کسی آیت سے

ایک ترجمہ غلط کر کے بہت بڑی نیکی کو زد لگا کر کچھ مہینوں یا کچھ سالوں کے لیے علماء نے جمعۃ المبارک کو بند کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ پھر اہلحدیث کھڑا ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ہر جگہ جمعہ جائز ہے۔ اُنہوں نے پھر اپنے موٴقف کو تبدیل کیا جو کہتے تھے کہ دیہاتوں میں جمعہ جائز نہیں ہے انہوں نے پھر یہ موٴقف مان لیا کیونکہ انہوں نے سوچا کہ لوگ تو جمعہ سن کر اہلحدیث ہوتے جا رہے ہیں۔ لوگ جمعہ سن کر اپنی اصلاح کر رہے ہیں۔ اُنہوں نے سوچا کہ چلو اب تو ہر آدمی مان گیا ہے۔ اس لیے اب ہر طرف جمعہ ہونا شروع ہو جانا چاہیے۔ پھر انہوں نے اہلحدیث کے مقابلہ میں آنے کے لیے خود بھی جمعہ پڑھانا شروع کر دیا۔ اب ہر علاقے میں جمعہ شروع ہے۔

یہ صدقہ جاریہ جماعت اہلحدیث کا ہے۔ میرے بھائیو کیا مقام جمعۃ المبارک کا ہے کیا عظمت جمعۃ المبارک کی ہے۔ قرآن مجید نے بیان کیا ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ﴾ (الجمعه:9)

قرآن بیان کرتا ہے۔ فرمایا اے ایمان والو سن لو میں نے پہلے بھی کئی بار سمجھایا ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ جب بھی اٰمَنُوْا سے آیت شروع کرتے تھے تو اُس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خود کو مخاطب کر لیتے تھے کہ اب ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کا پیغام آیا ہے۔ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، اللہ تعالیٰ کا وعظ ہے، اللہ تعالیٰ کا لیکچر ہے، اللہ تعالیٰ کی تقریر ہے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے مخاطب ہیں۔ لفظ اٰمَنُوْا قرآن مجید میں اٹھاسی مقام پر آیا ہے گویا کہ اٹھاسی مقام پر اللہ پاک نے مسلمانوں کو درس دیا ہے۔ اٹھاسی مقام پر اللہ پاک نے مسلمانوں کو وعظ کیا ہے۔ اٹھاسی مقام پر اللہ پاک نے مسلمانوں کو تقریر کی ہے۔ اٹھاسی مقام پر اللہ پاک نے مسلمانوں کو لیکچر دیا ہے۔

میرے بھائیو! اُن اٹھاسی مقام میں سے ایک یہ بھی مقام ہے کیونکہ جمعہ کافروں پر فرض نہیں۔ جمعہ منافقوں پر فرض نہیں، جمعہ شرک کرنے والوں پر فرض نہیں، جمعہ یہودیوں پر

فرض نہیں، جمعہ صرف مسلمانوں کا حق ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ اٰمَنُوْا کہہ کر سارے مسلمانوں کو درس دیا ہے۔ فرمایا:

﴿يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ﴾

(الجمعه:9)

فرمایا اے ایمان والو! کلمہ پڑھنے والو! اہلحدیثو، دیوبندیو اور بریلویو، عاشق رسول ﷺ کہلوانے والو، محبّ رسول ﷺ کہلوانے والو، اہلحدیث کے دو اصول اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ کے نعرے لگانے والو! تم سب سن لو۔ فرمایا! جس وقت جمعہ کی اذان ہو جائے، جمعۃ المبارک کا وقت ہو جائے پھر اپنے کاروبار کو روک دو، اپنے کاروبار کو بند کر دو، اور جمعہ پڑھنے کے لیے آ جاؤ، جتنی دیر تک جمعہ کا وقت لگے گا تو وہ بہت اچھا وقت ہے، وہ بہت پیارا وقت ہے، اللہ تعالیٰ تم پر راضی ہو جائے گا، جو تم اللہ تعالیٰ کے لیے کاروبار چھوڑ کر آئے ہو، اللہ تعالیٰ وہ تمہارے کاروبار بھی وسیع کر دے گا، یہاں پر ہی بس نہیں ہے۔ فرمایا جس وقت جمعہ پڑھ لو تو پھر اپنے کاروبار کی طرف نکل جاؤ، وہاں سے اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو۔

میرے بھائیو! کچھ وقت کے لیے چھٹی کر لیا کرو، کیونکہ جمعۃ المبارک کی شان ہی بہت زیادہ ہے اگر جمعہ پڑھو گے تو بہت اچھا مقام پاؤ گے، جمعہ کی شان کیا ہے ایک حدیث سنیں۔

یہ مسلم شریف میں حدیث آتی ہے پیارے نبی ﷺ کے ہونٹوں سے نکلے ہوئے جملے ہیں، قیامت آ سکتی ہے، دنیا ختم ہو سکتی ہے، گائیں بھینسیں بڑے بڑے درختوں پر چڑھ سکتی ہیں، ہر ناممکن کام ممکن ہو سکتا ہے لیکن پیارے نبی کی بات غلط اور جھوٹی نہیں ہو سکتی ہے جمعہ کے بارے میں پیارے نبی ﷺ کے الفاظ سنیں۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ .))

نبی ﷺ نے فرمایا! اے لوگو سنو لو، فرمایا سارے سالوں میں سے ساری صدیوں میں سے سارے گھنٹوں میں سے، سارے دنوں میں سے، ساری گھڑیوں میں سے "خَيْرُ يَوْمٍ" اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں سارے جہان کے وقتوں میں سے سب سے زیادہ قیمتی کوئی اگر

وقت ہے تو وہ جمعہ کا دن ہے، یہ جوتم جمعہ کا ٹائم ادا کر رہے ہو یہ بڑی قیمتی گھڑی ہے۔ میرے نبی ﷺ نے فرمایا: اس جمعہ کے دن کیا ہوا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

((خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ .))

ذرا غور کرتے جائیں یہ جو سات دن ہیں تمہیں ان کے بارے میں کیا معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سات دنوں میں کیا کیا چیز پیدا کی تھی۔ آج سب باتیں سن لو یہ ایک حدیث ہے جس میں جمعہ کی بات ہو رہی ہے۔ لیکن نبی ﷺ نے اور باتیں بھی بیان کر دیں۔ یہ روایت بھی مسلم شریف کی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

((خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ .))

میرے نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہفتے والے دن کون سی چیز پیدا کی تھی۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہفتے والے دن مٹی پیدا کی تھی، زمین پیدا کی ہے۔ اے زمینوں مربعوں کے مالک لوگو! اللہ تعالیٰ نے زمین بہت پیاری پیدا کی ہے۔ اس زمین کے اندر اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے خزانے پیدا کیے ہیں اس زمین میں اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ پیدا فرمایا ہے۔ یہی زمین یعنی مٹی ہے۔ جس میں سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھی پیدا کیا ہے، مسلمانوں آدمی بھی مٹی سے پیدا ہوا ہے۔ میرے بھائیو! مٹی کا مقام کیا ہے، بڑے بڑے درخت مٹی سے پیدا ہوئے، بڑے بڑے خزانے مٹی سے نکلتے ہیں، بڑے بڑے تیل کے کنویں اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا کیے ہیں۔

میرے بھائیو! ہر ایک خزانہ اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا فرمایا ہے سوائے بارش کے باقی سب کچھ مٹی سے پیدا کیا ہے۔ میرے بھائیو مٹی سے اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے خزانے پیدا کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نظام چلانا تھا تو سب سے پہلے ہفتے والے دن اللہ تعالیٰ نے مٹی تیار کی یعنی زمین بنا دی۔ میرے نبی ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو پیدا کیا تو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے مٹی پیدا کی تھی۔ اُس کے بعد فرمایا:

((وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ .))

پھر اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پیدا کیے، دن کون سا آ گیا۔ یَوْمَ الْاَحَدِ فرمایا! اتوار والے دن اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پیدا کیے ہیں، پہاڑ پیدا کیوں کیے، پہاڑ پیدا کرنے کا کیا مقصد ہے، پہاڑوں کے بڑے بڑے مقصد ہیں، جن میں سے ایک یہ بھی مقصد ہے، اللہ تعالیٰ نے زمین بنائی تو زمین حرکت کرتی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس میں یہ میخیں یعنی پہاڑ گاڑ دیئے تا کہ زمین حرکت نہ کرے اس لیے کہ زمین حرکت میں نہ آ جائے کیونکہ زمین کو بند کرنے کے لیے زمین کو روکنے کے لیے، زمین کو برقرار رکھنے کے لیے، زمین کو ایک جگہ ٹھہرانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے کیا کیا:

﴿ وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ ﴾

اللہ تعالیٰ نے اتوار والے دن پہاڑ پیدا کر دیئے، بڑے بڑے پہاڑ دکھائی دیتے ہیں یہ اتوار والے دن اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں، ابھی تک تم پیدا نہیں ہوئے تھے، میں پیدا نہیں ہوا تھا، ابھی تک نبی پیدا نہیں ہوئے تھے، ابھی تک رسول پیدا نہیں ہوئے تھے، ابھی تک جن پیدا نہیں ہوئے تھے، ابھی تک کوئی چیز پیدا نہیں ہوئی تھی۔ سب سے پہلے اگر اللہ تعالیٰ نے پیدا کی تو مٹی پیدا کی ہے یہ محمد ﷺ کے الفاظ ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پیدا کیے وہ زمین میں گاڑھ دیئے تا کہ زمین حرکت میں نہ آ جائے، اتوار والے دن اللہ تعالیٰ نے پہاڑ بنائے۔

﴿ وَخَلَقَ الشَّجَرَةَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ ﴾

پھر اللہ تعالیٰ نے سوموار والے دن یہ جو تم درخت دیکھ رہے ہو جو بڑے بڑے جنگل دیکھ رہے ہو جو بڑے بڑے پھل دار درخت دیکھ رہے ہو، جو بڑے بڑے بغیر پھلوں کے درخت دیکھ رہے ہو، یہ سب شیشم اور کیکر کے درخت اللہ تعالیٰ نے سوموار والے دن پیدا کیے ہیں۔ سوموار والے دن اللہ تعالیٰ نے درخت پیدا کیے ہیں، اس لیے کہ زمین بڑی بہترین ہے، زمین کو ٹھہرانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے زمین میں پہاڑ بنا دیئے تا کہ زمین کی یہ جڑیں بن جائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو رونق دار بنانے کے لیے زمین کو خوب صورت بنانے کے لیے زمین کو چار چاند لگانے کے لیے، زمین کو بہترین بنانے کے لیے، زمین کو ڈیزائن دار

بنانے کے لیے، زمین کو زینت بخشنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے سوموار والے دن درخت پیدا کیے ہیں۔ تاکہ زمین خوب صورت لگے۔ کبھی دیکھا ہے کہ جن علاقوں میں درخت نہیں ہیں وہ علاقہ عجیب سا لگتا ہے، گندا اور خراب سا لگتا ہے، جن علاقوں میں بہت زیادہ درخت ہوں تو اُن علاقوں میں سے بہت سی بیماریاں بھی ختم ہو جاتی ہیں۔

میرے بھائیو! تمہارے جسم میں سے جو گندا سانس باہر نکلتا ہے یہ درخت وہ چوس لیتا ہے، خود اچھی فضا باہر نکال دیتا ہے، درختوں کے فائدے بہت زیادہ ہیں۔ میرے بھائیو اس لیے نبی ﷺ نے فرمایا کہ درختوں کے نیچے پیشاب نہ کیا کرو کیونکہ درخت اللہ تعالیٰ نے اس لیے بنائے ہیں تاکہ درختوں کے نیچے میری مخلوق آ کر آرام کرے۔ اگر بندے درختوں کے نیچے آرام کرنے کے لیے آئیں تو درخت کے نیچے گند پڑا ہو، تو وہ گالیاں دیں گے۔ فرمایا لوگوں کی گالیوں سے بچا کرو، اس لیے درختوں کے نیچے پیشاب نہ کیا کرو، درختوں کو بلاوجہ کاٹنا بھی منع ہے، درختوں کو زیادہ کاٹا بھی نہ کرو۔

میرے بھائیو! سوموار والے دن اللہ تعالیٰ نے درخت پیدا کیے ہیں، آگے فرمایا:

﴿ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَاتِ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ ﴾

اللہ تعالیٰ نے منگل والے دن مکرو چیزیں پیدا کیں۔ مثلاً بلی مکرو ہے، اس طرح کی مکرو چیزیں اللہ تعالیٰ نے منگل کو پیدا کیں جن چیزوں کو لوگ ناپسند کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیں مثلاً سانپ پیدا کیے، کتے پیدا کیے، سور پیدا کیے۔ اللہ تعالیٰ نے گدھے پیدا کیے، اللہ تعالیٰ نے بڑی بڑی اس طرح کی چیزیں پیدا کیں، جن کو لوگ ناپسند کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھڑ پیدا کیے، اللہ تعالیٰ نے مکھیاں پیدا کیں، بھڑ کو بھی لوگ پسند نہیں کرتے ہیں۔

ایک بہت بڑا حکیم تھا جس کا نام لقمان حکیمؒ تھا اُس کو ایک مرتبہ بھڑ نے کاٹ لیا تو کہنے لگا اے اللہ تو نے کہا ہے کہ میں نے ہر چیز کا کوئی نہ کوئی مقصد بنایا ہے تو بھلا اس بھڑ کا کیا مقصد ہے۔ اس بھڑ کا کیا فائدہ ہے یہ بھیں بھیں کر کے آیا اور مجھ سے چمٹ گیا، یہ آ کر مجھے تکلیف پہنچا گیا۔ اللہ پاک نے پھر اس طرح سمجھایا، اچانک وہاں ایک اور حکیم آیا، وہ حکیم

اس حکیم سے باتیں کرتا ہے۔ مولوی علماء کی بات کرتے ہیں، سنار سونے کی باتیں کرتا ہے، تاجر تجارت کی بات کرتا ہے، زمیندار گندم اور مکئی کی بات کرتا ہے، جس فعل کا کوئی آدمی ہو تو وہ اس فعل کی ہی باتیں کرتا ہے۔ اس حکیم کے پاس ایک اور حکیم آیا۔ وہ کہنے لگا کہ یار تمہارا سرمہ دنیا میں بہت مشہور ہے اس سرمہ میں کیا کیا ڈالتے ہو، وہ کہنے لگا کہ بہت کچھ ڈالتے ہیں وہ حکیم ایک بات پر آ کر کہنے لگا کہ اس میں میں کالا بھڑ بھی پیس کر ڈالتا ہوں۔ تو لقمان حکیم اُسی وقت سجدے میں گر گیا، کہنے لگا ''سُبْحَانَكَ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.'' اے اللہ میں نے تمہاری مخلوق کا انکار کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ میرے پاس علم کم تھا، اے اللہ مجھے آج پتہ چلا ہے کہ تیری کوئی مخلوق بھی ایسی نہیں ہے جس کا کوئی فائدہ نہ ہو، ہر چیز کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہے۔ فوری حکیم لقمان کہنے لگا کہ اللہ تو پاک ہے مجھے عذاب الٰہی سے بچالو۔

میرے بھائیو! منگل والے دن اللہ تعالیٰ نے وہ چیزیں پیدا کیں جن چیزوں کو عام انسان پسند نہیں کرتا ہے۔ میرے بھائیو عام طور پر لوگ کہتے ہیں کہ یار منگل والے دن کام نہ کرو سنگل پڑ جاتا ہے یہ تو خیر غلط بات ہے اس دن اللہ تعالیٰ نے چیزیں پیدا کی ہیں، کوئی سنگل وغیرہ نہیں پڑتا ہے۔ اس منگل والے دن بڑے بڑے اللہ کے ولی دنیا سے گئے اس منگل والے دن اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے قاری پیدا کیے۔ اس منگل والے دن اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے شیخ الحدیث لوگوں کو سندیں عطا فرمائیں۔ اس منگل والے دن اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے لوگوں کو شہید کر کے جنت کا وارث بنایا ہے، منگل کوئی برا دن نہیں ہے، اس کو غلط نگاہ سے نہ دیکھا کرو لیکن منگل والے دن اللہ تعالیٰ نے ناپسند چیزیں پیدا کی ہیں آگے دن بدھ کا آ گیا۔

﴿وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ﴾

اللہ تعالیٰ نے بدھ والے دن روشنیاں پیدا کیں، نور اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا، چاند پیدا کیا، سورج پیدا کیا، یہ جتنی بھی روشنیاں استعمال کر رہے ہو یہ اللہ تعالیٰ نے بدھ والے دن پیدا کی تھیں، چلتے چلتے آگے جمعرات آ گئی اللہ تعالیٰ نے جمعرات والے دن جتنے بھی جانور

جتنے چوپائے ہیں۔ گائیں، بھینسیں، بھیڑ، بکریاں یعنی ہر چیز اللہ تعالیٰ نے جمعرات والے دن پیدا کی ہے۔ جس دن جمعۃ المبارک کا دن آیا میرا موضوع بھی جمعہ ہے ''وَخَلَقَ آدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ'' حضرت آدم علیہ السلام عصر کی نماز کے بعد پیدا ہوئے ''مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ.'' وہ جمعہ کا دن تھا نمازِ عصر کا وقت تھا اس وقت اللہ تعالیٰ پاک نے حضرت آدم علیہ السلام کو بنانا شروع کیا۔ فرمایا عصر کی نماز کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بنانا شروع کیا۔ بناتے بناتے آدھی رات کا وقت گزر گیا، حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بنایا تو رک رک کر ٹھہر ٹھہر کر خوش ہو ہو کر اور تسلی سے ہمارے باپ آدم علیہ السلام کو بنایا، ہر چیز منٹ سیکنڈ میں اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دی، درخت پیدا کیے تو ''کُــن'' کہہ کر، پانی پیدا کیا تو ''کُــن'' کہہ کر، ہوا پیدا کی تو ''کُن'' کہہ کر، جانور پیدا کیے تو ''کُن'' کہہ کر پیدا کیے۔

لیکن جب انسان کا نمبر آیا تو فرمایا ''خَلَقْتُهُ بِيَدَيَّ'' اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیارے ہاتھوں سے انسان آدم علیہ السلام کو بنایا، یہ جمعہ کا دن تھا، عصر کے بعد اللہ تعالیٰ نے بنانا شروع کیا اور رات گئے تک آدم علیہ السلام مکمل ہوئے۔ پہلے اللہ تعالیٰ نے مٹی تیار کی اور جب مٹی بدبو چھوڑ گئی تاکہ انسان اپنی اصلی چیز کو یاد کر لے۔ اے تکبر کرنے والو! اے غرور کرنے والو! اے زمین جائیداد کے مالک لوگو! اے فخر اور غرور سے چلنے والو! اپنی چادر غرور سے نیچے لٹکا کر چلنے والو! اے مونچھوں کو اس طرح بنا کر کہ جس طرح سائیکل کا ہینڈل ہے۔ بدمعاشی کر کے چلنے والو! ذرا خود پر غور کرو ہم گندی بدبودار مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔ ذرا ہم اپنی پیدائش کی طرف تو غور کریں لیکن آج کل ہم خود پر بہت فخر محسوس کرتے ہیں۔

ایک اور حدیث سماعت کر لیں یہ روایت نسائی اور ابوداؤد میں آتی ہے۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ فِيْهِ النَّفْخَةُ فِيْهِ الصَّعْقَةُ.)) (رواہ النسائی، وابوداود)

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے سارے دنوں میں سے جمعہ کا دن افضل ہے،

فرمایا کیوں ''خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمُ '' اللہ تعالیٰ نے اس دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اسی دن ہی اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو موت دی۔ میرے نبی ﷺ نے فرمایا آدم علیہ السلام کو پیدا بھی اللہ تعالیٰ نے جمعہ والے دن کیا، جمعہ والے دن آدم علیہ السلام دنیا پر آئے، جمعہ والے دن اللہ تعالیٰ پاک نے آدم علیہ السلام کو زندگی عطا فرمائی اور جمعہ والے دن ہی آدم علیہ السلام فوت ہو گئے۔

میرے بھائیو! جمعہ والے دن ہی اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو جنت سے نکال دیا، جمعہ والے دن ہی اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو بنا کر جنت میں داخل کیا، تم کہو گے کہ یہ کہاں لکھا ہے۔ یہ حدیث بھی سنو:

((فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا .))

جناب آدم علیہ السلام کو بنایا تو جمعہ والے دن بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے جنت میں داخل کیا تو جمعہ والے دن کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام ابلیس کا کہنا مان گئے۔ آدم علیہ السلام نے غلطی کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ غلطی کروائی تو بھی جمعہ والے دن کروائی ہے۔ جنت سے نکال دیا تو وہ بھی جمعہ والا دن تھا۔ آگے فرمایا: ''وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ '' نہیں قیامت قائم ہو سکے گی لیکن ''اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ﴾ اللہ تعالیٰ نے جمعہ والے ہی دن قیامت برپا کرنی ہے۔

قیامت بھی جمعہ والے دن آئے گی، ایک غالباً طبرانی کی حدیث ہے تمہیں مجھے کیا فکر ہے ہم تو کہتے ہیں کہ آج جمعہ کا دن ہے آج چھٹی کا دن ہے چلو آج سیر کر لیں، آج عیش کر لیں، آج وقت ضائع کر لیں، کوئی کرکٹ کھیلنے چلا جاتا ہے، کوئی فٹ بال کھیلنے چلا جاتا ہے، کوئی داڑھی کٹوانے چلا جاتا ہے، کوئی سود کھانے چلا جاتا ہے، کوئی شراب پینے چلا جاتا ہے، کوئی سینما دیکھنے چلا جاتا ہے، آج کل ہم تو جمعہ کے وقت کو ترجیح نہیں دیتے ہیں۔

میرے نبی ﷺ نے فرمایا: جس وقت جمعہ کا دن آتا ہے تو ساری رات اللہ تعالیٰ کی دو مخلوقیں جن کو چاند اور سورج کہا جاتا ہے یہ دونوں مخلوقیں رونے لگ جاتی ہیں۔ ساری رات چاند اور سورج روتے رہتے ہیں یعنی جمعرات کی رات کو روتے رہتے ہیں. کیوں روتے ہیں وہ اس لیے روتے ہیں کہ شاید کل جمعہ ہے کہیں قیامت ہی نہ آجائے حالانکہ چاند بھی اللہ

تعالیٰ کا فرماں بردار ہے، سورج بھی اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار ہے، لیکن چاند اور سورج رو رہے ہیں کہ کل قیامت نہ برپا ہو جائے۔ لیکن میرے مسلمان رواجی بھائیو جمعہ کا وقت فضول ضائع کر دیتے ہو۔

ہمیں آج کل فکر ہی نہیں ہے بلکہ ہم تو جمعہ پڑھنے ہی نہیں آتے ہیں۔ میرے بھائیو ہمیں پہلے فکر ہونی چاہیے۔ میرے نبی ﷺ نے فرمایا جس دن سورج مغرب کی طرف سے نکل آیا تو سمجھ لینا کہ قیامت آگئی ہے۔ لوگ قرآن پڑھنے آئیں گے لیکن اللہ تعالیٰ رات کو سارا قرآن اُٹھالیں گے۔ بس قرآن کی سفید کاپیاں رہ جائیں گی۔ لوگ کہیں گے کہ آج ہم مر گئے ہلاک ہو گئے۔ آج تو قیامت آگئی ہے اُس وقت پھر توبہ کے دروازے بھی بند ہو جائیں گے۔ قرآن بھی رات کو اُٹھالیا جائے گا۔

میرے بھائیو! جمعہ کی شان بہت زیادہ ہے لیکن اگر جمعہ کے آداب پورے نہیں کرو گے تو پھر شان نہیں ملے گی بلکہ مار پڑے گی یہ اللہ تعالیٰ کا اپنا انداز ہے کہ جس عمل کی شان زیادہ ہے پھر اگر وہ صحیح معنی میں نہیں کرو گے تو پھر سزا بھی بہت بڑی ہے، نماز پڑھنے والا آدمی بہت بڑی عظمت حاصل کرے گا لیکن جو نماز نہیں پڑھتا ہے وہ دنیا پر بھی سزا پائے گا اور کل قیامت کو بھی جہنم میں جائے گا بلکہ عتبہ شیبہ اور قارون کا ساتھی ٹھہرے گا۔ جو آدمی بے نماز ہے لیکن مسلمان ہے اُس کو یہ سزا ملے گی۔

اللہ تعالیٰ کا ایک انداز ہے کہ جس عمل کی شان زیادہ ہے اگر اُس کو کوئی صحیح معنی میں ادا نہیں کرے گا کس طرح مثلاً مسنون طریقہ پر عمل کرنا ہے۔ مسنون طریقہ کیا ہے اور جمعہ والے دن کچھ کام کرنے ہیں وہ گیارہ کام بنتے ہیں۔ جمعہ والے دن اگر گیارہ کام کرو گے وہ جمعہ سے پہلے پہلے یا جمعہ کے اندر کرنے ہیں پھر تمہارا جمعہ قبول ہے وگرنہ قبول نہیں ہے وہ گیارہ کام ہیں اُن میں سے چند بیان کرتا ہوں جو بھی بات بیان کروں گا۔ ساتھ حدیث پیش کروں گا۔ ان میں سے کوئی بات ایسی نہیں کروں گا جو کہ حوالے کے بغیر ہوگی۔ میرے بھائیو! وہ سنیں اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق دے آمین۔ جمعہ والے دن آیا بھی جلدی کرو۔ جو

آدمی پہلے آتے ہیں اُن کو بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے جو دیر سے آتے ہیں اُن کو فائدہ بھی کم ملتا ہے۔ وہ ثواب کی طرف سے بھی تھوڑے سے محروم ہو جاتے ہیں۔ لیکن جمعہ تو ان کا بھی قبول ہو جائے گا مگر ثواب کافی کم ملتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ آدابِ جمعہ اور مسنون عمل کیا ہیں اگر کچھ کرو گے تو پھر کام بنے گا۔ جمعہ والے دن سب سے پہلے ایک کام کرنا ہے ایک بات یہ بھی بتادوں کیونکہ کئی لوگوں کو پتہ نہیں ہے اگر کوئی حق زوجیت ادا کرے۔ تم عقل مند ہو ان الفاظ کو سمجھتے ہو گے اس لیے زیادہ وضاحت نہیں کروں گا۔

جس وقت آدمی حق زوجیت ادا کرے میرے بھائیو دو صبح ہوتی ہیں ایک صبح کاذب ہوتی ہے۔ ایک صبح صادق ہوتی ہے۔ ایک صبح اُس وقت ہوتی ہے جب تہجد کا وقت ہوتا ہے وہ صبح کاذب ہوتی ہے، صبح صادق وہ ہوتی ہے جب صبح کی اذان کا وقت ہوتا ہے یا نماز کا وقت ہوتا ہے اگر رات کو کسی آدمی نے ویسے جرم کرلیا یا اس نے حقِ زوجیت ادا کر کے تہجد کے وقت غسل کرلیا، تہجد کے وقت غسل کرکے کپڑے پہن کر نماز پڑھنے کے لیے آ گیا۔ تو اُس کی نماز قبول ہو جائے گی لیکن اُسی غسل کے ساتھ وہ جمعہ نہ ادا کرے بلکہ اگر جمعہ پڑھنے کے لیے آئے پھر جمعہ کا غسل وہ کفایت کرے گا۔ جب صبح صادق ہو گی یعنی اذان ہو جانے کے بعد غسل کرے۔ صبح کی اذان کے بعد جو غسل کرے گا وہ پھر جمعہ والے دن کی کفایت کرے گا۔ اگر پہلے غسل کرلیا لیکن اُس کے بعد غسل نہ کیا وہ پھر کفایت نہیں کرے گا۔

حدیث رسول ﷺ میں موجود ہے نبی پاک ﷺ کے الفاظ ہیں، صحیح بخاری کی حدیث ہے۔

((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ .))

نبی ﷺ نے فرمایا ہر جوان بالغ مسلمان کیونکہ بچوں پر تو جمعہ فرض نہیں ہے۔ اس لیے فرمایا ہر بالغ مسلمان جب جمعہ پڑھنے کے لیے آئے تو وہ سب سے پہلے یہ کام کرے "غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ" وہ غسل جمعہ والے دن کرے۔ یعنی نہا کر جائے ہر مسلمان پر سب سے پہلے غسل کرنا فرض ہے۔ ہاں اگر کوئی بیمار ہے اگر وہ غسل نہ بھی کرے تو اس کے لیے

اجازت ہے۔ اگر بیمار نہیں ہے تو غسل کر لے، اگر اُس نے تہجد کے وقت غسل کیا تھا تو وہ پھر صبح کی نماز کے بعد دس گیارہ بجے یعنی جمعہ سے پہلے پہلے غسل کرے گا تو پھر وہ کفایت کرے

میرے بھائیو! سب سے پہلے جمعہ پڑھنے والا مسلمان یہ کام کرے "غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ." ہر مسلمان پر جمعہ والے دن غسل کرنا فرض ہے، واجب ہے۔ جس طرح تمہارے لیے جمعہ پڑھنا فرض ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے واجب کے لفظ استعمال کیے ہیں۔ فرض اور واجب ی‌ں کوئی فرق نہیں ہے لیکن لوگوں نے یہ اپنے پاس سے بنایا ہوا ہے کہ واجب اور چیز ہے اور فرض اور چیز ہے بلکہ واجب اور فرض ایک ہیں۔ جمعہ پڑھنا بھی واجب ہے، غسل کرنا بھی واجب ہے۔

آج کل لوگ کام کرتے کرتے ہل چلاتے چلاتے آ جاتے ہیں تو کپڑے تبدیل کیے بغیر بدبو والے کپڑے پہنے مسجد میں آ جاتے ہیں۔ اے میرے بھائیو! اے جمعہ کو ں ظرۂ انداز کرنے والو، جمعہ تو تمہاری عید سے بھی افضل ہے، عید والے دن کیا کوئی بغیر غسل کیے آتا ہے۔ کپڑے بھی عید کو نئے پہن کر آتا ہے، اگر نئے نہ ہوں تو پرانے اچھی طرح دھو کر استری کر کے پہن کر آتا ہے لیکن جمعہ والے دن ویسے ہی آ جاتے ہیں۔ جمعہ کا مقام بہت زیادہ ہے، جمعہ کی شان بہت زیادہ ہے۔

یہ بخاری کی حدیث ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا! ہر مسلمان پر غسل کرنا فرض ہے، سب سے پہلے غسل کرلیا کرو، اس کے بعد جمعہ پڑھنے کے لیے آنا ہے۔ دوسرا کام کیا ہے اب جو حدیث بیان کرنے لگا ہوں یہ مسند احمد اور سنن ابی داؤد میں موجود ہے۔ جو بھی احادیث بیان کروں گا۔ اُن میں سے ایک بھی ضعیف نہیں ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ دوسرا کام مسلمان کیا کرے گا۔ جمعہ تو تم پڑھتے ہو لیکن صحیح معنی میں کام نہیں کرتے ہو۔ صرف لنگوٹا کس کر وضو کر کے جمعہ پڑھ لینا یہ جمعہ ادا نہیں ہے۔ جمعہ کے اور بڑے بڑے آداب ہیں۔ اگر آداب پورے نہیں کرو گے تو جمعہ اللہ تعالیٰ قبول ہی نہیں کرے گا۔ دوسرا نمبر یہ ہے فرمایا:

((عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَلْبَسُ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِي

وَاِنْ كَانَ لَهٗ طِيْبٌ مَسَّ مِنْهُ .))

میرے نبی ﷺ نے فرمایا کہ دوسرا کام مسلمان یہ کرے اے جمعہ پڑھنے والو! میں آج جمعہ کی اس لیے باتیں کر رہا ہوں کیونکہ تم جمعہ تو پڑھتے ہو لیکن جمعہ کے آداب پورے نہیں کرتے ہو، کہیں جمعہ پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ اس طرح نہ کہہ دے کہ تم نے جمعہ پڑھا ہی نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کل کو یہ کہہ دیا تو ہمارا بہت بڑا نقصان ہو جائے گا۔ اُس نقصان کو دور کرنے کے لیے میں جمعہ کے آداب بتا رہا ہوں۔ اس طرح کا شاید موضوع تم کسی سے نہیں سنو گے ہم آج کل تو دوسروں پر کفر کے فتوے والی باتیں کرتے ہیں کہ اہلحدیث برے ہیں، دیو بندی بُرے ہیں، فلاں بُرے ہیں لیکن یہ نہیں پتہ کہ میں بھی برا ہی ہوں، اپنی برائی نظر نہیں آتی ہے لیکن دوسروں کی برائی سامنے رکھتے ہیں۔ لیکن میں ایک بات کہوں گا۔ میرے بھائیو اگر تم عمل نہیں کرو گے تو تم برے ہو، یہ درست بات ہے۔

میرے نبی ﷺ نے فرمایا کہ دوسرا کام یہ ہے کہ جمعہ پڑھنے والا آدمی صاف ستھرے کپڑے پہن کر جائے۔ نبی ﷺ نے باقاعدہ کہا ہے کہ صاف ستھرے کپڑے پہن کر جائے، گندے بدبو دار کپڑے پہن کر جمعہ نہ پڑھے بلکہ صاف ستھرے کپڑے پہن کر آئے۔ اگر اس کے پاس نئے ہیں تو نئے پہن لے۔ اگر نئے نہیں ہیں تو پھر پرانے دھو کر استری کر کے جمعہ پڑھنے کے لیے آ جاؤ۔ دوسری بات خوشبو بھی لگا کر آنی ہے، اگر تمہارے پاس نہیں ہے تو کوئی بات نہیں ہے لیکن پھر بھی خوشبو کا انتظام کرو۔ ہم بڑے بڑے انتظام کرتے ہیں، ہمارے گھر میں گندے انتظام بہت ہیں، ٹی وی کا انتظام موجود ہے، وی سی آر کا انتظام موجود ہے، ڈش انٹینا کا انتظام موجود ہے، گندے کیبل نیٹ ورک کا انتظام موجود ہے، ہر گندی چیز کا ہمارے گھر انتظام موجود ہے لیکن خوشبو ہمارے گھر میں موجود نہیں ہے۔ میرے نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھے خوشبو بہت زیادہ پسند ہے۔ جو چیز نبی ﷺ کو پسند ہے وہ ہمارے گھروں میں نظر نہیں آتی ہے۔ جو چیز نبی ﷺ کو پسند نہیں ہے وہ ہمارے گھروں میں عام ہے۔

نبی ﷺ کو گانا پسند نہیں ہے، گانا ہمارے گھروں میں عام ہے، نبی ﷺ کو خوشبو پسند

ہے خوشبو ہمارے گھروں میں موجود نہیں ہے۔ میرے نبی ﷺ نے فرمایا کہ آدمی خوشبو بھی لگا لیا کرے، کپڑے بھی صاف ستھرے پہن لیا کرے۔ اے جمعہ پڑھنے والو یہ جمعہ کے آداب ہیں۔ میرے بھائیو! نبی ﷺ کے دور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی بعض مرتبہ اس طرح آ کر بیٹھ جاتے تھے تو مسجد میں حبس سی بن گئی تو پیارے نبی ﷺ نے اعلان کر دیا۔ لوگو! جمعہ پڑھنے آنا ہے تو کپڑے دھو کر آیا کرو اور خوشبو لگا کر آیا کرو۔ یہ حدیث نبی ﷺ نے اس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سنائی تھی۔ تو آج کل ہم بھی بدبو والے مسجد میں آ جاتے ہیں، ہم سے تو ویسے ہی بدبو بہت آتی ہے۔ تم کہو گے ہم میں سے کیسے بدبو آ سکتی ہے ہم تو بڑی بڑی سپرے استعمال کرتے ہیں، بڑی بڑی اعلیٰ خوشبو استعمال کرتے ہیں، ہم تو نائس لوگ ہیں، استری کیے کپڑے پہن کر آتے ہیں، ہم پینٹ شرٹ پہن کر آتے ہیں، ٹائی لگا کر آتے ہیں، ہم تو ماشاءاللہ انگریز بن کر رہتے ہیں۔ لیکن تم کہتے ہو کہ ہم میں سے بدبو آتی ہے۔

میرے بھائیو! کبھی سرکہ یا تمباکو پینے والے کے پاس کوئی دو منٹ کھڑے ہو کر تو دیکھے اُن سے بڑی گندی بدبو جو تمباکو اور سگریٹ کی آتی ہے ہم نے خوشبو استعمال کیا کرنی ہے ہمارے اندر ہی بدبو بہت زیادہ ہے۔ کئی لوگوں کے جسم میں سے چرس کی بدبو آ رہی ہے، کسی کے جسم میں سے تمباکو کی بدبو آ رہی ہے، کسی کے جسم میں سے سودی کاروبار کی خوشبو آ رہی ہے، کسی کے جسم میں سے شراب کی خوشبو آ رہی ہے لیکن اللہ کے نبی ﷺ تو کہتے ہیں۔ اے جمعہ پڑھنے والو! تم میں سے خوشبو آنی چاہیے۔ آج ہم میں سے تو بدبو آتی ہے ہم کل نبی پاک ﷺ کو کیا منہ دکھائیں گے۔

میرے بھائیو! نبی پاک ﷺ نے بدبو کو ناپسند کیا ہے، ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے غالباً کچا پیاز یا تھوم کھا لیا، صحابی رضی اللہ عنہ نے سگریٹ نہیں پی ہے، یہ تو بہت گندی بدبو والی چیز ہے لیکن تم اس کو چھوڑ نہیں سکتے ہو کیونکہ جو مسلمانوں کو عادت پڑ جائے تو وہ چھوڑنا مشکل بہت ہے۔ تمباکو بڑی غلط چیز ہے لیکن اُسے چھوڑنا مشکل بات ہے، تمباکو بڑی گندی چیز ہے لیکن اُسے چھوڑنا بہت مشکل بات ہے۔

میرے بھائیو! قیامت والے دن اگر اللہ کے نبی ﷺ نے ہمیں چھوڑ دیا تو کیا یہ آسان ہے۔ قیامت والے دن اگر اس کی وجہ سے جہنم میں چلے گئے تو کیا یہ آسان ہے۔ میرے بھائیو قیامت والے دن اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے خون اور پیپ جہنم میں پلا دی تو کیا یہ آسان ہے۔ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ اگر گرم پانی میں تمہیں غوطے دے تو کیا یہ آسان ہے۔ تمباکو نہیں چھوڑتے ہیں، پتہ نہیں اس میں سے کیا ملتا ہے، کئی حقہ پیتے ہیں ویسے خود کو بڑے نائس کہتے ہیں، کہتے ہیں کہ ماں بہن کے گلاس میں پانی نہیں پینا ہے۔ یہ جھوٹا ہے، یہ جراثیم والا ہے، بھائی بھائی کا جھوٹا پانی نہیں پیتا ہے، گلاس اپنے الگ الگ رکھے جاتے ہیں۔ ہر چیز الگ الگ رکھی جاتی ہے۔ لیکن میرے بھائیو جب تمباکو کا نمبر آتا ہے تو حقہ ایک ہوتا ہے۔ وہاں سے عیسائی پی رہا ہے، وہاں سے ہی مسلمان پی رہا ہے، وہاں سے ہی چھوٹا پی رہا ہے، وہاں سے ہی بڑا پی رہا ہے۔ اُس وقت اس کو جھوٹا معلوم نہیں ہوتا ہے۔ ایسا گندا ذہن اس رواجی مسلمان کا ہے۔ تم پڑھے لکھے لوگ ہو لیکن یہ کام کرنا عقل مندوں کا نہیں ہے کہ روپے پیسے کو آگ لگا کر منہ میں بدبو رکھی جائے۔

نبی پاک ﷺ نے بدبو کو پسند نہیں کیا ہے بلکہ جب صحابی نے پیاز کھا لیا تو آپ ﷺ نے مسجد نبوی ﷺ سے نکال دیا۔ آپ ﷺ فرمانے لگے کہ جاؤ تم کسی قبرستان میں چلے جاؤ، تمہارا زندہ آدمیوں میں رہنے کا حق نہیں ہے۔ اے سگریٹ پینے والو! اے حقہ پینے والو! اے نائس لوگو! اے روپے کو آگ لگا کر جلانے والو! اتنے روپے پیسے غریبوں، یتیموں میں خرچ کرتے تو تمہیں جنت مل جاتی۔ لیکن اس پر روپے خرچ کر کے بدبو سونگھنے والو یہ تو نبی ﷺ کو پسند نہیں ہے۔ اگر پیاز کھانے والا زندگی میں ایک مرتبہ کھا کر آ جائے۔ اگر نبی ﷺ اس کو مسجد سے نکال دیں، یا قبرستان جانے کا آپ ﷺ حکم دے دیں۔ پھر اگر وہ مسواک کر کے آ جائے کہیں کہ ساری زندگی ہم کوئی بھی صحابی گندے پیاز کے قریب نہیں جائیں گے اُن کو نبی روک رہے ہیں۔ اے سگریٹ، حقہ پینے والو قیامت والے دن نبی ﷺ نے اگر دھکا مار دیا تو پھر تمہارا کیا بنے گا۔ یا تم کہو گے کہ ہمارے حقہ سے بدبو آتی ہی نہیں

ہے۔ کسی عورت نے کہا تھا امی جان میں جب ان کے گھر گئی تھی تو بدبو بہت زیادہ آئی تھی میں اتنی زبردست عورت ہوں کہ میں نے صفائی کر کر کے بدبو ختم کر دی۔ ماں کہتی ہے بیٹی تمہاری اپنی مر گئی ہے۔ ویسے بدبو ختم نہیں ہوئی ہے۔ حقہ پینے والوں کو کیوں نہیں بدبو آتی ہے کیونکہ اُن کی اپنی بدبو مر گئی ہے جو حقہ نہیں پیتا اُس سے پوچھو کہ وہ کتنا ذلیل اور پریشان ہو جاتا ہے کون سی کون سی بات بتاؤں۔

اے جمعہ پڑھنے والو! خوشبو استعمال کرنی ہے آگے فرمایا جمعہ پڑھنے آنے والو دیر سے بھی نہ آیا کرو بلکہ تیسرا حکم یہ ہے کہ جمعہ سے پہلے پہلے مسجد میں آ جایا کرو۔ خطبہ شروع ہونے سے پہلے پہلے آ جایا کرو۔ اس کا ثواب یہ ہے اس کا مقام یہ ہے۔ میرے بھائیو! جو سب سے پہلے مسجد میں آ گیا اُس کو اللہ تعالیٰ اونٹ کی قربانی کا ثواب عطا کرتے ہیں۔ اُونٹ کی قربانی میں دس حصے ہوتے ہیں گویا کہ سب سے پہلے جمعہ ادا کرنے والا آدمی دس قربانیوں کا اجر حاصل کر گیا۔ پھر اُس کے بعد جو آئے گا اُس کو گائے کی قربانی کا ثواب ملے گا جو اُس کے بعد آئے گا اُس کو ایک دُنبے یا چھترے کی قربانی کا ثواب ملے گا۔ جو اُس کے بعد آئے گا اُس کو ایک مرغی کا ثواب ملے گا۔ جو اُس کے بعد آئے گا اُس کو ایک انڈے کا ثواب ملے گا۔ لیکن جو خطیب کے خطبہ دیتے وقت آیا تو وہ اضافی ثوابوں سے محروم رہ گیا۔ سب سے پہلے آنا ہے یہ بھی جمعہ کے آداب ہیں کہ جو دیر سے آتا ہے وہ جمعہ کے آداب کو پورا نہیں کر رہا ہے۔

یہ حدیث موطا امام مالک رحمہ اللہ میں ہے تم کہو گے کہ موطا امام مالک رحمہ اللہ کوئی حدیث کی کتاب ہے۔ میرے بھائیو سب سے پہلی احادیث کی کتاب موطا امام مالک رحمہ اللہ ہے۔ اس کی بائیس جلدیں ہیں یہ احادیث کی کتابوں میں سے بہت بڑی کتاب ہے۔ یہ احادیث کی کتابوں کے اعتبار سے احادیث کے اعتبار سے، جلدوں کے اعتبار سے، صفحات کے اعتبار سے سب سے بڑی یہ کتاب موطا امام مالک رحمہ اللہ ہے۔ موطا امام مالک رحمہ اللہ نے لکھی ہے یہ اُس کتاب میں سے حوالہ تھا۔

چوتھا حکم کیا ہے کہ جب مسجد میں آؤ تو سب سے پہلے آنا ہے پھر مسجد میں آ کر گپ

شپ نہیں لگانی ہے مسجد میں آ کر فضول نہیں بیٹھنا ہے جمعہ سے پہلے آ کر نفل ونوافل پڑھنے ہیں جتنے زیادہ تم نفل پڑھ سکتے ہو، بیس پڑھ لو، چالیس پڑھ لو، پچاس پڑھ لو، جتنے بھی پڑھ سکتے ہو وہ پڑھ لو۔ تم کہو گے کہ تعداد مقرر کیوں نہیں کر رہے ہو، جمعہ والے دن میرے نبی ﷺ کی حدیث ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس دن جتنے چاہو نفل پڑھتے رہا کرو، کیونکہ جمعہ والے دن رکعتوں کی پابندی نہیں ہے۔ جمعہ والے دن زوال ہی کوئی نہیں ہے۔ جتنی دیر مرضی نفل پڑھ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کو راضی کر سکتے ہو۔ میرے بھائیو اگر پہلے آ گئے تو پھر نفل کثیر تعداد میں پڑھو گے۔ لیکن ہم آتے اس وقت ہیں جب جمعہ کی ایک رکعت چلی جاتی ہے۔ دوسری رکعت میں آ کر شامل ہو جاتے ہیں کہ چلو جمعہ ادا ہو گیا ہے۔ یہ بخاری کی حدیث تھی۔ میرے بھائیو وقت ہو چکا ہے پھر کبھی ان شاء اللہ بیان کریں گے۔

اللہ پاک ہمیں جمعہ وقت پر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ



استقامت

اَمَّـا بَـعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْـمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ o﴾ (الاحقاف:13)

اللہ رب العزت کا بہت بڑا احسان ہے کہ جس رب نے ہم سب کو مسلمان بنایا، اللہ رب العزت کا بہت بڑا احسان ہے کہ جس رب نے جمعہ والے دن ہمیں اپنے گھر میں آنے کی توفیق عطا فرمائی، اللہ رب العزت کا بہت بڑا احسان ہے کہ جس رب نے ہم سب کو امام الانبیاء، والئی بطحاء، سید المرسلین، امام المجاہدین، آقائے دو جہاں آمنہ کے لال جناب محمد ﷺ کا اُمتی بنایا۔

میرے بھائیو! مسلمان تو اپنے آپ کو ہر کوئی کہتا ہے ایک مسلمان جو اللہ کو پیارا لگتا ہے جس مسلمان نے ان شاء اللہ جنت میں جانا ہے تو وہ مسلمان کون ہے وہ جو اپنے دل کے سارے خیالات، اپنے ذہن کے سارے خیالات، اپنے دنیاوی معاملات، اپنے سارے دینی معاملات اور اپنی سب کی سب سوچ اللہ کے حوالے کر دے تو اس آدمی کو اصل مسلمان کہا جاتا ہے یعنی دل کی بات نہ مانے بلکہ اپنے رب کی بات مانے، اپنے ذہن کی نہ مانے بلکہ اپنے رب کی بات مانے، دنیاوی کام کی یا معاشرہ کی سوچ کو آگے نہ رکھے صرف رب کی بات مانے۔ اگر کوئی دین کا کام کرنا ہے تو اپنی مرضی سے نہ کرے بلکہ جس طرح رب نے کہا ہے اُس طرح کرتا چلا جائے یعنی اپنے سارے معاملات اللہ کے حوالے کر دے تو میرے بھائیو! یہ حدیث رسول ﷺ کے مطابق صحیح مسلمان ہے۔ نبی ﷺ نے مسلمان آدمی کی مثال

اس طرح پیش کی ہے فرمایا! اگر ایک اونٹنی ہو اُس کے ناک میں نکیل ڈال دی جائے، مہاریں ڈالی جائیں، ایک آدمی اُس کو لے کر چل رہا ہو، اگر وہ آدمی بٹھاتا ہے تو بیٹھ جاتی ہے اگر چلنے کو کہتا ہے تو وہ چل پڑتی ہے۔ اگر اس پر سامان رکھا جاتا ہے تو وہ آگے سے انکار نہیں کرتی ہے بلکہ خاموش رہ کر سب کام کرتی جا رہی ہے، اپنے مالک کا کہنا مانتی ہے تو اس طرح میرے نبی ﷺ نے مسلمان کی مثال دی ہے کہ اے مسلمانوں تمہاری ڈوریاں، مہار نبی ﷺ کے ہاتھ میں ہیں تو اگر نبی ﷺ تمہیں جنگ لڑنے کا حکم دیں تو جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ، اگر نبی ﷺ تمہیں واپس آنے کا حکم دے دیں تو پھر واپس آ جاؤ، نبی ﷺ اگر تمہیں نماز پڑھنے کا حکم دیں تو نماز پڑھو نبی ﷺ اگر کسی جگہ پر کھڑا ہونے کا حکم دے دیں تو بس وہاں کھڑے ہو جاؤ۔ نبی ﷺ اگر حکم دیں کے بیٹھ جاؤ تو بیٹھ جاؤ، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پھر عمل کر کے بھی دکھایا تھا۔ جس طرح نبی ﷺ فرماتے چلے جائیں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس طرح کرتے چلے گئے۔ کیونکہ میرے نبی ﷺ اپنی مرضی کے بغیر بات نہیں کرتے ہیں۔ اللہ بلائے تو نبی ﷺ بولتے ہیں، اللہ حکم کرے تو نبی ﷺ حکم کرتے ہیں۔

میرے بھائیو! جس طرح اللہ کہے اور نبی ﷺ کہیں بس آدمی وہ کرتا چلا جائے تو اس کو مسلمان کہتے ہیں پھر یہ عام مسلمان نہیں ہے تم نے دیکھا ہوگا کہ بڑے بڑے ہوٹلوں پر لکھا ہے کسی بہترین بس میں بھی یہ جملے سنائی دیتے ہیں کہ جو آدمی پینٹ پہن لے اور شیو کروا دے تو وہ معاشرے میں پڑھا لکھا انسان سمجھا جاتا ہے بلکہ اُس کو وی آئی پی کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ بہت اچھا انسان ہے لیکن نہ اُس نے کبھی نماز پڑھی ہے نہ اُس نے کبھی روزہ رکھا ہے، نہ اُس کے چہرے پر سنت نبوی ﷺ ہے، نہ اُس کے گھر میں اسلام ہے، نہ اُس کی سوچ اسلامی ہے، لیکن کہا جاتا ہے، فلاں وی آئی پی مہمان آ رہے ہیں، اپنے گھر میں بھی حکم دیا جاتا ہے کہ فلاں وی آئی پی مہمان آ رہا ہے تو اُس کے لیے اچھے اچھے کھانے تیار کیے جائیں۔

اے میرے بھائیو لیکن وی آئی پی مسلمان وہ ہے جو اللہ کی ہر بات مانتا ہے نبی ﷺ کی ہر بات مانتا ہے قرآن کی ہر بات مانتا ہے تو وہ عام مسلمان نہیں ہے بلکہ وہ وی آئی پی

مسلمان ہے اگر وی آئی پی مسلمان بننا چاہتے ہو تو پھر سب کے سب اختیار اللہ کو دے دو۔ تمہارا اور میرا پھر کوئی اختیار نہیں ہے بلکہ ہمارا اختیار کوئی ہے بھی نہیں ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔

میرے بھائیو! مسلمانوں کی سب سے پہلی پہچان یہ ہے کہ اُن کا عقیدہ توحید ہو، قرآنِ کریم میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے بڑے بڑے واقعات ملتے ہیں اور مومن آدمیوں کا اللہ نے تعارف بھی کروایا ہے کہ جنت میں کون جائے گا۔ فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ٥﴾ (الاحقاف:13)

اللہ فرماتے ہیں کہ جن آدمیوں نے یہ بات کہہ دی کہ ہمارا رب اللہ ہے، ہمارا داتا اللہ ہے، ہمارا مشکل کشا اللہ ہے، ہمیں نفع دینے والا اللہ ہے، ہمیں نقصان دینے والا ہے، ہمارے مال میں کمی کرنے والا بھی اللہ ہے، کیونکہ اللہ نے مسلمانوں کو آزمانا بھی ہے۔ فرمایا جو صحیح اللہ کا بندہ بن جاتا ہے۔ تو پھر اللہ اُس کو تھوڑا سا آزماتے ہیں اللہ تھوڑا سا اُس کو مصیبتوں میں ڈالتے ہیں۔ فرمایا:

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ٥﴾ (البقرہ:155)

اللہ فرماتے ہیں اے مسلمانوں جتنے تم اللہ کے قریب ہوتے چلے جاؤ گے، جتنے تم زیادہ دین والے بنتے جاؤ گے، جتنے تم زیادہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا مانتے چلے جاؤ گے، تو اللہ اپنے مومن بندوں کو پھر آزماتا بھی ہے، اللہ اپنے مومن بندوں کو اِس طرح آزماتا ہے، فرمایا! کبھی دشمنوں کا خوف ڈال کر، کبھی بھوکا پیاسا رکھ کر، کبھی مال کی کمی دے کر، کبھی پھلوں کی کمی دے کر یعنی میں اپنے بندوں کو اچھی طرح آزماتا ہوں۔ اے میرے بھائیو کبھی منافقین کا اُن پر خوف ڈال کر اللہ آزماتا ہے، کبھی اپنے خلاف ہو جاتے ہیں، کبھی بیگانے خلاف ہو جاتے ہیں، کبھی بڑے خلاف ہو جاتے ہیں، کبھی چھوٹے خلاف ہو جاتے ہیں، کبھی اپنے گالیاں دیتے ہیں، کبھی غیر گالیاں دیتے ہیں، کیونکہ مومن آدمی کے متعلق اللہ نے یہ بھی

بات کہہ دی ہے فرمایا مومن آدمی کے لیے دنیا قید خانہ ہے۔

میرے بھائیو! قید خانوں میں پھر آزادی نہیں ہوتی ہے اس لیے دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے، مومن جتنا بھی دین کا کام کرتا ہے، حقیقت میں اُس کا ساتھ دینا چاہیے لیکن آج ہر کوئی ان مومنوں کے خلاف ہے، ان مجاہدوں کے خلاف ہیں۔ بھائیو افسوس کی بات نہیں ہے یہ تو آزمائشیں آتی ہی رہتی ہیں۔ اللہ فرماتے ہیں کہ جتنا آدمی نیک ہوگا تو میں اتنا زیادہ ہی اُسے آزماؤں گا۔ لیکن جب آزمائشیں آجائیں تو پھر کرنا کیا چاہیے۔ فرمایا:

﴿الَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِیۡبَةٌ قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡهِ رٰجِعُوۡنَ﴾

(البقرہ:156)

پھر یہ دعا پڑھنی چاہیے تو اللہ ان شاء اللہ محفوظ کرے گا اللہ مصیبتوں سے بچائے گا۔ اے میرے بھائیو صحابہ رضی اللہ عنہم پر بھی بڑی بڑی آزمائشیں آئی تھیں اُن لوگوں نے بھی اسلام کو قبول کیا اُن لوگوں نے بھی اسلام سے تعلق بنایا جو آدمی اسلام پر آجاتا ہے اللہ کو اللہ کہہ دیتا ہے پھر اُس پر ڈٹ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو میں رب کو رب کہہ دے پھر اُس پر ڈٹ جائے، فرمایا:

﴿فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَ لَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ﴾ (الاحقاف:13)

اللہ فرماتے ہیں تو پھر نہ اُن کو غم ہوگا، نہ اُن کو خوف ہوگا، بلکہ اللہ قیامت والے دن اعلان کریں گے۔

﴿اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا جَزَآءًۢ بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ﴾

(الاحقاف:14)

اللہ فرماتے ہیں جنہوں نے مجھ سے تعلق بنالیا، مجھے رب کہہ دیا، توحید والا راستہ اپنالیا، شرک کے محل تباہ کردیئے، ساری دنیا اسلام کے ماننے والوں کے خلاف ہوگئی ہے، مگر وہ مومن پھر بھی ڈٹ گئے، تو اللہ فرماتے ہیں نہ اُن کو دنیا پر خوف اور غم ہے، نہ قیامت والے دن خوف اور غم ہوگا اُس دن ہر کوئی غمگین ہوگا لیکن جو اللہ کا نیک بندہ ہوگا اسلام پر ڈٹ

جانے والا ہوگا۔ اللہ کی توحید پر ڈٹ جانے والا ہوگا، قرآن کی بات پر لبیک کہنے والا ہوگا، رب کی توحید کا اقرار کر کے پھر اُس پر قائم رہنے والا جو ہوگا فرمایا اس آدمی کے لیے جنت ہے۔ اللہ فرماتے ہیں یہ مومن ہمیشہ ہمیشہ جنت کے باغوں کی سیر کریں گے۔ سبحان اللہ

میرے بھائیو! میرے ذہن میں ایک واقعہ آرہا ہے، ذرا غور کریں، بڑے بڑے لوگ آئے جنہوں نے اللہ کے نام کو مٹانے کی بہت کوششیں کیں۔ حالانکہ رب تو اللہ ہے، خالق تو اللہ ہے، مالک تو اللہ ہے، مشکل کشا تو اللہ ہے تو بنی اسرائیل میں کافروں کا ایک بہت بڑا سردار لیڈر فرعون گزرا ہے۔ اللہ جب اپنی قدرت کا منظر دکھاتے ہیں تو جو لوگ شرک کے مرکز ہیں۔ اللہ کے مقابلے میں آنے والے ہیں جو اللہ کی توحید کو مٹانے والے ہیں، اللہ کا نام مٹانے والے ہیں، اسلام کو جو مٹانے والے ہیں تو اللہ اُن کے گھر میں توحید کا درخت پیدا فرما کر دنیا کو بتا دیتا ہے کہ میں اللہ ہی ہدایت دینے والا ہوں، جس کو چاہوں دے دوں، تو پھر ہدایت کو روکنے والا کوئی نہیں ہے، جتنا کوئی حق کو دبائے گا تو حق تو اُتنا ہی اُبھرے گا۔ اُس فرعون کی ایک نوکرانی تھی جس کا نام ماشتہ تھا، ماشتہ عورت کا نام ہے یہ آزاد نہیں ہے۔ اس فرعون کی یہ غلام تھی۔ قربان جاؤں اس عورت کا ایمان کیسا ہے آج کل تو ہمارے آدمیوں کا ایمان کمزور ہے۔ ہمارے علماء کا ایمان کمزور ہے، ہمارے نوجوانوں کا ایمان کمزور ہے، ہمارے اہل سنت بھائیوں کا ایمان کمزور ہے، ہمارے دیوبندی بھائیوں کا ایمان کمزور ہے، ہمارے اہلحدیث بھائیوں کا ایمان کمزور ہے، نمازیوں کا ایمان کمزور ہے، حاجیوں کا ایمان کمزور ہے، دوکان داروں کا ایمان کمزور ہے۔ اے میرے بھائیو ذرا غور کرتے جائیں۔

یہ ایمان والی کتنی مضبوط عورت ہے؟ یہ فرعون کی غلام بھی ہے، فرعون خود کو رب کہنے والا تھا تو یہ فرعون کے سر میں کنگھی کر رہی ہے کیونکہ جو غلام ہو اُسے جس طرح آقا حکم کرے تو اُس نے اُسی طرح کام کرنا ہے، یہ ناز اور نخرے سے فرعون کو کنگھی کر رہی ہے، اُس کی زلفیں سجا رہی ہے اُس کی داڑھی کو بھی سجا رہی ہے لیکن اچانک اس ماشتہ کے ہاتھ سے کنگھی گر گئی۔ جب زمین پر کنگھی گری تو فرعون کی آنکھیں تبدیل ہوگئیں۔ کہنے لگا کہ کس طرح تم کنگھی کر

رہی ہو زمین پر کنگھی گری تو فرعون کو غصہ آ گیا۔ سرکش بدمعاش یہ فرعون ہے اس کو جب غصہ آیا کہ اس سے کنگھی کیوں گری ہے اُدھر سے جب کنگھی نیچے گری، تو یہ ماشتہ کہنے لگی بِسْمِ اللّٰہِ۔ یہ ماشتہ فرعون کی غلام ہے۔ جب یہ کنگھی اٹھانے لگی تو کہا بِسْمِ اللّٰہِ۔ ذرا غور سے سنیں کتنا دردناک واقعہ ہے۔

اے میرے بھائیو! جب اُس نے بِسْمِ اللّٰہِ پڑھی اور کنگھی اُٹھالی اب بِسْمِ اللّٰہِ کا معنی یہ ہے اللہ کے نام سے شروع کرتی ہوں، اللہ کا نام لیا جب اُس نے بِسْمِ اللّٰہِ پڑھا تو فرعون کو زیادہ غصہ آ گیا۔ اُس سے کہنے لگا اے ماشتہ تم نے آج کون سا لفظ بولا ہے۔ کہنی لگی کہ میں نے ٹھیک لفظ بولا ہے۔ فرعون کہنے لگا اس کا معنی تو اللہ ہے۔ کہتا ہے میں بھی اللہ ہوں لیکن تم نے میرے علاوہ کون سا اللہ بنایا ہے۔ وہ کہنے لگی کہ تم اللہ نہیں ہو۔ اللہ وہ ہے جس نے مجھ کو پیدا کیا ہے اللہ وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا ہے، اللہ وہ ہے جس نے تمہارے بچوں کو پیدا کیا ہے، اللہ وہ ہے جس نے تیری ساری فوج کو پیدا کیا ہے، اللہ وہ ہے جس نے چاند اور سورج کو پیدا کیا ہے، اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے، جب توحید آجائے تو پھر ڈر نہیں رہتا ہے، جب عقیدہ ٹھیک ہو جائے تو پھر ڈر نہیں رہتا ہے۔ جو اللہ سے ڈرنے والا ہو تو وہ پھر کسی سے ڈرتا نہیں ہے لیکن جو اللہ سے نہ ڈرتا ہو تو وہ پھر ساری دنیا سے ڈرتا ہے۔ آج کل ہمارا جو حکمران ہے یہ اللہ سے نہیں ڈرتا ہے۔ اس لیے کبھی اس کو واجپائی کا ڈر ہے، کبھی کسی اور کا ڈر ہے، کبھی اسرائیل کا ڈر ہے، اگر اکیلے اللہ سے ڈرنے والا ہوتا تو پھر یہ کسی سے نہ ڈرتا۔ میرے بھائیو! جو اللہ سے ڈرنے والا ہو وہ پھر کسی اور سے ڈرتا نہیں ہے۔ میرے بھائیو آزمائشیں بھی آ جائیں تو پھر بھی اللہ سے ڈرنا ہے۔

میرے بھائیو! ہم سے تو یہ عورت اچھی ہے حالانکہ فرعون خود کو رب کہلوانے والا ہے، بہت بڑا ظالم انسان ہے، یہ بی بی ماشتہ کہتی ہے بِسْمِ اللّٰہِ۔ وہ کہنے لگا اے بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنی والی، میرے علاوہ کون رب ہو سکتا ہے، کہنے لگی کہ رب وہ اللہ ہے تم رب نہیں ہو۔ فرعون نے بہت مارا اور اپنے نوکروں کو بھی بلا لیتا ہے، اپنے فوجیوں کو بلا لیتا ہے، اُن سے کہتا ہے کہ آج

اسے بہت زیادہ مارو، بہت زیادہ اس کو مارا گیا، تو وہ بے چاری بیہوش ہو کر گر جاتی ہے، جب پھر اُس کو ہوش آئی تو پھر اُس کو مارنا شروع کر دیتے ہیں۔ اتنا مارا کہ وہ پھر بیہوش ہوگئی، عورت کی ذات کمزور ذات ہے جب وہ مار مار کر تھک گئے لیکن بی بی ماشتہ پھر بھی باز نہ آئی وہ کہنے لگے کہ ہم تمہیں بہت ماریں گے تم موسیٰ علیہ السلام کا کلمہ چھوڑ دو۔ یہ اللہ اللہ کہنا چھوڑ دو، اگر اللہ اللہ کہو گی تو پھر تمہیں مارا جائے گا۔ کہنے لگی کہ میں نے اللہ کو اللہ کہہ دیا ہے۔ میرے بھائیو! ان لوگوں کے بارے میں اللہ نے کہا ہے:

﴿رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ٥﴾

(الاحقاف:13)

پھر اُن کو فرعون کا بھی ڈر نہیں رہتا ہے۔ یہ عورت بھی ہے، آج اللہ کو اللہ کہہ دیا ہے لیکن اس پر ڈٹ گئی ہے، اتنی زیادہ ڈٹ گئی کہ وہ لوگ کہنے لگے ان عورتوں کو بچوں سے بہت پیار ہوتا ہے اس لیے اس کے سب بچے بلا لو، لوگ کہنے لگے کہ اس کے چار بچے ہیں تو چار کے چار بچے پیش کیے گئے۔ مائی ماشتہ کے سامنے اُنہوں نے ایک کڑاہے میں تیل ڈال دیا اُس تیل کو پھر اتنا گرم کیا کہ وہ تیل اُبالے کھا رہا ہے، بہت زیادہ تیل جب کھولنے لگ پڑا تو کہنے لگے اے مائی ماشتہ جو تم کہتی ہو کہ میرا رب اللہ ہے لیکن میں فرعون کو رب نہیں مانتی ہو، مجھے اللہ تصور نہیں کرتی ہو، یا تو تم اللہ اللہ کہنا چھوڑ دو، اگر نہیں چھوڑا تو اس تیل میں تمہارے جوان بیٹے کو پھینک دیا جائے گا۔ کہنے لگی کہ میں نے اللہ کہنا نہیں چھوڑنا ہے باقی سب تکلیفیں برداشت کرلوں گی۔ تو انہوں نے اس کے نوجوان بیٹے کو پکڑا اور تیل میں پھینک دیا تو وہ بے چارہ کوئلہ بن گیا، کہنے لگا کہ ابھی بھی چھوڑ دو، پھر تمہارے دوسرے بیٹے کو رہا کر دیا جائے گا۔ وہ کہنے لگی کہ میں نے اللہ کو اللہ کہہ دیا ہے اب مجھے کوئی ڈر نہیں ہے، اب مجھے کوئی خوف نہیں ہے، بلکہ میں تو قیامت والے دن اللہ کے سامنے فخر کروں گی کہ اے اللہ تیرا نام لیا تھا میں نے عقیدہ توحید بتایا تھا۔ تو فرعون نے میرے سامنے میرے بیٹے کو شہید کر دیا۔ اے اللہ تیرے دین کے لیے میں نے اپنے بچے کو کوئلہ بنا دیا۔ اے اللہ اب تو مجھے جنت دے دو۔

سبحان اللہ یہ کیسی عورت ہے، فرعون مار مار کر تھک گیا، لیکن اس عورت نے کہا کہ میں نے کلمہ نہیں چھوڑنا ہے۔

میرے بھائیو! اس طرح کا عقیدہ بنائیں اللہ کو اللہ کہہ دیا تو پھر اس پر ڈٹ جاؤ، اللہ کو اللہ کہنے والو پھر درباروں پر نہیں جانا ہے۔ اللہ کو اللہ کہہ دیا تو پھر جھنڈیوں کو نہیں پوجنا ہے۔ اللہ کو اللہ کہہ دیا تو پھر بتوں کے پجاری نہیں بننا ہے۔ اللہ کو اللہ کہہ دیا تو پھر مرغ دے کر پیروں سے بیٹا نہیں مانگنا ہے۔ میرے بھائیو عقیدہ توحید یہ ہے کہ اللہ کو اللہ کہہ دیا تو پھر سارے اختیار اللہ کے حوالے کر دو۔ پھر بیٹے دے گا تو اللہ دے گا، نہیں دے گا تو نہیں دے گا۔ اگر دے گا تو وہ اللہ ہی دے گا۔ اگر بیٹی دے گا تو اللہ ہی دے گا نہ دے تو کچھ نہ دے گا۔ بس اللہ کا شکر کرتے چلے جاؤ۔ کہو کہ اللہ تم دو یا نہ دو۔ لیکن تمہارا در چھوڑ کر نہیں جانا ہے۔ اس کو استقامت فی الدین کہتے ہیں۔ میرے بھائیو! اس عورت نے کہہ دیا تھا کہ میرا رب فرعون نہیں ہے۔ میرا رب تو آسمانوں والا ہے، جو موسیٰ علیہ السلام کا رب ہے، ہارون علیہ السلام کا رب ہے۔ تو انہوں نے اس کے نوجوان بیٹے کو جلا دیا، جب نوجوان بیٹا جل گیا۔ تو انہوں نے دوسرے بیٹے کو پکڑا، اُس کو بھی تیل میں ڈال کر کباب بنا دیا۔ پھر انہوں نے تیسرے بیٹے کو پکڑا، اُس کو بھی انہوں نے جلا دیا تو اس مائی نے پھر بھی موسیٰ علیہ السلام کا کلمہ چھوڑا نہیں ہے۔

میرے بھائیو! کتنے پیارے عقیدے والی ہے، کتنی زبردست سوچ والی ہے، کتنی زبردست استقامت والی ہے، بس اللہ کو اللہ کہہ کر پھر ڈٹ گئی ہے۔ میرے بھائیو اتنا ڈٹ گئی کہ تین بیٹے کباب بن گئے لیکن پھر بھی فرعون کا کلمہ نہیں پڑھا ہے بلکہ موسیٰ علیہ السلام کے کلمے کا ورد جاری ہے۔ پھر اس عورت کا ایک چھوٹا سا بچہ رہ گیا۔ ابھی تک وہ اپنی ماں کا دودھ پیتا تھا، وہ بچہ تو باتیں بھی نہیں کرتا ہے وہ بچہ تو ابھی بولتا بھی نہیں ہے تو انہوں نے وہ بچہ بھی ماں کی چھاتی سے اُتار لیا۔ اس بیٹے کو پکڑ کر کہنے لگے۔ اے مائی ماشتہ رب کہنا چھوڑ دو، چھوڑ دو اللہ اللہ کہنا، چھوڑ دو اسلام کا نام لینا، چھوڑ دو موسیٰ علیہ السلام کا نام لینا، چھوڑ دو موسیٰ علیہ السلام کے دین کو، ورنہ تمہارا یہ بیٹا بھی کباب بن جائے گا۔ کہنے لگی کہ تین بیٹے جو اللہ کے حوالے کر دیئے ہیں تو

یہ بیٹا بھی چلا جائے تو کوئی پرواہ نہیں ہے۔ مجھے بھی پھینک دو تو پھر بھی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ مگر میں نے اللہ کو اللہ کہہ دیا ہے اب میں نے یہ چھوڑنا نہیں ہے۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا﴾ (الاحقاف:13)

''مومن بندوں کی شان یہ ہے کہ رب کو رب کہہ کر پھر ڈٹ جاتے ہیں۔''

پھر کسی کا خوف نہیں ہوتا ہے، نہ رشتہ داری کا خوف رہتا ہے، نہ معاشرے کا خوف رہتا ہے، نہ پیروں کا خوف رہتا ہے، نہ بزرگوں کا خوف رہتا ہے، نہ ڈی سی کا خوف رہتا ہے، نہ صدر کا خوف رہتا ہے، کسی کا بھی خوف نہیں رہتا ہے۔ اللہ سے ڈرنے والا صرف اللہ سے ڈرتا ہے۔ پھر کسی اور سے ڈرتا نہیں ہے، چاہے ماشتہ عورت ہو، یہ فرعون سے نہیں ڈر رہی ہے۔ تین بیٹے کباب بنا دیئے۔ لیکن اللہ کو اللہ کہہ کر ڈٹ گئی۔ اس کو حقیقی مومن کہتے ہیں ان لوگوں کے لیے جنت کا اعلان ہے ہم تو دو روپے کے لیے اپنے ایمان کو ضائع کر لیتے ہیں۔ دودھ فروخت کرنے والا دودھی یہ پانی ملا کر اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ آج ایمان کی قدر بیس تیس روپے ہیں۔

اے میرے بھائیو! ایمان کی تو اتنی قدر ہے کہ پوری دنیا کے تاجر مل جائیں ساری دنیا کا روپے پیسہ ایک جگہ پر جمع کیا جائے۔ دوسری طرف ایمان رکھا جائے تو کوئی بھی روپے پیسہ ایمان کی قیمت ادا نہیں کر سکتا ہے۔ دنیا پر ایمان کی کوئی قیمت ہی نہیں ہے آج بیس تیس روپے کے لیے مسلمانوں اپنے ایمان کو فروخت کر رہے ہو۔ ایک طرف یہ مسلمان ہیں۔ دوسری طرف یہ عورت ہے کتنی ایمان کی مضبوط عورت ہے اس کے تین بیٹے تیل میں جل گئے۔ پھر چھوٹے بچے کو بھی پکڑ کر کہنے لگے اے ماشتہ کلمہ چھوڑ دو، پھر بھی کہنے لگی کہ نہیں چھوڑوں گی۔ انہوں نے اس بچے کو بھی پکڑ لیا۔ پھر مائی ماشتہ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے کیونکہ جو چھوٹا بچہ ہو وہ بہت پیارا لگتا ہے جب بچے کو پکڑا تو بچہ پتہ ہے کیا کہتا ہے۔ بچے کو اللہ نے بولنے کی توفیق دی۔ بچہ کہتا ہے اے میری ماں جی غم نہ کریں کہ آپ کے تین بیٹے جل گئے ہیں بلکہ نہ وہ جلے ہیں اور نہ میں جلا ہوں، نہ وہ برباد ہوئے ہیں اور نہ میں برباد ہوا

ہوں، نہ وہ ہلاک ہوئے ہیں، نہ میں ہلاک ہوا ہوں، لوگوں کی نظروں میں تو یہ گرم تیل ہے مگر امی جان تم بھی چھلانگ لگا کر آ جاؤ، یہ تو اللہ پاک نے ہم کو جنت کے باغوں میں داخل کر دیا ہے۔ اسی لیے تو اللہ پاک نے قرآن میں کہا ہے:

﴿أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا﴾ (الاحقاف: 14)

فرمایا جو اللہ کو اللہ کہہ کر ڈٹ جائے پھر اُس کو چاہیے لوگ جتنی بھی تکلیفیں دیں لیکن وہ تکلیفوں سے رہا ہو جاتا ہے جب وہ دنیا سے چلا جاتا ہے جب بچے نے اتنی بات کی تو پھر انہوں نے ماں کو بھی پکڑ کر پھینک دیا۔ ماں بھی تیل میں جل گئی، سارا گھرانہ جل گیا، مگر اللہ کو اللہ کہہ کر ڈٹ گئے۔ پھر اللہ سے عداوت نہیں کی۔ آج کل تو میرے بھائیو! ایک طرف اللہ ھو اللہ ھو کہا جا رہا ہے، بڑے بڑے نعرے لگائے جا رہے ہیں تو دوسری طرف اللہ سے عداوتیں کی جا رہی ہیں۔ اے میرے بھائیو! روزی دینے والا تو اللہ ہے، بیٹے بیٹیاں دینے والا تو اللہ ہے، مشکل کشا تو اللہ ہے، حاجت روا تو اللہ ہے، خزانے دینے والا تو اللہ ہے، ہم سے تو یہ عورت اچھی ہے، جو فرعون کو کہتی ہے کہ تم رب نہیں ہو، رب تو آسمانوں والا ہے، انہوں نے بیٹے بھی جلا دیئے، خود یہ عورت بھی جل گئی، لیکن موسیٰ علیہ السلام کا کلمہ نہیں چھوڑا۔

مسلم شریف میں ایک واقعہ ہے، کتاب اظہر مسلم شریف کی ہے۔ ﴿قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ﴾ (البروج: 4) یہ قرآن کا لفظ ہے۔ سورۃ کا نام سورت بروج ہے، سورۃ بروج میں ایک واقعہ ہے۔ حدیث رسول ﷺ میں بھی یہ آتا ہے نبی ﷺ نے یہ واقعہ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بیان کیا جس طرح آج میں تم میں یہ واقعہ بیان کر رہا ہوں۔ مسلم شریف حدیث کی بہت بڑی کتاب ہے۔ نبی ﷺ نے یہ واقعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بڑے اہتمام اور توجہ کے ساتھ بیان کیا۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سماعت کیا جب یہ واقعہ سنو گے تو عقل دنگ رہ جائے گی۔

بہت زبردست واقعہ ہے، ہمارے ایمان کو تازہ کرے گا۔ میرے بھائیو! بنی اسرائیل میں ایک بادشاہ تھا۔ اُس بادشاہ کے پاس ایک جادوگر رہتا تھا وہ بادشاہ اپنے پاس ایک جادوگر

رکھا کرتے تھے وہ بادشاہ بھی خود کو کہلواتے تھے اور رب بھی کہلواتے تھے۔ اب رب کی تو قدرتیں بہت ہیں رب تو اپنی قدرت سے اپنی توحید منوا لیتا ہے۔ اللہ اپنی قدرت سے اپنا تعارف کروا لیتا ہے۔ جس طرح امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ہیں انہوں نے اپنے اللہ کا تعارف اس طرح کروایا ہے۔ کہتے ہیں کہ کون کہتا ہے ہم نے اللہ دیکھا نہیں ہے اللہ تو نظر آ رہا ہے۔ اللہ تو ہم دیکھ رہے ہیں۔ مثال اس طرح دیتے ہیں کہنے لگے کہ کوئی آدمی راستے میں سفر کر رہا ہو تو اُس کو اُونٹ کا مینگنا ملا ہو۔ اب مسافر نے اُونٹ تو دیکھا نہیں ہے، اُونٹ تو پتہ نہیں کہاں سے آئے تھے، کہاں چلے گئے اس کا مینگنا گرا تو اس مسافر نے دیکھ لیا۔ جب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے مینگنا پکڑا، تو کہنے لگے میرے بھائیو یہ مینگنا میرے پاس ہے لیکن اونٹ تو نہیں ہے۔ تو ایمان سے بتاؤ کہ اس مینگنے سے اونٹ کا تعارف ہے کہ نہیں ہے، مینگنے سے تمہارے ذہن میں اونٹ کا تصور آیا ہے کہ نہیں۔ اگر مینگنے سے اونٹ کا تصور لگایا جا سکتا ہے اس طرح بڑے بڑے آسمانوں سے بارشیں نازل ہو رہی ہیں، سورج صبح کو طلوع ہوتا ہے اور شام کو غروب ہو جاتا ہے، کبھی رات آ جاتی ہے تو کبھی دن آ جاتا ہے تو یہ دن اور رات بدلنے والا کون ہے، کبھی سردی آ گئی، کبھی گرمی آ گئی، تو یہ سب کے سب واقعات دیکھ کر اگر پھر بھی آدمی کو سمجھ نہ آئے۔ تو پھر وہ دنیا کا بہت بڑا پاگل اور احمق ہے۔ اگر اُونٹ کے مینگنے سے اُونٹ کا پتہ چل جاتا ہے تو پھر اتنے بڑے آسمان دیکھ کر اللہ کا تعارف کیوں نہیں ہوا ہے۔ یہ کتنی پیاری مثال ہے۔

میرے بھائیو! اب اُس بادشاہ نے خود کو رب کہلوانا ہے اب جو نبی ہوتا ہے یعنی نبی تو اللہ کے دیئے ہوئے معجزات لوگوں کو دکھا کر اپنی نبوت یا سچائی اپنا لیتا ہے۔ تو رب بھی اپنی قدرت دکھا کر اپنی ربوبیت منوا لیتا ہے۔ اب وہ بادشاہ ہے نہ وہ رب ہے نہ وہ نبی ہے لیکن کرتا کیا ہے وہ اپنے پاس ایک تجربہ کار جادوگر رکھ لیتا ہے وہ جادوگر اپنے جادو کے ذریعے بڑے بڑے کرتب کرتا ہے تو اس کرتب کی وجہ سے وہ خود کو بادشاہ بھی تصور کرتے تھے اور خود کو رب بھی کہلواتے تھے۔

ایک دن اس طرح ہوا کہ وہ جادوگر کہنے لگا۔ اے بادشاہ میں بہت بوڑھا ہوگیا ہوں۔ میری عمر بہت زیادہ ہوگئی ہے اس لیے کسی علاقے کا مجھے ذہین اور نوجوان لڑکا دے دیں۔ تاکہ میں اس کو تمام جادو سکھا دوں۔ وہ جادو سیکھ لے گا تو جب میں فوت ہوگیا تو تمہاری بادشاہی اسی طرح چلتی رہے گی۔ بادشاہ کہنے لگا کہ ٹھیک ہے تو بادشاہ نے ایک بہترین عقلمند نوجوان سے کہا کہ تم میرے پاس آ کر جادو سیکھا کرو۔ ساتھ تمہارا وظیفہ بھی لگے گا۔ بہت ذہین نوجوان لڑکا تھا، جب لڑکا جادوگر سے جادو سیکھنے کے بعد واپس آیا تو راستے میں اس لڑکے نے ایک جھونپڑی دیکھی تو اُس میں آرام کرنے کے لیے چلا گیا جب لڑکا جھونپڑی میں بیٹھنے لگا تو کیا دیکھا ہے۔ ایک بزرگ ہے عیسائی مذہب سے اُس کا تعلق ہے راہب اُس کو کہا جاتا ہے یعنی عیسائیوں کا بہت بڑا عالم ہے۔ اُس جھونپڑی میں وہ بھی بیٹھا ہے جب لڑکا اُس کے پاس گیا تو وہ عالم توحید کا درس دے رہا تھا۔ وہ اللہ کی توحید کا درس دے رہا تھا۔ وہ شرک کی ہلاکت کا درس دے رہا تھا نوجوان لڑکا عقلمند اور ذہین بہت تھا تو اُس کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی۔ لڑکا کہنے لگا بابا جی مجھے آپ کی بات بہت اچھی لگی ہے مگر میں کیا کروں میں تو بادشاہ کے پاس جادو سیکھنے جاتا ہوں۔ وہ بزرگ کہنے لگا کہ تم اس طرح کیا کرو۔ بادشاہ کے پاس بھی جایا کرو، میرے پاس بھی آ جایا کرو، اگر تم سے گھر والے پوچھیں کہ تم دیر سے کیوں آئے ہو تو تم کہہ دینا کہ مجھے جادوگر کے پاس سے آتے ہوئے دیر ہوگئی ہے۔ اگر جادوگر پوچھے کہ تم لیٹ کیوں آئے ہو تو تم کہنا کہ مجھے گھر سے آتے ہوئے دیر ہوگئی ہے۔ لیکن میرا نام نہ لینا میں ان شاء اللہ تمہیں بہت علم سکھا دوں گا۔ نوجوان اس طرح کرنے لگا کہ پہلے جادوگر کے پاس جاتا ہے پھر بزرگ کے پاس آتا ہے۔ کبھی راہب کے پاس پہلے آتا ہے۔ پھر بعد میں جادوگر کے پاس چلا جاتا ہے اس طرح کرتے کرتے اُسے کچھ عرصہ گزر گیا۔ ایک دن اس طرح ہوا، بادشاہ کے اُس علاقے کے بازار میں ایک بہت بڑی آفت آ گئی، بہت بڑی مصیبت ہے بعض نے لکھا ہے کہ بہت بڑا سانپ تھا سب لوگوں کے راستے اس سانپ نے روک دیے یہ نوجوان کہنے لگا۔

اے اللہ آج میں نے دیکھنا ہے کہ راہب کا علم سچا ہے یا جادوگر کا علم ٹھیک ہے۔ یہ نوجوان اللہ کو پکار کر کہنے لگا اے اللہ میں پتھر مارتا ہوں میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ رب کا دین سچا ہے یہ اللہ والا سچا ہے یا وہ جادوگر سچا ہے۔ لڑکا اللہ سے کہنے لگا میں پتھر مارنے لگا ہوں لیکن سب کام تم نے کرنا ہے۔ جب اُس نے بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر پتھر مارا تو اُس پتھر کی وجہ سے وہ چیز غائب ہوگئی۔ پتہ نہیں کہ کہاں کی کہاں چلی گئی۔ سب لوگ اس لڑکے کی شہرت کرنے لگے۔ کہنے لگے اے بادشاہ وہ نوجوان جو تمہارے پاس جادو سیکھنے آتا ہے وہ تو بہت بڑی چیز ہے۔ اُس نے پتھر مارا اور سانپ مر گیا۔ اس طرح کا جادو تو کسی بھی جادوگر نے دکھایا ہی نہیں ہے وہ تو بہت قابل لڑکا ہے۔ وہ تو بہت اعلیٰ انسان ہے وہ تو بہت زبردست انسان ہے۔ اللہ جانے کہ اُس نے کیا علم سیکھا ہے جب لوگوں نے اتنی باتیں کیں تو لڑکے نے اپنے راہب کو بتایا۔ کہنے لگا اے راہب مجھے پتہ چل گیا ہے کہ آپ کا دین سچا ہے۔ میں نے تمہارے رب کا نام لے کر پتھر مارا ہے تو وہ بلا ختم ہوگئی ہے۔ برباد ہوگئی ہے، پتہ نہیں کہ کہاں چلی گئی ہے لوگوں کے راستے خالی ہوگئے۔ اس لیے میں نے تمہارے دین کو مان لیا ہے۔ مجھے آج یقین ہوگیا ہے وہ بزرگ کہنے لگا اے بیٹا ذرا غور سے بات سن لو، اللہ نے تم کو کامیاب کردیا ہے۔
مگر جب آدمی کو مقام مل جائے تو پھر آزمائش کے پہاڑ بھی آجاتے ہیں۔ اے بیٹے مستقل طور پر دین اختیار کرلو۔ اس دین پر ڈٹ جاؤ۔ اللہ کو اللہ کہہ دیا ہے اب اس دین پر ڈٹ جاؤ، آزمائشیں آئیں گی۔ اب آزمائش کا دور شروع ہونے والا ہے، لیکن بیٹے میرا نام بادشاہ کے سامنے نہ لینا، کیونکہ بادشاہ مجھے فوراً قتل کروادے گا۔ اس لیے میرا نام نہ لینا، میں اسی طرح چھپ کر دین کا کام کر رہا ہوں۔ اے بیٹے اب تم اس دین پر ڈٹ جاؤ۔

میرے بھائیو! اُدھر بادشاہ کے پاس ایک نابینا آدمی ہے اب وہ مستقل طور پر نابینا ہے اس کو پتہ چلا کہ نوجوان لڑکا جو بادشاہ کے پاس آتا تھا وہ تو بہت زبردست ہے اگر وہ اتنی بڑی آفت کو ختم کرسکتا ہے تو وہ پھر مجھے آنکھیں بھی دے سکتا ہے، عقیدہ تو اس کا ٹھیک نہیں تھا سب مشرک لوگ تھے، نابینا آدمی اس لڑکے کے پاس آیا تو لڑکا کہنے لگا اے بابا جی! میں نے

آفت ختم نہیں کی ہے، آفت ختم کرنے والا بھی اللہ ہے، مصیبت ختم کرنے والا بھی اللہ ہے، نفع اور نقصان کا مالک بھی اللہ ہے۔ مگر تمہیں آنکھیں دینے والا بھی اللہ ہے اگر تم آنکھیں لینا چاہتے ہو تو میں اللہ کے سامنے دعا کرتا ہوں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تم کلمہ پڑھ لو، وہ نابینا کہنے لگا کہ ٹھیک ہے، مجھے کلمہ پڑھا دو، اُس نے کلمہ پڑھا اور دین پر قائم ہو گیا۔ اُس نوجوان نے دعا کی اور دعا کر کے اُس نابینا کی آنکھوں پر ہاتھ لگایا، تو اللہ پاک نے اُس کو آنکھیں عطا کر دیں۔ پھر اس لڑکے کی شہرت ہونے لگی۔ ایک آدمی آیا اُس کو کوڑھ تھا، اللہ اس سے محفوظ کرے (آمین)۔ وہ کہنے لگا اگر اس کی آنکھیں ٹھیک ہو سکتی ہیں تو پھر اللہ میرا کوڑھ بھی ختم کر سکتا ہے وہ لڑکا کہنے لگا اے بابا جی اگر تم کوڑھ ٹھیک کروانا چاہتے ہو۔ تو اللہ پر ایمان لے آؤ، وہ بزرگ بھی اللہ پر ایمان لے آیا تو اس نوجوان نے پھر دعا کی اور اس آدمی کا کوڑھ ٹھیک ہو گیا۔ یہ لڑکا توحید کی دعوت دے رہا ہے، اُدھر سے راہب بھی دین کی دعوت دے رہا ہے۔ اِدھر سے جو آدمی مسلمان ہو گئے تھے۔ وہ بھی دعوت دے رہے ہیں، اُدھر بادشاہ کو بہت تکلیف ہوئی۔ کہنے لگا اگر اس طرح یہ نوجوان کرتا گیا تو پھر وہ وقت آئے گا کہ میری بادشاہی ختم ہو جائے گی سب کے سب لوگ تو مسلمان ہو جائیں گے تو میری طرف تو کسی نے آنا نہیں ہے۔

میرے بھائیو! اللہ جب حق پھیلانے پر آئے تو کوئی روک نہیں سکتا ہے جب اتنی باتیں ہو گئیں تو بادشاہ نے کہا اس نوجوان کو پکڑ لو جب لڑکے کو پکڑ لیا گیا تو بادشاہ نے چند بدمعاش نوجوان اکٹھے کیے۔ کہنے لگا کہ اس نوجوان کو لے جا کر پہاڑ کی چوٹی سے گرا دو، تا کہ یہ لڑکا مر جائے، جب وہ نوجوان کو پہاڑ پر لے گئے تو نوجوان لڑکا کہنے لگا اے اللہ میری دعا سن لو۔ میرے بھائیو جب کوئی اللہ کو پکارتا ہے تو اللہ سنتا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ کو اللہ پاک نے فرمایا:

﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَ لْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ۝﴾ (البقرہ:186)

اللہ فرماتے ہیں، اے میرے پیارے نبی جی اگر میرے بارے میں کوئی آدمی سوال کرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہنا ہے کہ اللہ بہت قریب ہے۔ اللہ کتنا قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ عَلَيۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِيۡدِ ﴾

میں تو تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں، مجھے کوئی پکارے تو سہی ، مجھے کوئی بلائے تو سہی، کوئی میرے قریب تو ہو، فرمایا میں لوگوں کی پکار سنتا بھی ہوں اور دعائیں قبول کرتا بھی ہوں یہ نوجوان پھر کہتا ہے۔ اے اللہ آج تم اپنی قدرت کا منظر دکھا دو موت تو مجھے آ ہی جائے گی اگر میں بچ گیا تو تیری شان بلند ہوگی۔ اور لوگوں کا ذہن صاف ہو جائے گا۔

اے اللہ! مجھے بچانے والا تو ہے آج مجھے بچالو۔ تو یکدم پہاڑ حرکت میں آیا تو وہ نوجوان سب کے سب مر گئے وہ نوجوان لڑکا بچ گیا۔ حالانکہ اُسی پہاڑ پر وہ نوجوان تھا مگر وہ بچ گیا، باقی سب مر گئے جس کو اللہ مارنے پر آجائے تو اس کو کوئی نہیں بچا سکتا ہے۔ جس کو وہ بچانے پر آئے تو اُس کو کوئی مار نہیں سکتا ہے۔ بعض مرتبہ اس طرح ہوتا ہے کہ ساری بس تباہ ہو جاتی ہے لیکن ایک معصوم سا بچہ بچ جاتا ہے۔ اللہ بچانے پر آئے تو کوئی بھی بچ سکتا ہے وہ سب کے سب نوجوان مر گئے لیکن وہ اللہ اللہ کہنے والا بچ گیا۔ وہ نوجوان کچھ دن ہوئے تو پھر واپس بادشاہ کے دربار میں آ گیا۔ بادشاہ کہنے لگا اے نوجوان تم کس طرح بچ گئے ہو کہنے لگا کہ میرے رب نے سب مار دیئے ہیں لیکن مجھے اللہ نے بچالیا ہے۔ بادشاہ کو پھر غصہ آیا کہ رب تو میں ہوں لیکن یہ کس کو رب کہتا ہے۔ بادشاہ نے پھر کچھ نوجوانوں کو کہا کہ اس کو لے جاؤ تم کشتی میں بیٹھ جانا اور جب سمندر کے درمیان میں چلے جاؤ۔ تو وہاں اس لڑکے کو پکڑ کر سمندر میں پھینک دینا۔ پھر یہ مر جائے گا، ختم ہو جائے گا، پھر جب وہ کشتی میں سوار ہوئے تو بچہ کہتا ہے۔

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ مَجۡرٖىهَا وَ مُرۡسٰىهَا اِنَّ رَبِّىۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ﴾ (ھود: 41)

کشتی پر جب سوار ہونے لگو تو یہ دعا پڑھا کرو، ان شاء اللہ اللہ بچائے گا۔

اُن بے ایمانوں، کافروں، مشرکوں کو تو یہ دعا آتی نہیں تھی وہ بچہ مسلمان تھا اُس کو دعا آتی تھی وہ پڑھ کر کشتی میں بیٹھ گیا۔ کہنے لگا کہ تم مجھے مارو گے۔ لیکن میرا اللہ مجھے بچائے گا پھر یہ لڑکا کہتا ہے اے اللہ میں تمہارا نام لے کر کشتی میں سوار ہوا ہوں ان کو غرق کر دو اور اپنی قدرت سے مجھے بچالو، ان کو پتہ چلے کہ اللہ کے علاوہ کوئی مار نہیں سکتا ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی بچا نہیں سکتا ہے یہ بادشاہ غلط ہے، یہ رب نہیں ہے، رب وہ ہے جو عرش بریں پر موجود ہے۔ کیوں جی اللہ نے قرآن میں کہا نہیں ہے۔ فرمایا جو اللہ کو اللہ کہہ دیتا ہے۔

﴿فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (الاحقاف:13)

تو ان کو ڈر بھی نہیں ہوتا ہے اور اُن کو خوف بھی نہیں ہوتا ہے۔ پہلے تم نے مائی ماشتہ کا واقعہ سنا ہے وہ کس طرح ڈٹ گئی تھی۔ اسی طرح نوجوان بھی ڈٹ گیا ہے۔ جب وہ کشتی میں بیٹھ گئے۔ جب کشتی درمیان میں گئی تو یکدم کشتی اُلٹ گئی اور سب مر گئے مگر اللہ نے بچے کو محفوظ کرلیا۔ بچہ پھر بادشاہ کے دربار میں پہنچ گیا۔ بادشاہ کہنے لگا اے نوجوان تم پھر آ گئے ہو لڑکا کہنے لگا جتنے تمہارے بدمعاش گئے تھے۔

اللہ نے اُن کو مار دیا ہے اور مجھے بچالیا ہے بادشاہ کو پھر غصہ آیا کہ رب تو میں ہوں تو یہ کس کو رب کہتا ہے۔ اسی طرح کافی لوگوں کے ذہن بھی ٹھیک ہوتے چلے گئے وہ بھی کہنے لگے کہ تم رب کس طرح کے ہو، تم مارنے بھیجتے ہو اور یہ بچ کر آ جاتا ہے تم رب کے جو آدمی ہوتے ہیں وہ تو مر جاتے ہیں لیکن یہ نوجوان بچ کر آ جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رب کوئی اور ہے کئی لوگوں کا اس طرح ذہن بھی ٹھیک ہوتا چلا گیا۔ جب اللہ نے اسلام کو پھیلانا ہوتو پھر اس طرح ہی اللہ پھیلاتا ہے آخر کار وہ بادشاہ تھک ہار گیا تو کہنے لگا اے نوجوان تم مجھے بتاؤ کہ تم کیسے مرو گے یہ کوئی رب ہے۔ بے ایمان بے وقوف ہے۔ لوگ ماننے والے بھی کتنے پاگل اور بے وقوف ہوتے ہیں کیونکہ مشرکوں کو عقل نہیں ہوتی ہے۔ جہاں عقل ہے وہاں شرک نہیں ہے جہاں شرک ہو وہاں عقل نہیں ہے، کتنا پاگل ہے کہتا ہے میں رب ہوں میں سب کچھ کر سکتا ہوں لیکن پوچھ رہا ہے کہ تم کیسے مرو گے۔ لڑکا کہنے لگا اچھا اب تم

عاجز ہو گئے ہو نہ۔

لڑکا کہنے لگا اے لوگو سن لو، یہ رب نہیں ہے، یہ تو مجھے مارنے کی طاقت بھی نہیں رکھتا ہے۔ یہ اگر رب ہوتا تو مجھے مارنے کی طاقت تو رکھتا۔ لیکن اس کے آدمی مر جاتے ہیں مگر میرا اللہ مجھے بچا لیتا ہے اتنی بات ہوئی تو وہ نوجوان کہتا ہے۔ یہ توحید والا نیک آدمی، اسلام والا اللہ کو اختیار دینے والا یہ نوجوان اپنی جان دے کر، اسلام کو اُجاگر کس طرح کرتا ہے۔ کہتا ہے اے بادشاہ تم نے مجھے مارنے کی بہت کوششیں کیں۔ لیکن میں مرا نہیں ہوں، اگلی بات سن لو تم مجھے مارنے والے نہیں ہو بلکہ مجھے اللہ مارنے والا ہے۔ جو زمین و آسمان کو بنانے والا ہے، تم مجھے مارنے والے نہیں ہو، جب اتنی باتیں کیں تو ساتھ لڑکا کہنے لگا اگر تم مجھے مارنا چاہتے ہو، تو پھر ایک میدان میں اپنے سب لوگوں کو جمع کرو، سب لوگوں کو میدان میں جمع کیا گیا، وہ لڑکا پھر اُس میدان میں کھڑے ہو کر لوگوں کو اللہ کا تعارف کرواتا ہے۔ کہنے لگا اے لوگو سن لو! میں کہتا ہوں کہ میرا رب اللہ ہے جو آسمانوں کو بنانے والا ہے لیکن یہ بادشاہ کہتا ہے کہ میں اللہ ہوں۔ لیکن یہ اللہ نہیں ہے یہ کذاب ہے، یہ جھوٹا ہے، یہ غلط ہے، یہ نکما انسان ہے، اس کو تم ویسے ہی رب مانتے ہو، اگر یہ رب ہوتا تو مجھے مار دیتا لیکن یہ مجھے مار بھی نہیں سکتا ہے جو مارے رب وہ ہوتا ہے جو زندہ کرے رب وہ ہوتا ہے۔ جو روزی دے رب وہ ہوتا ہے جو خود نہ کھائے۔ دوسروں کو کھلائے جو خود نہ کرے دوسروں سے کروائے، خود سب کچھ دے لیکن لوگوں سے کچھ نہ لے، اُس کو رب کہتے ہیں اُس کو داتا کہتے ہیں، اُس کو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اس میں یہ باتیں نہیں ہیں، یہ لڑکا توحید کی تبلیغ کر کے ساتھ کہنے لگا اے بادشاہ یہ تیر کمان پکڑ لو، جس طرح میں الفاظ بولوں وہ الفاظ تم بول کر تیر مار دینا تو میں مر جاؤں گا۔ سب لوگ تماشہ دیکھ رہے ہیں۔ سب مشرک اکٹھے ہو کر کہنے لگے کہ چلو اچھا ہوا ہے۔ یہ لڑکا مرنے لگا ہے، سب لوگ تماشہ دیکھنے کے لیے آئے ہوئے ہیں۔ بچے نے تبلیغ کی تو کئی لوگوں کے ذہن ٹھیک ہو گئے کہ واقعتاً ہی بچہ درست کہہ رہا ہے۔ بچہ کہنے لگا اے بادشاہ مجھے تیر مارو، تو یہ الفاظ بول کر مارنا۔ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ﴾ ان لفظوں کا معنی سب جانتے ہیں۔

کہنے لگا کہ ان الفاظ کا معنی یہ ہے یہ بادشاہ جو خود کو رب کہتا ہے یہ رب نہیں ہے۔ رب وہ ہے جس کا میں نام لے رہا ہوں۔ لڑکا کہنے لگا یہ الفاظ کہہ کر مجھے تیر مار دینا۔ پھر اللہ مجھے مار دے گا لیکن تم نہیں مار سکتے ہو وہ بادشاہ جو خود کو رب کہتا تھا۔ دیکھو اللہ نے اس کو کتنا عاجز کیا، کتنا مجبور کیا، اب بادشاہ لوگوں کے سامنے کہنے لگا بِسْمِ اللّٰہِ خود رب لیکن کہہ رہا ہے ﴿بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ﴾ میں اللہ کے نام سے کام شروع کرنے لگا ہوں، قوم کو پتہ چل گیا کہ یہ اللہ نہیں ہے اس کا مطلب ہے کہ اللہ کوئی اور ہے پہلے اپنا نام لے کر بات کرتا تھا۔ لیکن آج کہتا ہے کہ میں اللہ کا نام لے کر کام شروع کرتا ہوں۔ رب وہ ہے جو اس لڑکے کا رب ہے۔ اس غلام نوجوان کا رب ہے۔ بادشاہ کہنے لگا اس بچے کے رب کا نام لے کر میں تیر مار رہا ہوں۔ جیسے ہی بچے کو تیر لگا تو بچہ شہید ہو گیا۔ اے میرے بھائیو لیکن جتنی قوم کھڑی تھی جتنے لوگ تماشہ دیکھنے والے کھڑے تھے۔

بادشاہ کہنے لگا یہ بچہ سچا ہے اس کا رب اللہ ہے ہمارا بھی رب اللہ ہے، ہمارا داتا بھی اللہ ہے، ہمارا مشکل کشاء بھی اللہ ہے، ہمارا حاجت روا بھی اللہ ہے، ہمیں نفع ونقصان دینے والا بھی اللہ ہے، ہمیں موت دینے والا بھی اللہ ہے، جو کہ اس بچے کا رب ہے، یہ عقیدہ توحید ہے، اتنی جب وہاں بات ہوئی تو جتنے بھی لوگ تھے سب مسلمان ہو گئے نیک بندے کے خون میں اللہ نے اثر رکھا ہے، نیک بندے کے خون میں اللہ نے کشش رکھی ہے۔

میرے بھائیو! اتنے نوجوانوں کا خون وادیٔ کشمیر میں بہہ رہا ہے بہت زیادہ نوجوان شہید ہو گئے ہیں اُن کا خون اسلام کے لیے بہہ رہا ہے (ان شاء اللہ) اللہ اُن شہیدوں کے خون کو ضائع نہیں کرے گا۔ وہ وقت دور نہیں ہے جب اللہ ساری دنیا کے کفر کو مٹائے گا، اللہ منافقین کو مٹائے گا، اسلام کے غدار لوگوں کو مٹائے گا، اسلام کو اُجاگر کرے گا، ہمارے بزرگوں کو اللہ رہا کرے گا، ان ظالموں کو اللہ تباہ کرے گا، میرا رب اپنے بندوں کو آزماتا ہے، جو آزمائش میں سے کامیاب ہو گیا، غالب وہی ہوا کرتا ہے۔

میرے بھائیو! پھر وہ بادشاہ کہنے لگا پہلے ایک تھا۔ اب اتنے زیادہ لوگ ہیں یہ سب کے

سب تو مسلمان ہو گئے ہیں میں نے تو بھول کر تیر مار دیا ہے اس سے تو یہ اچھا تھا کہ یہ لڑکا زندہ رہ جاتا۔ خود کو رب کہتا ہے لیکن غیب نہیں جانتا ہے، کیسا رب ہے کہنے لگا کہ چلو یہ لڑکا زندہ رہتا تو اچھا تھا پہلے ایک آدھا مسلمان ہونا تھا لیکن اب تو ساری پارٹی مسلمان ہوگئی ہے۔ وہ بادشاہ پھر کہنے لگا کہ جلدی کرو، جلدی کرو۔ جلدی سنیں:

﴿وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ o وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ o وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ o قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ o النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ o اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ o وَهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ o وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّا اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ o الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ o اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ o اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾ (البروج: 1تا11)

میرے بھائیو! ذرا غور کریں کچھ دیر پہلے سب کے سب لوگ بادشاہ کے ساتھ تھے تمام تماشہ دیکھنے والے کافر تھے ایک لڑکے نے اسلام قبول کیا۔ پھر اسلام کے لیے جان دے دی۔ تو سارے لوگ دیکھ کر مسلمان ہو گئے پھر بادشاہ نے کہا جلدی کرو، بڑی بڑی خندقیں کھودو انہوں نے بڑے بڑے گڑھے کھود دیئے۔ بادشاہ نے اُس میں آگ جلا دی۔ کہنے لگا کہ جو آدمی کلمہ چھوڑ دے بچے کے رب کا نام لینا چھوڑ دے۔ تو پھر ٹھیک ہے اگر کوئی بھی کلمہ نہ چھوڑے۔ تو ان سب کو آگ میں پھینک دینا۔ وہ سب لوگ کہنے لگے ہمیں آگ میں جانا منظور ہے لیکن تمہارا نام لینا منظور نہیں ہے سب کے سب باری باری آئے قافلوں کے قافلے آئے۔ گروہ کے گروہ آئے، سب کے سب لوگ آگ میں چلے گئے۔ آگ میں جل کر راکھ ہو گئے لیکن جنت کے مالک بن گئے، مگر انہوں نے اللہ کو اللہ کہہ دیا تھا ﴿ثُمَّ اسْتَقَامُوْا﴾ پھر اُس پر ڈٹ گئے۔ ابھی ابھی دنیا میں موجود تھے، ابھی ابھی کافر تھے لیکن ان کی کتنی اچھی قسمتیں ہیں کہ اللہ کی توحید کا اقرار کر کے اُس پر ڈٹ گئے۔ اللہ کو اللہ کہہ کر اُس پر ڈٹ گئے۔

نہ آگ سے ڈرے، نہ بادشاہ سے ڈرے، نہ اپنی تکلیف سے ڈرے۔ بس بادشاہ کا مقابلہ کر کے جنت میں پہنچ گئے۔ صبح سب کے سب کافر ہیں لیکن شام کو سب کے سب لوگ جنت کے وارث بن گئے۔

اللہ پاک ہمیں بھی استقامت پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ



عذابِ جہنم

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ o نِ الَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ o يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَهٗ o كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِى الْحُطَمَةِ o وَمَا اَدْرٰكَ مَا الْحُطَمَةُ o نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ o الَّتِىْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ o اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ o﴾

(الھمزۃ: 1تا8)

اللہ رب العالمین کا بہت بڑا احسان ہے کہ جس رب نے ہم سب کو مسلمان بنایا، اللہ رب العالمین کا بہت بڑا احسان ہے کہ جس رب نے ہم سب کو مسلمان بنانے کے بعد عقیدہ توحید عطا فرمایا، اللہ رب العالمین کا بہت بڑا احسان ہے کہ عقیدۂ توحید عطا کرنے کے بعد ہمیں مسجد میں آنے کی توفیق عطا فرمائی، ہمارا یہ ذہن بنایا کہ ہم نے باجماعت نماز ادا کرنی ہے، پھر نماز کے بعد ذکر اذکار کرنا ہے، یہ اللہ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے، ورنہ اس وقت بڑے بڑے عقلمند اور سمجھدار پتہ نہیں کہ کہاں کہاں خاک چھان رہے ہیں۔ لیکن اللہ نے ہمیں توفیق دی کہ ہم اُس کے گھر میں آئے ہیں یہ اللہ کے بہت بڑے ہم پر احسان ہیں جن کا میں نے تذکرہ کیا ہے یہ بھی اللہ پاک کا بہت بڑا احسان ہے کہ جس رب نے ہم سب کو امام الانبیاء، والئی بطحاء، سید المرسلین، امام المجاہدین، جناب محمد ﷺ کا اُمتی بنایا ہے۔ یہ بھی اللہ پاک کا بہت بڑا احسان ہے کہ اُس رب نے جناب محمد ﷺ کا اُمتی بنا کر اور قرآن کریم ہمارے مقدر میں عطا فرمایا ہے۔ نبی ﷺ ملے تو وہ بھی لاجواب ہیں، کتاب ملی تو وہ بھی لاجواب ہے، قرآن جیسی کتاب نہ کائنات میں آئی ہے نہ قیامت تک آئے گی اور نبی

محمد ﷺ جیسا نبی نہ آیا ہے، نہ قیامت تک کوئی آ سکے گا۔

آج میں عذابِ جہنم بیان کرنا چاہتا ہوں اگر جنت کا ذکر کیا ہے تو پھر بھی نبی ﷺ کی سیرت پر عمل کیا ہے کیونکہ نبی ﷺ کے متعلق قرآن بیان کرتا ہے۔

﴿اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا﴾ (الاحزاب:45)

یعنی اللہ کے نبی ﷺ کبھی کبھی جنت کا تذکرہ کرتے تھے تو لوگ خوش ہوتے تھے جنت کی خوشخبری آپ ﷺ دیتے لیکن کبھی کبھی آپ ﷺ جہنم کی باتیں کرتے تھے تا کہ عوام جہنم سے ڈر جائے جو جہنم سے ڈر گیا جو گناہ چھوڑ گیا تو اس کا بیڑا پار ہو گیا۔ وہ جنت میں پہنچ گیا۔

میرے بھائیو! میں جو بھی بات کروں گا تو ان شاء اللہ وہ کسی نہ کسی مقصد کی وجہ سے کروں گا۔ میرا یہ ذہن نہیں ہے کہ میں اہلحدیث اور اہل سنت والوں کو آپس میں لڑا دوں، میرا یہ ذہن نہیں ہے کہ میں کسی کی عزت والی چادر کو اُچھال دوں، میرا یہ ذہن نہیں ہے کہ میں مذہبی لڑائیاں کرواؤں۔ میرے بھائیو میرا تو یہ ذہن ہے کہ ایسا موضوع بیان کروں جس کو عوام سن کر اسلام پر عمل کرنا شروع کر دے تا کہ لوگوں کے ایمان مضبوط ہو جائیں۔ یعنی لوگ اللہ سے ڈر جائیں اور لوگ نیکیاں کرنا شروع کر دیں۔ تو جس وقت تم گناہ چھوڑ دو گے اور نیکیاں کرنا شروع کر دو گے۔ تو پھر میرا اور تمہارا دنیا پر آنے کا مقصد ادا ہو جائے گا۔ اللہ پاک کا بھی یہی ذہن ہے۔ اس لیے جہاں جنت کا ذکر ہے وہاں جہنم کا بھی ذکر ہے۔

حدیث میں بھی جہاں نبی ﷺ نے جنت کا تعارف کروایا ہے وہاں جہنم کے متعلق بھی بتایا ہے۔ اس لیے میرے بھائیو اللہ کا ذہن یہ ہے کہ میرے بندے مجھ سے ڈر جائیں یعنی جہنم کا نام سن کر گناہ نہ کریں جب قوم گناہ نہیں کرے گی تو اس وقت وہ قوم جنت میں چلی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے انسانوں! ماں کو بیٹے سے کتنا پیار ہے، جتنا ماں کو بیٹے سے پیار ہے تو اس سے سو گنا زیادہ مجھے اپنے بندے سے پیار ہے جس انسان کو میں نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے، جس انسان کے لیے میں نے قرآن نازل کیا ہے، جن انسانوں کے لیے میں نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام دنیا پر بھیجے، جس انسان کے لیے میں نے ایک

سو سے زائد آسمانی کتابیں نازل کیں، یہ سارا کام [redacted] اللہ نے انسان کے لیے کیا ہے، جنت بنائی ہے تو انسان کے لیے بنائی ہے، آسمان بنائے ہے تو انسان کے لیے بنائے ہیں، گائیں بھینسیں پیدا کیں ہیں تو انسان کے لیے کی ہیں، بھیڑ، بکریاں بنائی ہیں تو انسان کے لیے بنائی ہیں، شہد اور دودھ کی نہریں جنت میں چلائی ہیں تو انسان کے لیے چلائی ہیں۔ فرشتوں کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ انسان کی خدمت کریں۔

[redacted] جو کچھ بھی اللہ نے تیار کیا ہے وہ تیرے میرے لیے کیا ہے، کسی نے کیا خوب کہا ہے:

مجاں ددھ دیندیاں سفید تیرے واسطے
مکھیاں بنادیاں شہد تیرے واسطے
قرآن تیرے واسطے احادیثاں تیرے واسطے
قرآن دیاں آیتاں دے نزول تیرے واسطے
کی نئیں رب کیتا قبول تیرے واسطے
آمنہ دے لال جیا رسول تیرے واسطے
کروڑاں نالوں چنگا ای احسان کرد گار دا
اجے بندیا توں رب دا شکر نئیں گزار دا

سب کچھ اللہ نے تمہارے لیے بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس کے لیے میں نے سب انتظامات کیے ہیں تو بھلا یہ کس طرح ہوسکتا ہے میں اس انسان کو پکڑ کر جلتی آگ میں پھینک دوں۔ اے لوگو قرآن میں اللہ جہنم کا تذکرہ اس لیے کر رہے ہیں تا کہ تم جہنم کی باتیں سن کر نیکیاں کرو، اگر انسان نیکیاں کرے گا تو اللہ جنت آلاٹ کر دے گا۔ جنت جانوروں کے لیے نہیں ہے۔ کئی کہتے ہیں کہ اصحابِ کہف کا کتا جنت میں جائے گا۔ بھائیو کتوں کے لیے جنت نہیں ہے، بھیڑ بکریوں کے لیے جنت نہیں ہے۔ جنت صرف فرشتوں کے لیے، جنوں کے لیے اور انسانوں کے لیے ہے۔ انسان خواہ نبی ہو، انسان خواہ صحابی ہو، انسان خواہ

اہل سنت والا ہو، انسان خواہ دیوبندی ہو، انسان خواہ اہلحدیث ہو، لیکن انسان نیک ہو، عمل کرنے والا ہو، تو میرے بھائیو! اللہ نے جنت انسانوں فرشتوں اور جنوں کے لیے بنائی ہے۔ باقی کسی اور مخلوق کے لیے جنت نہیں ہے۔ اور جہنم بھی ان تین گروہوں کے لیے ہے۔ فرشتہ اگر نیک ہوگا تو جنت میں جائے گا، نیک نہیں ہوگا تو جہنم میں جائے گا، ایک اور بات سن لیں، کوئی فرشتہ ایسا نہیں ہے جو اللہ کا نافرمان ہو پتہ یہ چلا کہ جہنم سے فرشتوں کی جماعت بچ جائے گی۔ کیونکہ اللہ نے قرآن میں کہا ہے کہ فرشتہ کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو اللہ کا نافرمان ہے جو نافرمان نہیں وہ جہنم میں بھی نہیں جائے گا۔

جن جہنم میں جائیں گے اور انسان جہنم میں جائیں گے جن کافر ہو، جن مسلمان ہو، لیکن بدعمل جن جہنمی ہے اور بدعمل مسلمان بھی جہنمی ہے، ویسے ظاہر میں مسلمان ہے، لیکن نیک نہیں ہے۔ تو وہ جہنم میں جائے گا، جہنم کے تعارف سے پہلے ذرا رب کا قرآن سن لیں، سورت کا نام الحجر ہے، سورۃ الحجر کی چوالیس نمبر آیت ہے اس میں اللہ نے جہنم کے گیٹ کا ذکر کیا ہے کہ وہ کتنے ہیں پہلے تم نے سنا ہے کہ جنت کے دروازے کتنے ہیں اور کتنے برے ہیں۔ اسی طرح جہنم جنت سے بھی بہت بڑی ہے کیونکہ جنت میں جب لوگ جائیں گے تو وہ بس نیک اور اچھے جائیں گے۔ میرے نبی ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ میری اُمت کے تہتر فرقے بنیں گے تو اُس میں سے ایک فرقہ جنت میں جائے گا باقی بہتر فرقے جہنم میں جائیں گے۔ کافر سب جہنم میں جائیں گے، مشرک سب جہنم میں جائیں گے، یہودی سب جہنم میں جائیں گے، مجوسی سب جہنم میں جائیں گے۔ قبر پرست سب جہنم میں جائیں گے، بت پرست سب جہنم میں جائیں گے، سورج کے پجاری جہنم میں جائیں گے۔ آگ کے پجاری جہنم میں جائیں گے، بش کے غنڈے جہنم میں جائیں گے، واجپائی کے غنڈے جہنم میں جائیں گے، ایڈوانی کے غنڈے جہنم کو جائیں گے، غیر مسلم جہنم میں جائیں گے، قیامت والے دن ایک ہزار آدمیوں کی لائن لگے گی۔

ایک آدمی جنت کو جائے گا اور باقی نو سو ننانوے جہنم کو جائیں گے، جہنم میں انسانوں کی

بہت زیادہ تعداد جائے گی۔ اگر جنت اور جہنم ایک جیسی ہو تو پھر کس طرح حساب کتاب ہوتا جنت کے گیٹ سے جہنم کا گیٹ بڑا ہے۔ جنت کی چوڑائی سے جہنم کی چوڑائی زیادہ ہے، جنت کی لمبائی سے جہنم کی لمبائی زیادہ ہے۔ میرے بھائیو اور جنت سکون میں لاجواب ہے مگر جہنم بے سکونی میں لاجواب ہے، جنت کے دروازے قرآن بیان کرتا ہے۔

﴿لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ﴾ (الحجر: 44)

آج میں جہنم کا ذکر کرنے لگا ہوں پہلے بات جہنم کے دروازوں کے بارے میں کر رہا ہوں، جہنم کا دروازہ کھلے گا اور لوگ جہنم میں داخل کیے جائیں گے۔ میرے بھائیو! میں جہنم کا ذکر کر رہا ہوں اور تم سن رہے ہو، جہنم کا نام سننا آسان ہے، جہنم کے متعلق بیان کرنا بھی آسان ہے، لیکن جہنم میں جا کر رہنا بہت مشکل ہے جو جہنم میں چلا جائے گا تو اُس کو پتہ ہوگا، یا اُس کے رب کو پتہ ہوگا کہ اُس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔

میں نے نبی ﷺ کا ایک فرمان پڑھا ہے۔ بخاری شریف میں یہ حدیث ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہے اللہ نے جن کو زندگی دی ہے لیکن بد کردار مسلمان ہیں جو رواجی مسلمان ہیں، بے عمل مسلمان ہیں، مسلمان ہو لیکن نمازی نہیں ہے، مسلمان بہت زیادہ امیر کروڑ پتی ارب پتی ہے، گاڑیوں پر سفر کرنے والا ہے، گھر میں اے سی کمرے میں بیٹھتا ہے جب گاڑی میں بیٹھتا ہے تو وہ بھی اے سی والی گاڑی ہے کبھی اس آدمی نے دکھ کا چہرہ نہیں دیکھا ہے اسی سال عمر گزاری ہے۔ ساری زندگی امیری والی گزارنے والا ہے، ناز اور نخرے میں بڑا ہونے والا ہے، سیب اور انار کا ناشتہ کرنے والا ہے، دودھ اور مکھن کھانے والا ہے، قسم قسم کی نعمتوں کو کھانے والا ہے، لیکن چہرے پر نبی ﷺ کی سنت یعنی داڑھی نہیں ہے، نماز کا پابند نہیں ہے، قرآن کو پڑھتا نہیں ہے، اسلام کو ماننے والا نہیں ہے، نبی ﷺ کا غلام عارضی طور پر ہے لیکن جس طرح نبی ﷺ کہتے ہیں اس طرح کرتا نہیں ہے۔

نہ قرآن پر عمل کرتا ہے، نہ حدیث پر عمل کرتا ہے، سنت رسول ﷺ کو قتل کرنے والا ہے، ایمان کا بیڑا غرق کرنے والا ہے، جو وحشیہ پر روپے پھینکنے والا ہے جو اس طرح دولت تباہ

کرنے والا ہے جو صحیح عملی مسلمان نہیں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا جب یہ آدمی جہنم میں پھینکا جائے گا تو ایک سیکنڈ کے بعد اللہ اس سے سوال کریں گے اے میرے بندے تم نے کتنی دیر زندگی گزاری ہے۔ آدمی کہے گا اللہ ستر یا اسّی سال زندگی گزاری ہے۔ اللہ پوچھیں گے کہ بتاؤ کبھی سکھ بھی پایا ہے کہ نہیں تو آدمی کہے گا اللہ تیرے جلال کی قسم ہے۔ اللہ تیرے رب ہونے کی قسم ہے، اللہ تیرے خالق ہونے کی قسم ہے، اللہ تیرے رازق ہونے کی قسم ہے، اللہ تیرے مالک ہونے کی قسم ہے، اللہ تیرے داتا ہونے کی قسم ہے، اے اللہ میں نے اسی سال عمر گزاری ہے لیکن مجھے آج تک سکھ ملا نہیں ہے، جہنم کا ایک سیکنڈ اتنا خطرناک ہے کہ آدمی کو اسی سال کا سکھ بھول جائے گا۔ جہنم میں جانا بہت مشکل ہے۔

میرے بھائیو! جہنم کی فکر کرو، پتہ نہیں کہ کب ہم نے مرجانا ہے، جب جہنم کا گیٹ کھولا جائے گا تو بڑی لمبی تعداد انسانوں کی جہنم میں جارہی ہوگی۔ میرے بھائیو پھر اس جہنم کو اللہ نے طبقوں میں بانٹ دیا ہے۔ جہنم کے سات درجے ہیں اور بہت بڑے بڑے ہیں جس طرح ہم کہتے ہیں کہ یہ لاہور کا علاقہ ہے، یہ فلاں علاقہ ہے۔ جس طرح یہ حدیں مقرر ہیں اسی طرح اللہ نے جہنم کو بنایا ہے پھر اللہ نے جہنم کے درجے بنائے ہیں یعنی یہ ایریا اتنا بڑا ہے، فلاں ایریا اتنا بڑا ہے ان درجوں کے اللہ نے پھر قرآن میں نام لکھے ہیں۔

ایک درجے کو تو مجموعی طور پر جہنم کہتے ہیں لیکن ایک درجے کا نام اللہ نے الگ جہنم رکھا ہے۔ فرمایا جب وہ جہنم میں جائیں گے۔ اللہ جہنم کا دروازہ کھولنے کے بعد کہیں گے میرے ان بندوں کو پکڑو، وہ کونسے بندے ہیں جن کے بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال پکڑائے گئے، بائیں ہاتھ میں جب اعمال نامے پکڑائے جائیں گے تو بندے اپنے ہاتھوں کو پیچھے کریں گے تو فرشتہ ہاتھ آگے کردے گا۔ پھر انسان پیچھے اپنا ہاتھ نہیں کرے گا۔ گنہگار انسان اس وقت ڈر رہا ہوگا، گنہگار مسلمان جسے نماز کی فکر نہیں تھی جسے وی سی آر کا فکر تھا اس کو قرآن کا فکر نہیں تھا۔ اس کو گناہ کا تو فکر تھا لیکن نیکیاں کرنے کی فکر نہیں تھی تو اس کے ہاتھ میں جب نامہ اعمال دیا جائے گا تو یہ اپنے ہاتھ کو پیچھے کرے گا۔ تو فرشتے اُس کی کمر پر ایک تیز قسم کا خنجر ماریں گے تو

اس طرح زبردستی اُس کا ہاتھ نیچے نہیں آئے گا بلکہ فرشتے اُس کی کمر میں خنجر مار کر بہت بڑا سوراخ کر دیں گے اتنا تیز وہ خنجر ہوگا کہ اُس کی ہڈیاں کاٹ کر باہر نکل آئیں گی۔ یہ کتنی بڑی تکلیف ہے۔ اے مسلمانوں ہمیں کوئی کانٹا لگ جائے تو ساری رات ہم کو نیند نہیں آتی ہے۔ جب تک کانٹا نکل نہ جائے تب تک تکلیف ہوتی رہتی ہے جو آدمی کانٹا برداشت نہیں کر سکتا ہے تو یہ فرشتوں کا خنجر کس طرح برداشت کرے گا۔

اے میرے بھائیو! جہنم کی فکر کرلو، گناہ چھوڑ دو، اور نیکیاں کرنے لگ جاؤ، میرے بھائیو! جب خنجر مارا جائے گا، سوراخ کیا جائے گا تو اُس سوراخ سے فرشتہ آدمی کا ہاتھ نکال کر باہر نامہ اعمال لے آئے گا۔ فرشتہ کہے گا اے گنہگار بدقسمت مسلمان تمہیں قرآن نہیں سنایا گیا تھا کہ جو تم کام کر رہے ہو وہ گناہ والا ہے کہ نہیں۔ لیکن پھر بھی تم نے گناہ نہیں چھوڑا ہے۔ تو آج اپنا نامہ اعمال پکڑو تو اُس آدمی کی کمر میں سوراخ کر کے اُس کے ہاتھ میں نامہ اعمال دیا جائے گا۔ اتنا خطرناک وہ معاملہ ہوگا۔ اللہ جہنم کا گیٹ کھولنے کے بعد پھر فرمائیں گے۔

﴿خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ○ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ○ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ○﴾ (الحاقہ: 30تا32)

فرمایا اس طرح اس کو جہنم میں نہ لے کر جاؤ اس کا اعمال نامہ اچھا نہیں ہے یہ ساری زندگی قرآن سنتا رہا تھا، ساری زندگی احادیث سنتا رہا تھا۔ لیکن اس ظالم نے پھر بھی اپنی مرضی کی تھی یا معاشرے کے پیچھے چلتا رہا تھا۔ یا بیوی کا کہنا مانتا رہا تھا یا بچوں کی بات مانتا رہا تھا، یا بزرگوں کا کہنا مانتا رہا تھا، یا امام کا کہنا مانتا رہا تھا، یا پیروں کا کہنا مانتا رہا تھا، یا علماء کی باتیں مانتا رہا تھا، یا دل کا پجاری بنا رہا تھا۔ یہ قرآن وحدیث کا تابع نہیں تھا، روزانہ قرآن اور احادیث سنتا بھی تھا لیکن داڑھی کٹواتا رہا تھا۔ قرآن بھی سنتا رہا تھا لیکن سینما بھی جاتا تھا۔ احادیث بھی سنتا تھا لیکن ٹی وی، وی سی آر اور ڈش بھی دیکھتا تھا۔

میرے بھائیو! جب گندا اعمال نامہ اس کے ہاتھ میں آئے گا تو آدمی کہے گا کہ آج تو میری بادشاہی بھی مجھے بچا نہ سکی۔ آج میرا پیسہ بھی ہلاک ہوگیا، آج پیسہ بھی کام نہیں آرہا

ہے، آج چودھراہٹ بھی کام نہیں آ رہی ہے، آج میری قوم بھی کام نہیں آ رہی ہے، آج ماں، بیٹی، بہن، بھائی اور باپ بھی کام نہیں آ رہے ہیں، آج تو میرا مولوی بھی کام نہیں آ رہا ہے، آج میری اکیلی جان رہ گئی ہے، پتہ نہیں کہ کیا بنے گا، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس کو پکڑ لو بلکہ اس کے جسم میں لوہے کے خنجروں سے سوراخ کر دو۔

جس طرح دھاگے میں تسبیح کے دانے پروئے جاتے ہیں تو اسی طرح جسم میں ستر ہاتھ لمبا موٹا سنگل پرویا جائے گا۔ پھر اس آدمی کو گھسیٹ کر جہنم میں پھینکا جائے گا۔ آج کل اگر کوئی مجرم پولیس کے ہاتھ میں آ جاتا ہے تو اس کو لوہے کی ہتھکڑیاں لگتی ہیں کہ نہیں۔ کیوں بھلا لگتی ہیں اس لیے لگتی ہیں کہ یہ کہیں بھاگ نہ جائے لیکن اللہ کی بارگاہ میں سے کون بھاگ سکتا ہے۔ وہاں سے فرشتے بھاگنے نہیں دیں گے۔ وہاں سے انسان بھاگ تو نہیں سکتا ہے پھر سنگل کیوں پہنائے جا رہے ہیں کیونکہ اللہ فرماتے ہیں ہیں۔ آج ڈبل ڈبل عذاب دیا جائے گا ایک تو جب سنگل پرویا جائے گا تو اُس وقت آدمی کے جسم کو تکلیف ہوگی۔ عذاب ہوگا اس کے بعد جب جہنم میں جائے گا تو جہنم کی آگ سے سنگل گرم ہوگا۔ آج عذاب پر عذاب دیا جائے گا۔

اے میرے بھائیو! نماز نہ پڑھنے والو، داڑھیاں کٹوانے والو، سودی کاروبار کرنے والو، اے شرابیں پینے والو، اے ظالم مسلمانوں ایمان سے بتاؤ، تم کہتے ہو کہ میرا داڑھی رکھنا مشکل بہت ہے، مجھے معاشرہ کیا کہے گا۔ اگر میں کنجریاں نہ لاؤں، تو میری شادی کا مزہ نہیں آئے گا۔ میرا شراب چھوڑنا مشکل بہت ہے، کیونکہ میری عادت بن گئی ہے، سودی کاروبار چھوڑنا بہت مشکل ہے، تو کیا میرے بھائیو جہنم میں جلنا آسان ہے۔ میرے بھائیو! پھر قیامت والے دن عذاب پر عذاب دیا جائے گا۔ ایک تو آگ ہوگی اور اُوپر سے سنگل گرم ہوگا۔ ساتھ سنگل کو جسم میں پرویا جائے گا۔ بد مسلمان کو تو تین عذاب یہاں ہی مل گئے ہیں۔ یہ کون تھا یہ وہ ہے جس کے بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال پکڑایا گیا تھا۔ یہ جہنم ہے۔

ایک جہنم کا درجہ ہے، جس کا نام ہی جہنم ہے، حالانکہ سارے درجوں کو ملائیں تو جہنم

ہے۔لیکن ایک الگ طبقے کا نام جہنم لکھا ہے وہ کتنا خطرناک ہے سنیں عمل ہم نے پھر بھی نہیں کرنا ہے جو داڑھی کٹواتے ہیں، میں اُن کی کٹی ہوئی دیکھ رہا ہوں، جو سینما دیکھنے جاتا ہے، وہ اب بھی جا رہا ہے، جو انڈیا کے گانے سنتا ہے، وہ اب بھی سن رہا ہے، یہ آج کی بات نہیں ہے۔ بلکہ میں کئی بار تمہیں ڈرا چکا ہوں۔اے اللہ میں نے تو اپنے دل کو صاف کر دیا ہے، کبھی جنت کا ذکر کرتا ہوں، کبھی جہنم کا ذکر کرتا ہوں، کبھی تیری رحمت کا ذکر کرتا ہوں، کبھی تیرے عذاب کا ذکر کرتا ہوں، کبھی قبر کا عذاب سناتا ہوں۔کبھی آخرت کی فکر کرواتا ہوں۔کبھی قیامت کا تذکرہ کرتا ہوں مگر اے اللہ یہ عمل نہ کریں تو ان کی اپنی مرضی ہے مگر اللہ میں نے خود کو صاف کر دیا ہے۔

میرے بھائیو! اگر عمل نہ کرو گے تو جہنم میں جاؤ گے، میرے ذمے جو کام تھا میں نے تو وہ ادا کر دیا ہے مگر تم عمل نہیں کرو گے تو تمہارے لیے یہ جہنم ہے جس کا میں آج ذکر کر رہا ہوں۔اہلحدیثو، دیوبندیو، اور بریلویو جو عمل نہیں کرے گا۔وہ اس جہنم میں جائے گا یہ رب کا قرآن کہہ رہا ہے۔محمد ﷺ کا فرمان بتا رہا ہے ایک طبقے کا نام ہی جہنم ہے یہ اللہ نے کیوں نام رکھا ہے تو اس آیت میں اللہ دو باتیں کریں گے ایک جہنم اور دوسرا لوگ کہتے ہیں۔

اے جہان مٹھا
تے اگلا کنے ڈِٹھا

مجلس میں بیٹھ کر اس طرح کہا جاتا ہے۔یعنی مطلب یہ ہے کہ مولوی جھوٹ بولتے ہیں۔قرآن جھوٹ کہتا ہے، حدیث جھوٹ بیان کرتی ہے، نبی ﷺ جھوٹ بھول گئے ہیں۔ فرشتے نہیں ہیں یہ بات تو کوئی نہیں ہے۔آدمی مر گیا تو وہ ہڈیاں بن کر راکھ ہو جائے گا انسان ختم ہو جائے گا۔

بس اے جہان مٹھا
تے اگلا کس ڈِٹھا

بس یہاں اپنا سب کچھ کرو، یہ جہان میٹھی چیز ہے، ہر چیز یہاں کھاؤ، حلال بھی کھاؤ،

حرام بھی کھاؤ، شراب پیو، سودی کاروبار کرو، زنا کاری، بدکاری، چوری، ڈاکہ یہ سب کرو، کیونکہ یہ جہان میٹھا ہے اس میں سکون سے رہو، اگلا کس نے ڈٹھا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگلا کسی نے نہیں دیکھا ہے۔ میرے بھائیو! نبی ﷺ غلط نہیں ہیں۔ فرشتے غلط نہیں ہیں، رب غلط نہیں ہے۔ اے میرے بھائیو! تمہیں شاید معلوم نہیں ہے ہم تو سب کچھ دیکھ چکے ہیں جو قرآن میں موجود ہے۔ وہ تم نے پڑھ کر سن کر دیکھ لیا ہے۔ یہ ہر چیز دیکھی نہیں ہے، کہتے ہیں

اے جہان مٹھا، اگلا کنے ڈٹھا

یہ بہت غلط جملہ ہے۔

بس یہ لوگوں کو اسلام سے روکنے کی باتیں ہیں لوگوں کو حوصلہ دیا جا رہا ہے وہ گندہ مسلمان ہے۔ جو یہ بات کرتا ہے، اُس کے منہ پر تھپڑ بھی ماردو تو خیر ہے۔ آگے سے اپنی زبان بند کرے۔ اے ظالم لوگ تو آگے نیکیاں نہیں کر رہے ہیں۔ تم اور ان کو حوصلے دے رہے ہو یہ سنیں کہ ڈٹھا ہے کہ نہیں ڈٹھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ سورت رحمان ہے دوسرا رکوع ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ۝﴾ (الرحمن:43تا44)

ایک جگہ پر اللہ نے کہا ہے:

﴿هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝﴾ (الرحمن:43)

ایک جگہ پر اللہ نے فرمایا ہے ﴿هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ﴾ کا ذکر ہے۔ یعنی جہنم کا ذکر ہے۔ دوسری جگہ پر نار کا ذکر ہے نار بھی جہنم ہے۔ جہنم بھی جہنم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب یہ جہنم میں چلے جائیں گے تو ان سے پھر کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

﴿يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ ۝﴾ (الرحمن:44)

﴿يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمِهِمْ﴾

اللہ جب جہنم میں داخل کریں گے تو اُن کو کھولتے ہوئے گرم پانی میں غوطے دیئے

جائیں گے پھر اللہ غوطہ دے کر پوچھے گا۔ اے ظالم میں نے سب کچھ قرآن میں درج کر دیا تھا اس وقت دیکھ کر ہی عمل کر لینا تھا۔ میرے بھائیو! ایک تو آدمی کو گرم پانی میں غوطہ دیا جائے گا۔ پھر گرم پانی بھی پلایا جائے گا۔ فرمایا جب اس کو گرم پانی پلایا جائے گا تو وہ پانی اُس کی آنتیں نکال کر باہر رکھ دے گا۔ پھر جس طرح اللہ نے جنت میں سونے کے تحت بنائے ہیں۔ اُن پر اللہ نے پھر بستر بچھا دیئے ہیں۔ اسی طرح اللہ جہنمیوں کی بھی مہمان نوازی کرے گا۔ اللہ جہنمیوں کا بھی میزبان بنے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّ مِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ۝﴾ (الاعراف: 41)

اللہ جہنمیوں کو گرم پانی پلانے کے بعد کہے گا تم اب آرام کرلو۔ میں نے تمہارے لیے ایک بستر بنایا ہے وہ بہت زبردست قسم کا بستر ہے۔ یعنی اللہ نے آگ کے انگاروں کا بستر بنایا ہے وہ اوڑھنا بھی آگ کا اور بچھانا بھی آگ کا ہے۔ جب نیچے سے بستر اوپر کرے گا۔ تو اُوپر سے بھی آگ کا ہوگا۔ نیچے بھی آگ ہے۔ فرمایا اس میں کون جائے گا:

﴿وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ۝﴾ (الاعراف: 41)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میں ظالم لوگوں کو اس طرح کی مصیبتوں میں ڈال دوں گا، ظالم کون ہے، جو زنا کرتا ہے وہ خود پر ظلم کر رہا ہے، ظالم کون ہے جو چوری کرتا ہے۔ اس میں اللہ کا کوئی نقصان نہیں ہے۔ بلکہ خود پر ظلم کر رہا ہے۔ ظالم کون ہے۔ جو اللہ کو چھوڑ کر غیروں کو پوجتا ہے۔ یہ اللہ کا نہیں بلکہ اپنا نقصان کر رہا ہے، غریبوں اور یتیموں کا مال کھا کر اپنے پیٹ میں جہنم کے انگارے بھر رہا ہے۔

اے میرے بھائیو! اور کون ظالم ہے وہ جو اپنی بیوی کو چھوڑ کر غیر عورتوں سے بدکاری کرتا ہے، یہ بہت بڑا مجرم انسان ہے۔ اللہ فرماتے ہیں یہ جو گناہ کرنے والے ہیں اُن کے لیے میں نے جہنم میں ایک درجہ بنایا ہے۔ وہاں گرم پانی ہوگا، جن میں ان کو غوطے دیئے جائیں گے۔ اُن کو گرم پانی پلایا بھی جائے گا۔ جب پانی پی لیں گے تو اُن کی کھال اُتر جائے

گی اور اندر کی آنتیں بھی باہر نکل آئیں گی۔ فرمایا پھر آگ کے بستر پر اُن کو سلایا جائے گا۔ یہ جہنم ہے۔

میرے بھائیو! آگ کا بستر اُوپر لے لو گے۔ اگر نہیں تو پھر اللہ کے لیے گناہ چھوڑ دو کب کا تم قرآن سن رہے ہو لیکن گناہ نہیں چھوڑتے ہو، تم سمجھتے ہو کہ شاید یہ غلط باتیں ہیں، تم کو یقین نہیں ہے، کیونکہ یہ مرنے کے بعد پتہ چلے گا، ایک تو جہنم کا یہ طبقہ ہے۔ جس میں جُو جُو ہوتا ہے۔ وہ بتا دیا ہے۔ آگے سنو ایک جہنم کا طبقہ ہے۔ جس کا نام لظی ہے، اس کو نزا بھی کہا گیا ہے۔ اس کے بارے میں قرآن کیا کہتا ہے۔

﴿كَلَّا إِنَّهَا لَظٰىo نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰىo﴾ (المعارج:15تا16)

فرمایا اے لوگو تمہیں کیا خبر ہے۔ اے لوگو تمہیں کچھ بھی پتہ نہیں ہے، تمہیں ابھی تک یقین نہیں ہوا ہے، یہ جو لظی طبقہ ہے۔ فرمایا یہ شعلے مارنے والا طبقہ ہے، جتنا ایریا جہنم میں ہے۔ تو یہ کافی لمبا چوڑا ہے۔ سات درجے اللہ نے بڑے لمبے چوڑے بنائے ہیں۔ فرمایا اس لظی میں کیا ہے۔ فرمایا جب بھی اس کو دیکھو گے تو جہنم کی آگ شعلے مار رہی ہوگی۔ آوازیں دے رہی ہوگی جو اس میں چلا گیا۔ تو یہ اُس کو شعلے مارے گی۔ آدمی ابھی تک آگ میں آیا نہیں ہے ابھی دور ہوگا۔ ﴿نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى﴾ (المعارج:16) فرمایا سر سے لے کر پاؤں تک مکمل چمڑا اُس کی ہوا سے ہی اُتر کر سڑ جائے گا جو اندر چلا گیا تو اُس کا کیا بنے گا۔ ایک جہنم کا طبقہ ہے جس کا نام لظی ہے۔

اللہ پاک اس لظی کے طبقے سے محفوظ کرے آمین۔ لظی ایک بہت بڑا طبقہ ہے۔ اس میں لوگ جلیں گے۔ اس میں کیا ہوگا، یہ آگ چوبیس گھنٹے مسلسل شعلے مار رہی ہوگی۔ اس کی تفصیل میں چلا جاؤں تو شاید کوئی ڈر کر آج ہی فوت ہو جائے میں اس لیے خاموش ہو جاتا ہوں۔ اللہ اس سے بچا کر رکھے آمین۔ لیکن گناہ ہم وہ کر رہے ہیں جس کی وجہ سے ہم لظی میں جا سکتے ہیں۔ اے لوگو! اللہ کی قسم میں ڈر رہا ہوں مسلمانوں لظی بہت لمبا چوڑا جہنم میں طبقہ ہے۔ اُس کی ڈیوٹی بس یہ ہے کہ اُس کی آگ بھڑکتی رہے اور ٹھنڈی نہ ہو وہ عام آگ

نہیں ہے بلکہ وہ آگ ستر ستر میل تک اُس کی تپش اور آواز جا رہی ہے۔ اگر آج اللہ تمہیں وہ آواز سنا دے تو تم اللہ کی قسم اُس کی آواز سن کر آج ہی فوت ہو جاؤ گے۔ اُس کی شعلوں والی آواز اتنی خطرناک ہے۔ ﴿نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰی﴾ (المعارج:16) فرمایا ابھی آدمی اُس میں جائے گا نہیں، ابھی تک دور ہی ہوگا تو اُس آگ کی ہوا پہنچے گی تو اسی وقت سر سے لے کر پاؤں تک آدمی کا چمڑا گل سڑ کر نیچے گر جائے گا۔

مکمل تشریح نہیں کرنا چاہتا ہوں کہ کہیں کسی آدمی کو اتنا ڈر نہ لگے کہ وہ موت کے منہ میں چلا جائے۔ ہم جہنم کے بارے میں سن رہے ہیں لیکن ایک گھنٹے کے بعد ہم نے پھر پہلے کی طرح ہو جانا ہے، ہو جاؤ یا نہ ہو جاؤ لیکن اہلحدیثو، بریلویو اور دیوبندیو اللہ کی قسم میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ جنت کا تذکرہ اس لیے کرتا ہوں کہ تم طمع یا لالچ کی وجہ سے گناہ چھوڑ کر جنت کے حق دار بن جاؤ، آج جہنم کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ اس سے ڈر کر گناہ چھوڑ دو گے اور جنت میں جانے کے حق دار بن جاؤ گے۔ اگر اس طرح کے موضوع علماء بیان کریں تو معاشرے کے گندے جراثیم اور گناہ ختم ہو جائیں گے لیکن آج کل اہلحدیث کہتا ہے کہ اہل سنت غلط ہے۔ اہل سنت کہتا ہے کہ اہل حدیث غلط ہے۔ اس طرح کے ہم مسئلے کر رہے ہیں یہ کسی کو نہیں پتہ ہے کہ شاید میں بیان کرنے والا ہی غلط ہوں میں جب جہنم کے درجوں کا مطالعہ کر رہا تھا تو ساتھ میں کہہ رہا تھا۔ اے للہ جہنم سے میرے بھائیوں کو بچالے آمین۔ لیکن اس طرح کسی نے نہیں بچنا ہے۔ عمل نہیں کرو گے تو پھر بچو گے بھی نہیں، صاف بات ہے کہ اہلحدیث بھی پھنس جائے گا، اہل سنت بھی پھنس جائیں گے، بریلوی بھی پھنس جائیں گے، دیوبندی بھی پھنس جائیں گے، کوئی نہیں بچے گا جب تک نیک عمل نہیں کرو گے، آگے سنیں۔

جہنم کا تیسرا طبقہ اُس کا نام حُطَمَہ ہے۔ یہ قرآن نے بتایا ہے۔ جہنم کے تیسرے درجے میں کون جائے گا یہ سورۃ تیس پارہ کی مشہور سورۃ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ o نِ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ o يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَهٗ o كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ o وَمَا اَدْرٰكَ مَا الْحُطَمَةُ o نَارُ

اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُo ﴾ (الھمزۃ:1تا6)

اللہ میرے سب بھائیوں کو جہنم سے بچا دے۔ آمین ۔ اللہ ہم تو سورج کی تپش برداشت نہیں کر سکتے ہیں تو اللہ ہم جہنم کی آگ کس طرح برداشت کریں گے۔ فرمایا حُطَمَہ میں آدمی کے ساتھ کیا بنے گا۔ فرمایا جب آدمی اس میں جائے گا تو یہ آدمی کو جلا کر رکھ دے گی۔ یہ جگہ آدمی کو تباہ کر کے رکھ دے گی یہ بڑی گہری جگہ جہنم میں ہے۔ بہت بری جگہ یہ جہنم میں ہے۔ میرے بھائیو! اللہ نے کہا ہے کہ تمہیں کیا معلوم ہے کہ ﴿ وَمَا اَدْرٰكَ مَا الْحُطَمَةُ﴾ وہ حُطَمَہ کیا ہے۔ میرے بھائیو! ایک اللہ کا قانون ہے کہ جب اللہ جہنم کی بات کے ساتھ یہ بات کر دے کہ تمہیں کیا خبر ہے۔ تو تم سمجھ لو کہ وہ بہت خطرناک جگہ ہے جس کے بارے میں تمہیں بتایا جا رہا ہے۔ فرمایا! اے لوگو تمہیں کیا خبر ہے کہ حطمہ کیا ہے۔ فرمایا! اس میں جائے گا کون، فرمایا:

﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِo ﴾ (الھمزۃ:1)

جو لوگ لوگوں کے عیب تلاش کرتے ہیں دنیا پر لوگوں کی غیبت جو کرتے ہیں آج کل اگر کسی کا عیب مل جائے تو پھر سارے علاقے میں باتیں کرے گا۔ عورتوں کو تو ویسے ہی عادت ہے، یہ ایک دوسرے کی چغلیاں کرتی رہتی ہیں اگر کسی میں گناہ پایا گیا ہے تو اُس کے گناہ پر پردہ ڈال دو، اُس کے عیب کو چھپا دو۔ میرے نبی ﷺ نے فرمایا ہے: "مَنْ سَتَرَ سَتَرَهُ اللّٰهُ" جو کسی کے عیب پر پردہ ڈال دے گا تو اللہ قیامت والے دن اس کے عیب پر پردہ ڈال دے گا لیکن آج کل پردہ نہیں ڈالا جاتا ہے لیکن ان کو تو اس وقت تک روٹی ہضم نہیں ہوتی ہے جب تک کسی کا عیب بتا نہ دیں۔ حالانکہ خود بھی عیب دار ہیں لیکن دوسروں کے عیب بتائے جا رہے ہیں۔ فرمایا! عیب بتانے والا اور چغلی کرنے والا یہ حطمہ علاقے میں داخل کیا جائے گا۔ فرمایا! دوسرا آدمی وہ ہے:

﴿الَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهُo﴾ (الھمزۃ:2)

جو مال کو گن گن کر رکھتا ہے، چھپا چھپا کر رکھتا ہے، لیکن مال اللہ کے راستے میں خرچ

نہیں کرتا ہے، زکوٰۃ دیتا نہیں ہے، غریبوں اور مسکینوں کو کبھی روپے تک نہیں دیا ہے، خود کروڑ پتی ہے۔ فرمایا:

﴿يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهُ اَخْلَدَهُ ٥﴾ (الھمزۃ 3)

سمجھتا ہے کہ یہ سب کا سب مال اس کا ہے یعنی رزق میرا ہی ہے۔ فرمایا اللہ کے راستے میں خرچ نہ کرنے والا اور چغلی اور غیبت کرنے والا یہ دو جرم جو کرتے ہیں تو قرآن کہتا ہے یہ دونوں حُطَمَه علاقے میں جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ٥ ﴾ (الھمزۃ:6)

اے لوگو! ویسے ساری جہنم اللہ نے بنائی ہے آسمان بھی اللہ نے بنائے ہیں، زمینیں بھی اللہ نے بنائی ہیں، سارا نظام اللہ نے بنایا ہے، ستارے بھی اللہ نے بنائے ہیں، ہر چیز اللہ نے بنائی ہے، چاند بھی اللہ نے بنایا ہے، سورج بھی اللہ نے بنایا ہے، شجر بھی اللہ نے بنائے ہیں، ہمیں بھی اللہ نے بنایا ہے، سب کام کرنے والا اللہ ہے، ساری جہنم بھی اللہ نے بنائی ہے لیکن اللہ نے خاص یہاں کہا ہے جب حطمہ کا ذکر آیا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ٥ ﴾ فرمایا اے لوگو تمہیں کیا پتہ ہے اس کو خصوصی طور پر ہم نے بنایا ہے۔ یہ بہت زیادہ خطرناک جگہ ہے، جس چیز کے بارے میں اللہ الگ کہہ دے کہ یہ ہم نے بنائی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ بہت خطرناک جگہ ہے۔

﴿الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ ٥﴾ (الھمزۃ : 7)

فرمایا وہ حطمہ ایسی جگہ ہے جب اُس میں آدمی جائیں گے حالانکہ پاؤں کو آگ لگنی چاہیے کیونکہ پہلے پاؤں جہنم میں جانے ہیں لیکن اللہ قرآن میں کہتے ہیں یہ اتنا خطرناک درجہ ہے کہ پہلے دل کو آگ جلائے گی، دل پر آگ بھڑکے گی کیونکہ تمہارے دل پر اللہ نظر رکھتا ہے، تمہارا دل گناہ کرنے کو کرتا تھا، تمہارا دل غلطیاں کرتا تھا، تمہارا دل کنجریوں کا ڈانس دیکھتا تھا، تمہارا دل شراب پیتا تھا، تمہارا دل زنا کرنے کو کرتا تھا، تمہارے دل میں بات آئی، تو تم سگریٹ پی لیتے تھے، تمہارے دل میں بات آئی تو تم سینمے چلے جاتے تھے۔ تمہارے دل میں

بات آئی تو تم ڈاکہ ڈال دیتے تھے۔

میرے بھائیو! جس کا دل ٹھیک ہے تو میرے نبی ﷺ نے فرمایا ہے اُس کا سارا جسم ٹھیک ہے، جس کا دل خراب ہے تو اس کا سارا جسم خراب ہے، آج ایک دل کی مانتے رہے ہو، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب میں اس آدمی کو جہنم کے **حطمه** علاقے میں داخل کروں گا تو پہلے دل پر آگ لگ جائے گی۔ پھر دل سے بھڑک کر سارے جسم پر پھیل جائے گی۔

میرے بھائیو! ذرا ہاتھ کھڑے کر کے کہو کہ آئندہ گناہ کرو گے کہ نہیں۔ چوتھا طبقہ سَقَرْ ہے۔ اس میں کون جائے گا یہ کیا ہے۔ قرآن بیان کرتا ہے۔ سورۃ کا نام سورۃ مدثر ہے۔

﴿سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ o وَمَا اَدْرٰكَ مَا سَقَرُ o لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ o لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ o عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ o﴾ (المدثر :26تا30)

کبھی تم قرآن کو ترجمے کے ساتھ پڑھتے تو شاید تم گناہ چھوڑ دیتے، تمہیں اصل میں ترجمہ نہیں آتا ہے لیکن مولوی کہتے ہیں تمہیں قرآن کی سمجھ نہیں آنی ہے۔ جب تک چودہ علم نہ سیکھ لو پتہ ہے یہ کیوں کہتے ہیں یہ اس لیے کہتے ہیں کہ اگر تم اپنے طور پر قرآن کو سمجھنے لگ گئے۔ پھر تو تمہیں مولوی حضرات کی سمجھ آجائے گی۔ پھر جو پیٹ کے پجاری مولوی ہیں اُن کو کوئی چیز ملنی نہیں ہے یہ ظالم کہتے ہیں کہ قرآن نہ پڑھا کرو۔ میرے بھائیو آج کل قرآن کا ترجمہ ہو گیا ہے۔ احادیث کا ترجمہ ہو گیا ہے، تم پڑھے لکھے آج کے مسلمان ہو، قرآن کا ترجمہ تم آسانی سے سمجھ جاؤ گے۔ تو قرآن کو ترجمے کے ساتھ پڑھنا شروع کر دو، پھر گندے علماء سے اللہ تم کو بچالے گا۔ اور تم سیدھے راستے پر چلنا شروع کر دو گے۔ مجھے بھی پیٹ لگا ہوا ہے لیکن مجھے تمہارا درد ہے، احساس ہے کہ کہیں میرے یہ بھائی جہنم میں جل نہ جائیں، ہم نے علماء کا کلمہ نہیں پڑھا ہے بلکہ اپنے نبی محمد ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے تو پھر قرآن و حدیث پڑھا کرو یہ کوئی نہیں کہہ سکتا ہے کہ میں سیدھے راستے پر چل رہا ہوں۔

سیدھا راستہ کسی کا بھی نہیں ہے اگر سیدھی بات کسی کی ہے تو وہ رب کے قرآن کی ہے یا محمد ﷺ کے فرمان کی ہے آگے سنیں۔ چوتھی سَقَرْ وادی ہے جو سَقَرْ وادی میں چلا گیا تو

اُسے کوئی چیز باقی نہ رکھ سکے گی۔ نہ کوئی چیز چھوڑے گی۔ ﴿ لَا تُبۡقِىۡ وَ لَا تَذَرُ ﴾ اس کا کیا مطلب ہے معنی اس کا یہ ہے ﴿لَا یَمُوۡتُ فِیۡهَا وَلَا یَحۡیٰی﴾ (الاعلیٰ:13) نہ اُس طبقے میں زندگی ہوگی نہ موت ہوگی، جب زندگی بھی نہیں ہوگی، موت بھی نہیں ہوگی، تو تیسری چیز کوئی نہیں ہے تو اس کا کیا مطلب ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے جب اُس وادی میں آدمیوں کو اتنی بے سکونی ہوگی تو قرآن نے اس لیے کہا ہے کہ اس طرح سمجھو نہ اُن کے لیے زندگی ہے نہ موت ہے، بے آرامی اور تکلیفوں والی زندگی سے تو موت اچھی ہے وہاں لوگ موت مانگیں گے لیکن اللہ موت نہیں دیں گے۔ بس ہوگا کیا:

﴿ كُلَّمَا نَضِجَتۡ جُلُوۡدُهُمۡ بَدَّلۡنٰهُمۡ جُلُوۡدًا غَيۡرَهَا لِيَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ ﴾

(النساء:56)

فرمایا! سَقَرۡ وادی ایسی خطرناک وادی ہے جو اس میں چلا گیا تو فرمایا اُس کے پہلے چمڑے ختم ہو جائیں گے۔ اللہ پھر نیا چمڑا پہنا دے گا پہلی ہڈیاں ختم ہو جائیں گی تو دوبارہ پھر اللہ ہڈیاں پہنا دے گا اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ وادی کوئی چیز باقی نہیں رکھے گی۔ اور کوئی چیز بھی نہیں چھوڑے گی۔ عذاب میں آدمی تباہ ہو جائے گا، دوبارہ اللہ پھر آدمی کو تیار کر دیں گے۔ تو آدمی جل جل کر تباہ ہو جائے گا تو اللہ دوبارہ پھر چمڑا پہنا دے گا، بار بار اس طرح اللہ اُن کو عذاب دیں گے۔ اس وادی میں کون جائے گا اس میں دو گروہ جائیں گے۔ فرمایا! ایک وہ جائے گا ﴿وَلَمۡ نَكُ نُطۡعِمُ الۡمِسۡكِيۡنَ ﴾ (المدثر:44) جو غریبوں، مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتا تھا، گھر میں بڑے بڑے وی آئی پی سردار بلا لیتا تھا۔ اپنے گھر میں ایم پی اے اور ایم این اے بلا لیتا تھا، گھر میں بڑے بڑے امیر لوگوں کی دعوت کر لیتا تھا لیکن غریبوں اور مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتا تھا۔ کسی غریب کو کھانا نہیں کھلاتا تھا۔ فرمایا! نماز کبھی نہیں پڑھتا تھا اور کھانا بھی نہیں کھلاتا تھا۔ کھانا نہ کھلانا بھی بہت بڑا گناہ ہے، لوگوں کو کھانا کھلایا کرو، غریبوں، یتیموں کو کھانا کھلایا کرو، مسکینوں کو کھانا کھلایا کرو، لیکن یہ عمل ویسے ہی مردہ ہو گیا ہے، نماز بھی ہم مستقل طور پر نہیں پڑھتے ہیں، کبھی پڑھ لیتے ہیں اور کبھی چھوڑ دیتے

ہیں۔فرمایا! سَقَرْ وادی میں یہ دو گروپ جائیں گے۔ پانچواں طبقہ کون سا ہے وہ سَعِیر ہے۔ بعض نے لکھا ہے کہ سحقا ہے۔

اس کا معنی ہے نامراد و مرتبہ ہو جاؤ، قیامت والے دن اللہ کے نبی ﷺ کے حوضِ کوثر پر کچھ لوگ آئیں گے جنہوں نے دین میں اپنے پاس سے کچھ باتیں لکھ لیں۔ آج کل کہتے ہیں چنوں پر درود پڑھنے میں کیا حرج ہے۔ یہ حدیث میں تو ہے نہیں تو پھر یہ حرج ہی ہے اگر بکرا ذبح کرتے وقت کوئی سورۃ یٰسین پڑھ لے تو بکرا حلال نہیں ہوگا۔ یہ بات مانتے ہیں۔ لیکن دوسری بات مانتے نہیں ہیں یہ بہت بڑا حرج ہے۔ کتنا بڑا حرج ہے کہ جب حوضِ کوثر پر کچھ لوگ آئیں گے جنہوں نے دین میں من گھڑت باتیں لکھیں تھیں وہ جب آئیں گے تو اللہ کے نبی ﷺ کہیں گے یہ میری اُمت لگتی ہے۔ کیونکہ ان کے چہرے چمک رہے ہیں۔ وضو کے آثار نظر آرہے ہیں تو فرشتے کہیں گے۔ اے نبی ﷺ آپ کو پتہ نہیں تھا آپ جب آگئے تھے تو ان لوگوں نے آپ کے دین میں تبدیلی کردی تھی۔ کہتے تھے اس میں کیا حرج ہے اُس میں کیا حرج ہے۔ تو اللہ کے نبی ﷺ کہیں گے "سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ" اے میرے دین کو بدلنے والو مرتبہ ہو جاؤ آج میرے حوضِ کوثر سے پانی نہ پیو۔ یہ بخاری کی روایت ہے لیکن تم یہ کام چھوڑ نہیں سکتے ہو کیونکہ تمہارے علماء نے تمہیں اس طرف لگا دیا ہے یہ کام نہ قرآن میں ہے، نہ حدیث میں ہے۔

سَعِیْر وادی میں لوگ جا کر کہیں گے ﴿وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ﴾ (الملك:10) جب لوگ سَعِیْر وادی میں چلے جائیں گے تو کہیں گے ہم نے قرآن سنا تھا مگر ہم علماء کے پیچھے لگے رہے تھے۔ ہم نے پھر بھی بدعت چھوڑی نہیں تھی ہم نے رسم و رواج چھوڑا نہیں تھا۔ ہم قرآن سنتے رہے تھے لیکن قرآن پر عمل نہ کیا۔ عقل صرف نہ کی، حالانکہ ہمیں عقل بھی تھی۔ قرآن ہم سنتے بھی تھے لیکن قرآن سن کر جو ہم نے عمل کرنا تھا وہ تو ہم نے کیا نہیں ہے تو آج ہم سَعِیْر وادی میں چلے گئے ہیں۔ سَعِیْر وادی بہت برا ٹھکانہ ہے، بہت خطرناک ٹھکانہ ہے۔ لیکن آگے بیان کروں۔ فرمایا! جو چھٹا

طبقہ ہے ﴿اِنَّهَا لَشَجَرَةٌ فِیْ اَصْلِ جَحِیْمٍ﴾ (الصافات:64) ایک ٹھکانہ ہے جسے ''اصل جحیم'' کہا گیا ہے۔ یہ بہت خطرناک ٹھکانہ ہے، فرمایا یہ بڑا لمبا چوڑا اور گہرا ٹھکانہ ہے۔

جہنم جہاں ختم ہوتی ہے وہاں سے ایک درخت اُگے گا جو ساری جہنم پر چھا جائے گا۔ ساری جہنم پر اُس کی شاخیں جائیں گی۔ فرمایا! اُس جہنم کے درخت میں سے پانی نکلے گا وہ بہت ہی کڑوا پانی ہے اگر کسی نے وہ پانی پی لیا تو اُس کی تباہی ہو جائے گی۔ فرمایا اگر اُس کا ایک قطرہ سمندر میں ڈال دیا جائے تو سارا سمندر کڑوا ہو جائے گا۔ فرمایا! جو اس وادی میں چلا گیا تو اللہ اُس کو یہ پانی اور درخت کا کھانا کھلائیں گے وہ درخت کا کھانا کیسا ہے کہ جب آدمی کھائے گا تو پیٹ اس طرح ہو جائے گا جس طرح پتھر ہوتا ہے۔ کسی آدمی کو قبض ہو جائے تو اُس سے پوچھو کہ کتنا خراب اُس کا حال ہوتا ہے، کسی کو ہیضہ ہو جائے تو وہ مر ہی جاتا ہے نہ اُس کی کوئی ہوا خارج ہوتی ہے نہ کوئی اُس کو منہ سے قے آتی ہے نہ اُس کو پاخانے آتے ہیں آج کل اُس کا پیٹ پتھر جیسا ہو جاتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد آدمی مر ہی جاتا ہے۔ فرمایا جب وہ کھانا کھائے گا تو پیٹ پتھر جیسا ہو جائے گا پھر کہے گا اے اللہ پانی دے دو۔ تو پھر وہ کڑوا پانی پلایا جائے گا جو آدمی کی سب آنتیں باہر نکال کر رکھ دے گا۔ پانی بھی بے سکونی والا ہے، کھانا بھی بے سکونی والا ہے، یہ جہنم کا چھٹا ٹھکانہ اصل جحیم ہے۔

فرمایا! ساتواں طبقہ هَاوِیه ہے۔ هَاوِیه میں کون جائے گا ﴿وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ﴾ (القارعه:8) جن کا اعمال نامہ جب تولا جائے گا تو جس کا اعمال نامہ ہلکا ہوگا جس کے گناہ بہت بھاری ہیں لیکن نیکیاں کم ہوں گی۔ فرمایا وہ هَاوِیه وادی میں چلے جائیں گے۔ قرآن کہتا ہے ﴿وَمَا اَدْرٰکَ مَاهِیَه﴾ (القارعه:9) تمہیں کیا معلوم ہے کہ هَاوِیه کتنا خطرناک ہے۔ فرمایا ﴿نَارٌ حَامِیَه﴾ وہ بڑی تیز آگ ہے اور هَاوِیه جہنم میں سب سے گہرا طبقہ ہے۔

بخاری کی حدیث ہے کہ هَاوِیه اتنا خطرناک علاقہ ہے۔ فرمایا جب وہ گرم سانس لیتا ہے تو ساری دنیا پر آگ لگ جاتی ہے لوگ اے سی چلاتے ہیں مگر گرمی پھر بھی ختم نہیں ہوتی ہے۔ لوگ پنکھے چلاتے ہیں مگر گرمی پھر بھی ختم نہیں ہوتی ہے۔ فرمایا! جب هَاوِیه گرم سانس

لیتا ہے تو ساری دنیا پر آگ لگ جاتی ہے۔ دنیا میں آدمی اس کے گرم سانس لینے کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ فرمایا جب یہ ٹھنڈا سانس لیتی ہے۔ تو ساری دنیا پر سردی آ جاتی ہے۔ کئی علاقوں میں برف پڑنے لگتی ہے۔ فرمایا اس کے دو قسم کے انداز ہیں یعنی کبھی یہ ٹھنڈی ہوگی، کبھی یہ گرم ہوگی، نہ زیادہ ٹھنڈک برداشت ہوتی ہے تو نہ زیادہ تپش برداشت ہوتی ہے۔ فرمایا اس میں وہ جائے گا جس کے اعمال نامہ کا وزن کم ہوگا۔ فرمایا وزن کس طرح ہوگا ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ.'' پھر کثرت سے یہ دعا پڑھا کرو۔

یہ بخاری کی حدیث ہے۔ میرے نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((ثَقِلَيْتَانِ فِي الْمِيْزَانِ .))

جو یہ پڑھے گا تو اُس کے اعمال نامہ کا وزن بہت زیادہ ہوگا۔ یہ کثرت سے پڑھا کرو۔ میرے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب میرا اعمال نامہ تولا جائے گا تو میں بھی اتنا ڈروں گا کہ ساری دنیا کو بھول جاؤں گا۔ ماں عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ سے کہتی ہیں۔ آپ میرے سر کے تاج ہیں مجھ سے آپ ﷺ کو محبت بہت ہے تو کیا آپ مجھے بھی بھول جائیں گے۔ تو میرے نبی ﷺ نے فرمایا! ہاں مجھے یہ فکر ہوگی کہ آج میرا اعمال نامہ وزنی ہوگا یا کہ کم وزن ہوگا۔ حالانکہ میرے نبی ﷺ نے جنت کا گیٹ کھولنا ہے لیکن جہنم سے اتنا ڈر رہے ہیں۔ لیکن میرے بھائیو! ہم چوبیس گھنٹے گناہ کرتے ہیں لیکن ہمیں کبھی ڈر نہیں لگا ہے۔ لیکن میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں۔ اے عائشہ رضی اللہ عنہا پیاری مجھے فکر اتنی زیادہ ہو جائے گی کہ میں تمہیں بھی بھول جاؤں گا۔ اگر اعمال نامہ وزنی ہوا تو ہم جنت میں جائیں گے۔ لیکن جس کا اعمال نامہ کم وزن ہوگا تو وہ هَاوِيه میں جائے گا۔ جس هَاوِيه کا سانس نکلے تو ساری دنیا پر گرمی چھا جاتی ہے۔ لوگ اس گرمی سے مر رہے ہیں۔ تو جو اُس جگہ میں چلا گیا تو اس کا کیا بنے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جہنم کے تمام طبقوں سے بچا کر رکھے اور ہمیں جنت میں داخل فرمائے۔ (آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

تحفہ جہاد

اَمَّا بَعْدُ فَاعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ o﴾ (المائدہ: 54)

اللہ پاک کا بہت بڑا احسان ہے کہ جس رب نے ہم سب کو قرآن و حدیث سماعت کرنے کے لیے اپنے گھر میں جمع فرمایا ہے۔ اللہ پاک کا بہت بڑا احسان ہے کہ جس رب نے ہم سب کو مسلمان مجاہد بنایا اور کافروں کی بربادی کی توفیق دی ہے میرا دل کرتا ہے کہ آج میں جہاد کے بارے میں عرض کروں تاکہ تمہارے دل میں جذبہ شہادت آئے تم شہادت پانے کے لیے گھر بار چھوڑ دو۔ میرے بھائیو! اگر یہ تقریر سن کر بھی تمہارے دلوں میں یہ تڑپ پیدا نہ ہوئی کہ میں نے اپنے بیٹے کو شہید کروا کر اعلیٰ مقام حاصل کرنا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے اندر کا ایمان مر چکا ہے اگر یہ تقریر سن کر بھی تم اپنے بیٹوں کو جہاد کے لیے یا شہادت پانے کے لیے نہ بھیجو گے تو تمہارے بیٹوں نے مر پھر بھی جانا ہے تم نے بھی ایک دن مر جانا ہے اور تمہاری اولاد نے بھی مر جانا ہے۔ کیونکہ ہر کسی نے ایک دن مر جانا ہے۔

کوئی اَج ٹُریا کوئی کل جاوے
اے دنیا آنی جانی اے
کل ٹردیاں ویکھیں لوکاں نوں
اَج واری تیری آنی اے

میرے بھائیو! جب مر ہی جانا ہے تو پھر اس طرح کی موت طلب کریں کہ ایک بیٹا جہاد

کے لیے وقف کر دیں ایک نوجوان کشمیر کی طرف روانہ کر دیں اگر اس کو شہادت نصیب ہو جائے تو اپنی ستر جانیں جہنم سے آزاد کروا لیں تو یہ کتنا بڑا تحفہ ہے میری تقریر کا نام آج تحفہ جہاد ہے تم کہو گے کہ تحفہ جہاد اچھا موضوع نہیں ہے کیونکہ اگر یہ تحفہ ہو تو تحفہ تو ہر کوئی قبول کرتا ہے۔ مثال کے طور پر مٹھائی کا پیکٹ ہو یہ زبردست قسم کا تحفہ ہے یہ اگر کسی مولوی کو پیش کرو تو وہ قبول کرے گا مٹھائی کا تحفہ علماء کو پیش کریں تو وہ بھی لیں گے خطباء کو پیش کریں تو وہ بھی لیں گے۔ اہل سنت کو دیں تو وہ بھی قبول کریں گے، دیوبندیوں کو دیں تو وہ بھی قبول کریں گے، اہلحدیث کو دیں تو وہ بھی قبول کریں گے، پرویز مشرف کو دیں تو وہ بھی قبول کرے گا، جمالی کو دیں تو وہ بھی قبول کرے گا، چھوٹے کو دیں تو وہ بھی قبول کرے گا، بڑے کو دیں تو وہ بھی قبول کرے گا، کالے کو دیں تو وہ بھی قبول کرے گا، گورے کو دیں تو وہ بھی قبول کرے گا، عربی کو دیں تو وہ بھی قبول کرے گا، عجمی کو دیں تو وہ بھی قبول کرے گا۔ کیونکہ تحفہ میٹھا ہوتا ہے تحفہ کے اندر کشش ہوتی ہے لیکن تم عجیب تحفہ دے رہے ہو۔ اگر جہاد تحفہ ہو تو پھر عالم اسے قبول کرے، جہاد اگر تحفہ ہو تو پھر خطیب اسے قبول کرے، جہاد اگر تحفہ ہو تو پھر اہل سنت اسے قبول کرے، جہاد اگر تحفہ ہو پھر دیوبندی اسے قبول کرے، جہاد اگر تحفہ ہو تو پھر بریلوی اسے قبول کرے جہاد اگر تحفہ ہو تو پھر جمالی اسے قبولی کرے۔ جہاد اگر تحفہ ہو تو پھر پرویز مشرف اسے قبول کرے، جہاد اگر تحفہ ہو تو پھر ہر کوئی اسے قبول کرے لیکن اس کو تو قبول کرنے کے لیے تیار کوئی نہیں ہے۔ بس چند لوگ ہیں جو کہ جہاد کا نام لیتے ہیں۔

اِدھر سے باپ لاٹھی نکال لیتا ہے کہ تیری جرأت کیسے ہوئی کہ تم جہاد پر جاؤ گے اگر تم مر گئے تو میں بیٹا کہاں سے لوں گا لیکن میرا ایک سوال ہے اگر یہاں پر ہی تیرا بیٹا مر گیا تو پھر تم بیٹا کہاں سے لو گے اگر تیرا بیٹا شہید ہو گیا تو اس سے بڑا اعزاز کیا ہے۔ میرے بھائیو اللہ کی قسم ہم نے آج تک جہاد کو تحفہ سمجھا نہیں ہے اگر ہم جہاد کو تحفہ سمجھ لیتے تو پھر تم میں اس طرح کے جذبے آتے جو جذبے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تھے جس وقت جہاد تحفہ سمجھا جاتا تھا۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت مبارک شہید کروائے۔ اس تحفہ کو حاصل کرنے کے لیے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے چہرہ مبارک زخمی کروایا۔ جہادی تحفہ کی وجہ سے آپ ﷺ کا سر زخمی ہوگیا، جب جہاد کو تحفہ سمجھا جاتا تھا۔

میرے بھائیو! پھر چھوٹا بھی میدان کے اندر، بڑا بھی میدان کے اندر، عالم بھی میدان کے اندر اور اَن پڑھ بھی میدان میں ہوتا تھا جب جہاد کو تحفہ سمجھا جاتا تھا۔ سیّدنا عمر بن جموح رضی اللہ عنہ ایک صحابی ہے اس کی اسی سال عمر ہے اس کے تین بیٹے میدانِ جہاد میں اُحد کی لڑائی میں لڑ بھی رہے ہیں یہ بدر کی لڑائی کے غازی بھی ہیں۔ اس عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کی ایک ٹانگ بھی نہیں ہے بیچارہ لنگڑاتا ہوا میدان جہاد میں آ رہا ہے۔ جب جہاد کو تحفہ سمجھا جاتا تھا اس وقت ہر کوئی میدانِ جہاد کا رُخ کرتا تھا صرف مقام شہادت حاصل کرنے کے لیے آتے تھے اس وقت تک مقام شہادت نہیں ملتا ہے جب تک جہاد کو تحفہ نہیں سمجھو گے، تحفہ سمجھو گے تو جہاد کو اپناؤ گے۔ تحفہ چکھو گے تو جہاد کرو گے، تحفہ سمجھو گے تو میدان میں آؤ گے، تحفہ جب تک نہیں سمجھو گے تم نے پھر کسی چیز کی پرواہ نہیں کرنی ہے۔ اگر جہاد کو تحفہ سمجھو گے تو پھر میرے بھائیو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دور تو پڑھیں۔

میرے بھائیو! نابینا بھی میدانِ جہاد میں کھڑا ہے۔ عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ بھی میدانِ جہاد میں کھڑا ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا باپ عبداللہ وہ اپنی نو بیٹیاں چھوڑ کر میدانِ جہاد میں کٹتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ میرے بھائیو ہم نے آج تک جہاد کو تحفہ سمجھا نہیں ہے اس لیے کوٹھی کی قدر ہے، جہاد کی قدر نہیں، خطابت کی قدر ہے، جہاد کی قدر نہیں، منبر کی قدر ہے، جہاد کی قدر نہیں، اولاد کی قدر ہے، جہاد کی قدر نہیں، بیٹے کی قدر ہے، جہاد کی قدر نہیں، کاروبار کی قدر ہے، جہاد کی قدر نہیں، فیکٹری کی قدر ہے، جہاد کی قدر نہیں، دوکان کی قدر ہے، جہاد کی قدر نہیں، ہم جہاد کے لیے بے قدرے کیوں بن گئے ہیں۔ کیونکہ اللہ کی قسم ہم نے جہاد کو تحفہ نہیں سمجھا ہے جب تحفہ سمجھیں گے پھر کسی چیز کی پرواہ نہیں کریں گے۔

میرے نبی ﷺ کی ذرا سیرت پڑھیں آپ ﷺ کو نو بیویوں کی پرواہ نہیں ہے، جہاد کی پرواہ ہے، دانتوں کی پرواہ نہیں ہے، جہاد کی پرواہ ہے۔ سر مبارک کی پرواہ نہیں ہے، جہاد

کی پرواہ ہے۔ چہرہ مبارک کی پرواہ نہیں ہے، جہاد کی پرواہ ہے۔ منبر کی پرواہ نہیں ہے، جہاد کی پرواہ ہے۔ مسجد نبویؐ کی پرواہ نہیں ہے، جہاد کی پرواہ ہے۔ چچا شہید ہوگیا، چچا کی پرواہ نہیں ہے محمد ﷺ کو جہاد کی پرواہ ہے۔ میرے نبی ﷺ کی سیرت یہ ہے کیونکہ میرے نبی ﷺ جہاد کو تحفہ سمجھتے تھے۔ تمہاری سیرت یہ ہے کہ تم جہاد کو دہشت گردی سمجھتے ہو، جرم سمجھتے ہو، قہرِ الٰہی سمجھتے ہو، جہاد کو زمین پر فساد سمجھتے ہو، تیری سیرت اور ہے محمد ﷺ کی سیرت اور ہے یہ بڑا لمبا فاصلہ ہے تم کس طرح محمد ﷺ سے ملاقات کرو گے۔ اگر محمد ﷺ سے ملاقات کرنا چاہتے ہو پھر خود کو اس راستے پر چلا دو جس راستے پر محمد ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چلے ہیں وہ راستہ جہاد فی سبیل اللہ آئے گا جب اس راستے پر جاؤ گے پھر آگے معرکہ ہوگا، معرکہ کے اندر جامِ شہادت پاؤ گے تو پھر آج کی اس تقریر کا مقصد ادا ہو جائے گا، شہید یہاں بیٹھے بیٹھے تو نہیں ہو جاؤ گے۔ بستروں میں بیٹھے بیٹھے تو نہیں ہو جاؤ گے، تقریر سن کر اگر گھر چلے گئے تو کیا اس سے شہادت کا مقام مل جائے گا۔

میرے بھائیو! جہاد کو تحفہ سمجھیں، پھر اس تحفہ کو اپنائیں، بچے وقف کریں، اولاد وقف کریں، مال وقف کریں، تو اللہ تمہیں شہیدوں کا مقام دے دے گا۔ ایک گر بتا رہا ہوں مقامِ شہداء کو حاصل کرنے کا گر ہے وہ گر یہ ہے کہ جہاد کو تحفہ سمجھیں تمہارے ذہن میں خیال آئے گا کہ چلو جہاد کو تحفہ سمجھ لیتے ہیں جیسے بھی ہے مگر تحفہ سمجھ لیتے ہیں۔ لیکن اس کی کوئی دلیل ہے۔ قرآنِ مجید سے دلیل دو نہ تو تم نبی ہو کہ تمہاری بات مان لیں نہ تو تم خود قرآن ہو کہ تمہاری بات مان لیں نہ تو تم اللہ ہو کہ تمہاری بات مان لیں۔ میرے بھائیو! یہ تین اعتراض جو تم نے دل میں رکھے ہیں یہ تینوں درست ہیں کہ نہ تو میں نبی ہوں، نہ تو میں اللہ ہوں اور نہ میں قرآن ہوں۔ لیکن میں بات قرآن و حدیث کی کروں گا، جب کوئی بات قرآن و حدیث کی کرے تو پھر بھلا اُس کی بات ماننا چاہیے کہ نہیں اس لیے اب سورہ مائدہ سنیں۔ قرآنِ مجید کا چھٹا پارہ ہے، اللہ نے کیا دلیل دی ہے۔

مختلف انداز کے ساتھ ساتھ اللہ نے قرآنِ مجید میں مقام جہاد سمجھایا ہے میں نے یہ

سلسلہ کیوں چلایا ہے۔ تا کہ جب تم اس سڑک پر اس موٹر وے پر اور اس جی ٹی روڈ پر چلو گے تو پھر مقام شہداء ملے گا اُن کے مقام کی طرف لے کر جانا چاہتا ہوں لیکن ویسے ڈریکٹ شہیدوں کا مقام نہیں بتا رہا ہوں۔ اللہ نے قرآنِ مجید میں کیا کہا ہے۔

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ﴾ (المائدہ:54)

اللہ کا قرآن کہتا ہے اے ایمان والو! اسلام میں داخل ہونے کے بعد، اسلام کے قانون اپنانے کے بعد، نبی پاک ﷺ کی غلامی اختیار کرنے کے بعد جو آدمی دین کو چھوڑ گیا، اسلام سے منتشر ہو گیا، دین اسلام کو چھوڑ گیا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اس کو چھوڑ دیتا ہوں میں اُس کو تباہ کردوں گا، اُس کو زمین میں غرق کردوں گا۔ وہ چاہے ایک ملک ہو، اُسے برباد کردوں گا، وہ چاہے ایک ضلع ہو، اُسے برباد کردوں گا۔ وہ چاہے ایک تحصیل ہو اُسے برباد کردوں گا۔ وہ چاہے ایک مذہب ہو اُسے برباد کردوں گا، وہ چاہے بریلوی ہو اُسے تباہ کردوں گا۔ وہ چاہے دیوبندی ہو، اُسے تباہ کردوں گا۔ وہ چاہے اہلحدیث ہو، اُسے تباہ کردوں گا۔ وہ چاہے عالم ہو، اُسے تباہ کردوں گا۔ وہ چاہے خطیب ہو، اُسے تباہ کردوں گا۔ وہ چاہے ادیب ہو، اُسے تباہ کردوں گا، وہ چاہے ملک کا منافق حکمران ہو، میں اُسے تباہ کردوں گا، کیونکہ اُس نے دین کو اپنایا نہیں ہے۔ وہ دین کو چھوڑ گیا تو میں اُس کو چھوڑ گیا، جس کو دین کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھے اُس کی بھی ضرورت نہیں ہے وہ آدمی ختم ہو جائے گا اچھا جب ایک ختم ہو جائے تو پھر ایک اور آتا ہے۔ مثال کے طور پر ہماری دوکان پر ایک آدمی کام کرتا ہے ہم اُس کو کپڑے بھی دیتے ہیں ہم اُس کو کھانا بھی دیتے ہیں، مرچ مصالحہ دیتے ہیں، اُس کی خدمت کرتے ہیں اُس کو تنخواہ بھی دیتے ہیں، اُس کی ضروریات بھی پوری کرتے ہیں، لیکن وہ کام نہیں کرتا ہے بلکہ منہ اُٹھا کر بیٹھا رہتا ہے، بیٹھے کھاتا پیتا رہتا ہے ہر کوئی چیز کھاتا پیتا رہتا ہے۔ تنخواہ لے کر پیٹ میں ہڑپ کرتا جاتا ہے لیکن جب کام کا نمبر آتا ہے تو کام نہیں کرتا ہے اس کو معاشرہ کہتا ہے یہ تو گندا آدمی ہے۔

کوئی آدمی چودھری سے کہے گا جس کی دوکان ہے اس کے مالک کو کہے گا یار اس آدمی کو تبدیل کردے یہ تو زمانے کا بڑا گندا آدمی ہے یہ تو بدبو کا مارا ہوا انسان ہے، یہ تو بہت بڑا خبیث آدمی ہے، اس کا بھی کوئی حال ہے سب کچھ لینے کے باوجود بھی کام نہیں کرتا ہے اس گندے آدمی کو بدل دو۔ پھر اُس گندے آدمی کو بدل دیا جاتا ہے اس دوکان دار نے ایک گندا آدمی تو بدل دیا لیکن دوسرا آدمی پھر گندا رکھ لیا۔ ایمان سے بتائیں کہ اُس دوکان دار کو کوئی عقل مند کہے گا اگر اُس نے آدمی بدلنا ہی تھا تو پھر گندا آدمی بدل کر اچھا آدمی لے کر آئے۔

میرے بھائیو! کچھ مسلمان نکمے ہو جائیں گے، کچھ مسلمان خراب ہو جائیں گے، کچھ مسلمان دین کو چھوڑ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب وہ دین کو چھوڑ جائیں گے تو میں بھی اُن کو چھوڑ دوں گا بلکہ ختم کر دوں گا، برباد کردوں گا، مٹا دوں گا۔

﴿فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗ﴾ (المائدہ: 54)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں پھر اور آدمی لاؤں گا، اور جماعت لاؤں گا اور گروپ لاؤں گا اور پارٹی لاؤں گا اور لوگ لاؤں گا جو کہ دین دار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اُن کی صفت یہ ہوگی وہ مجھ سے پیار کریں گے اور مجھے اُن سے پیار ہو جائے گا۔ آج ذرا خیال کریں۔ تمہارے ذہن میں دو سوال آئیں گے۔ کون سا سوال کہ بھائی ہم نے اللہ کو چھوڑا تو نہیں ہے۔ ہم نے دین کو چھوڑا تو نہیں ہے، ہم تو قرآن کو مانتے ہیں، اسلام کو مانتے ہیں، نمازیں پڑھ پڑھ کر ہم نے اتنے بڑے بڑے کالے محراب بنا لیے ہیں، مسواک کر کر کے دانت گھسا لیے ہیں، مسجد کی صفوں پر روزانہ بیٹھتے ہیں ہم تہجد بھی پڑھنے والے ہیں، قرآن بھی پڑھنے والے ہیں، نمازیں بھی پڑھنے والے ہیں، قرآن بھی سننے والے ہیں، جلسے بھی سننے والے ہیں، جمعہ بھی سننے والے ہیں، ہم سب نیک کام کرتے ہیں، ہم نے تو دین کو چھوڑا نہیں ہے۔ لیکن میں نے بھی تم کو کہا نہیں ہے میں تو قرآن سنا رہا ہوں۔ میرے بھائیو قرآن ننگی تلوار ہے یہ کسی کی رعایت نہیں رکھتا ہے اگر بریلوی قرآن پر عمل نہ کرے تو قرآن حملہ کرے گا۔ دیوبندی قرآن پر عمل نہ کرے تو قرآن حملہ کرے گا، اہلحدیث قرآن پر عمل نہ

کرے تو قرآن حملہ کرے گا۔ کوئی عالم قرآن پر عمل نہ کرے تو قرآن حملہ کرے گا۔ میرے بھائیو! میں نے تم میں سے کسی کو کہا تو نہیں ہے لیکن اللہ کا قرآن سنا رہا ہوں گھر جا کر ذرا ترجمہ پڑھ لیں جو دین کو چھوڑ گیا۔

﴿ مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ ﴾

اس کا معنی یہی بنتا ہے قرآن کو پڑھ لینا۔

تم کہو گے کہ ہم نے دین کو چھوڑا نہیں ہے پھر ہمیں کیوں درس دے رہے ہو۔ میرے بھائیو میں تو ان کو کہہ رہا ہوں جو دین کو چھوڑ گئے ہیں۔ میرے بھائیو کہیں تم پر بھی شیطان غالب نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اور جماعت لاؤں گا جو جماعت مجھ سے پیار کرے گی مجھے بھی ان سے پیار ہوگا یہاں بھی سوال آئے گا کہ الحمد للہ ہم بھی وہ لوگ ہیں اہل سنت والے کہتے ہیں ہم بھی اللہ کے پیارے ہیں، دیوبندی بھی کہتے ہیں ہم بھی اللہ کے پیارے ہیں۔ اہلحدیث کہتے ہیں ہم بھی اللہ کے پیارے ہیں، حاجی کہتا ہے میں بھی اللہ کا پیارا ہوں، مولوی کہتا ہے میں بھی اللہ کا پیارا ہوں، قاری کہتا ہے میں بھی اللہ کا پیارا ہوں، عالم کہتا ہے میں بھی اللہ کا پیارا ہوں، نمازی کہتا ہے میں بھی اللہ کا پیارا ہوں، ہر کوئی کہتا ہے میں اللہ کا پیارا ہوں۔

اب تم کہو گے کہ ہم تو پھر وہی لوگ ہیں جو جماعت آنی تھی وہ تو آ گئی ہے ایک بات کٹھی سی کرنے لگا ہوں تمہیں اچھی نہیں لگنی ہے لیکن کرنی ضرور ہے۔ اے اہلحدیثو، بریلویو اور دیوبندیو تمہارے کہنے سے اللہ کا پیار نہیں بننا ہے۔ بریلوی کے کہنے سے یہ دعویٰ پورا نہیں ہونا ہے، دیوبندیوں کے کہنے سے یہ دعویٰ پورا نہیں ہونا ہے، اہلحدیثوں کے کہنے سے یہ دعویٰ پورا نہیں ہونا ہے۔ آؤ ہم سب ذرا رب کا قرآن پڑھیں یہاں پر ویسے پوری وضاحت نہیں آئی ہے۔ لیکن قرآن قرآن کی تفسیر کرتا ہے وہ کون سی جماعت ہے جس جماعت سے اللہ پیار کرتا ہے۔ قرآن قرآن کی وضاحت کرتا ہے، قرآن قرآن کی تفسیر کرتا ہے۔ آؤ ذرا سورت صف پڑھیں ان چند الفاظ کی سمجھ آئے گی دعوے تو سب کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے

پیارے ہیں ہم اللہ کے محبوب ہیں لیکن اللہ کا قرآن کہتا ہے۔

﴿إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ﴾ (الصف:4)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو میری محبوب جماعت ہے وہ وہ جماعت ہے جو سیسہ پلائی دیوار بن کر کافروں کا مقابلہ کرے جو سیسہ پلائی دیوار بن کر کافروں کو برباد کرے جو سیسہ پلائی دیوار بن کر ہندو بے ایمانوں کے کچومر نکالے۔ جو سیسہ پلائی دیوار بن کر امریکی کتوں کو چبا کر رکھ دے، جو سیسہ پلائی دیوار بن کر مسلمان مجاہدین کا ساتھ دے۔ پھر شہید ہو جائے یا غازی بن جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے جہان والو! ﴿يُحِبُّ الَّذِيْنَ﴾ میں اس جماعت سے پیار کرتا ہوں میری محبوب جماعت یہ ہے اب ذرا ان دو آیات کو ملالیں جو دین کو چھوڑ گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں پھر وہ جماعت لاؤں گا جو مجھ سے پیار کرے گی مجھے ان سے پیار ہوگا۔ اللہ کی پیاری جماعت وہ ہے جو جماعت اللہ کے راستے میں جہاد کرتی ہے۔ ہم تو ابھی تک لڑے نہیں، ہم نے تو ابھی تک معرکہ لڑا نہیں، ہم نے تو جہاد کیا نہیں، بلکہ ہم تو مجاہدین کو اس طرح دیکھتے ہیں جیسے مارنے والی بھینس دیکھتی ہے۔

میرے بھائیو! پتہ چلا کہ ہم وہ لوگ نہیں ہیں وہ تو مجاہدین کی جماعت ہے۔ میرے بھائیو کتنا بڑا مجاہدین کا مقام ہے یہاں پر ایک اور نقطہ سنیں۔ تم بھی نمازیں پڑھتے ہو، مجاہد بھی نمازیں پڑھتے ہیں تم بھی قرآن سنتے ہو مجاہد بھی قرآن سنتے ہیں، تم بھی جمعہ سنتے ہو مجاہد بھی جمعہ سنتے ہیں۔ تم بھی حج کرتے ہو مجاہد بھی حج کرتے ہیں۔ تم بھی عمرہ کرتے ہو مجاہد بھی عمرہ کرتے ہیں۔ تم بھی مسواک کرتے ہو مجاہد بھی مسواک کرتے ہیں۔ سارے کام کرتے ہو لیکن ایک تم میں غلطی ہے کہ تم جہادی نہیں ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ اس طرح ہے کہ جیسے تم سب دین کو چھوڑ گئے ہو۔ میں تو وہ لوگ لاؤں گا جو دین دار ہوں گے جو جہاد کریں گے، وہ دین دار جماعت ہے جو جہاد نہیں کرتی ہے وہ دین دار ہی نہیں ہے۔ یہ اصل بات اللہ نے کرنی تھی جو جہادی نہیں ہے وہ دین دار نہیں ہے اس کا کچھ قبول نہیں کروں گا۔ جو جہاد کا منکر

ہے وہ اس طرح ہے جیسے دین کا منکر ہے اب اپنے گریبان میں جھانک کر ذرا خیال کریں کہ ہم مجاہد ہیں یا کہ نہیں ہیں اگر مجاہد بنو گے تو پھر دین دار بنو گے۔ یہاں پر ایک حدیث بھی فٹ کرتا ہوں۔ پیارے نبی ﷺ کی حدیث ہے۔ یہ قرآن کی آیت تھی اب محبت کا پتہ چلے گا کہ تمہیں کتنی محبت ہے ہم کو تو جھوٹی موٹی محبت ہے پھر کافروں سے لڑے گا کون۔

باپ کہتا ہے کہ میرا بچہ ہے جوان لڑکا ہے یہ کاروبار کرتا ہے میرا اتنا پیارا بیٹا ہے، معصوم بیٹا ہے، اچھا بھلا نوجوان ہے، سفید خوب صورت اس کا رنگ ہے، اگر اس کو مجاہدین کے حوالے کر کے شہید کروا لوں گا تو میرا پیچھے سے کون وارث ہوگا۔ دین دار بننا ہے یا نہیں بننا ہے لیکن اس طرح کا تحفہ مجھ سے نہیں لیا جاتا ہے یہ سوال ذہن میں آتا ہے لیکن آج کل لوگ کہتے ہیں۔ مولوی صاحب کوئی میٹھی میٹھی تقریر کریں۔ اللہ کی شان بڑی ہے وہ بیان کر دیں کیونکہ یہ موضوع کڑوا ہے۔ یہ تو تمہیں اچھا نہیں لگتا ہے۔ میرے بھائیو جہالت کا دور تھا اونٹوں کا چرواہا تھا بڑی شعر و شاعری آتی ہے لیکن اللہ نے قرآن کا عالم بنایا۔ قرآن کا قاری بنایا ہے، حق سچ کہنے کی اللہ نے توفیق دی ہے، لیکن اللہ کی شان بھی سن لیں۔ اللہ کی شان کیا ہے کل کی خبریں جاننے والا کون ہے۔

منیے رب دی رضا سب جاندا خدا
نئ کسے نوں پتہ کل کی ہووناں
بھائی رب کولوں ڈریے
اُچا دم نہ پے بھریے
کوئی مان نہ پہ کریے
نئ چٹ دا وسا
نئ کسے نوں پتہ کل کی ہووناں
رب مرضی کریندا
اُوتے بادشاہی دیندا

چاہے تختوں سٹیندا

اُونوں کی پرواہ

نئ کسے نوں پتہ کل کی ہووناں

تمہارے ملک کے حکمران تھے، ایک دور تھا کہ تمہارے ملک کا حکمران تھا، وہ بھی وقت آیا کہ سولی پر لٹکایا گیا، ایک وقت تھا تمہارے ملک کا حکمران تھا وہ بھی دور آیا کہ جہازوں میں اُڑایا گیا۔ ایک وقت تھا تمہارے ملک کا حکمران تھا لیکن آج پتہ نہیں کہ کہاں دھکے کھا رہا ہے۔ ایک وقت تھا تمہارے ملک کا حکمران تھا لیکن آج وہ حاجی صاحب بنا ہوا ہے۔ ایک وقت تھا تمہارے ملک کا حکمران تھا آج وہ زندہ ربّ کو چھوڑ کر اپنی جھولی پھیلا کر مختلف کافروں کے پاس جا رہا ہے۔ اُن کافروں کے سامنے گریہ زاری کر رہا ہے۔ بین الاقوامی فقیر بنا ہوا ہے اس طرح کے اللہ نے تمہارے حکمران بنائے ہیں کتنی بڑی اللہ نے تمہاری عزت بنائی ہے۔

میرے بھائیو! جو زندہ رب کو چھوڑ کر غیروں کے سامنے جھولی پھیلا رہا ہے اس سے بڑی بھی بے حیائی اور بے غیرتی کیا ہے۔ میرے بھائیو یہ اللہ کی مرضی ہے کسی کو بادشاہی دے کر پھر چھین لیتا ہے۔

رب مرضی کریندا

اُوتے بادشاہی دیندا

چاہے تختوں سٹیندا

اُونوں کی پرواہ

نئ کسے نوں پتہ کل کی ہووناں

آج کل بڑی بڑی فیکٹریوں والے پریشان نظر آتے ہیں، بڑے بڑے کارخانوں والے پریشان نظر آتے ہیں میں پوچھتا ہوں کہ کیا ہوا ہے کہتے ہیں بس آج کل نقصان بہت ہو رہا ہے۔

ہووے رب نوں جو بھانا
لکھیا پاسے نئیوں جانا
بھانویں جڈا کوئی سیانا
ہو جاندی اے خطا
نئی کسے نوں پتہ کل کی ہووناں
آوے حکم الٰہی جاندی پیش نہ کائی

جب کسی کو موت آ رہی ہوتی ہے جب آسمانوں سے موت کا پیغام آ گیا، بڑے بڑے پیر موجود ہیں، پھونک منتر اور تعویذوں والے بڑے بڑے مولوی موجود ہیں بڑے بڑے علامہ موجود ہیں، بڑے بڑے ڈاکٹر موجود ہیں، بڑے بڑے حکیم موجود ہیں، بڑے بڑے طبیب موجود ہیں، لیکن جب زندگی کی ڈور اُوپر سے کٹ جائے پھر کسی پیر کی جرأت نہیں ہے اس کو زندگی دے سکے۔ کسی علامہ کی مولوی کی جرأت نہیں ہے اُس کو زندگی دے سکے، کسی ڈاکٹر کی جرأت نہیں ہے اُس کو شفا دے سکے۔

آوے حکم الٰہی جاندی پیش نہ کائی
کم دیوے نہ دانائی
سونے رب دے سوا
نئی کسے نوں پتہ کل کی ہووناں

اب یہ میٹھی میٹھی تقریر سن لیں۔ میرے بھائیو آؤ ذرا اللہ کی شان سن لیں۔

ہر شئے تے قادر قدیر ہیں تو
جو چاہیں سو کر کے دکھا دینا ایں

اگر تمہیں نعتیں نظمیں سننے کا شوق ہے تو پھر یہ بھی بہت زیادہ مجھے آتی ہیں میرے بھائیو میں الحمد للہ قرآن کا قاری بھی ہوں، قرآن کا سارا ترجمہ جانتا ہوں، الحمد للہ بخاری بھی پڑھی ہوئی ہے۔ مجاہدین کا خادم ہوں لیکن تم کہتے ہو کہ جہاد بیان نہ کریں چلو پھر ادھر رجحان کرلیں۔

ہر شئے تے قادر قدیر ہے تو
جو چاہے سو کرکے دکھا دینا ایں
پانی اُتے زمین کھلار دینا ایں
تھماں باج آسمان ٹکا دینا ایں
کوئی اَگ دا بھورا لین ٹر دا
تو پیغمبری کر عطا دینا ایں
میں قربان جاواں تیریاں قدرتاں توں
کدی ایہو جے چکر چلا دینا ایں
حضرت مریم دی کرن صفائی بدلے
حضرت عیسیٰ نوں بولنا سکھا دینا ایں
بچے جمدے کدی نئ بولدے نے
پر توں ایسے وی ڈھو ڈھکا دینا ایں
حضرت یوسف تے جدوں بہتان لگدے
اوناں دی اہل دا بندہ بلا دینا ایں
مائی عائشہ تے جدوں بہتان لگدے
اُودوں آپ شہادتاں چا دینا ایں

اس طرح نہ کہنا کہ لشکر طیبہ کا نوجوان آیا تھا لیکن اُسے اللہ کی شان نہیں آتی تھی۔

میرے بھائیو جو مرضی سنوان شاء اللہ ہم سنائیں گے لیکن جہاد تو ہمارا مشن ہے۔

بڑیاں بڑیاں دے توڑ غرور دینا ایں
آکھڑ کھاواں دی آکڑ گنوا دینا ایں
قارون کافر نوں سنے خزانیاں دے
تو وچ زمین دھنسا دینا ایں

ابرہہ کافر بیت اللہ نوں ڈھان آیا
ابابیلاں نوں حکم سنا دینا ایں
اُو چنجاں چوں کنکر گراندے نے
پر توں اُوناں دے بم بنا دینا ایں
اگر ہاتھی نوں مارنا ہووے مقصد
اُوندی سنڈ تے کیڑی لڑا دینا ایں
بھلا ہاتھی تے کیڑی دی کی نسبت
اپنے قدرت دے منظر وکھا دینا ایں
نہ پچھن تے آویں تے نہ پچھیں
کئی کئی سال ای ایداں لگا دینا ایں
اگر پچھن تے آویں تے پل اندر
نانی سفنے یاد کرا دینا ایں
جس دریا توں موسیٰ نوں پار کرنا ایں
اُوندے وچ فرعون ڈبو دینا ایں
کسے قسم دا خوف نہ ڈر تینوں
اپنی پیدا ہی کر رضا دینا ایں
تیری صفت تے مالکا مکنی نیں
یٰسین بلوچ اپنی گل مکا دینا ایں

میں پہلے جہاد بیان کر رہا تھا لیکن اب نہیں بیان کروں گا کیونکہ تم لوگ ہمیں آزماتے ہو کہ ان لوگوں کو شعروں کا کیا پتہ ہے ان کو کیا پتہ ہوگا اللہ کی شان کا۔ آج اللہ کی شان بیان کروں گا نبی ﷺ کی شان بیان کروں گا آؤ ذرا سنیں۔

تیرا نام رحیم کریم اللہ تیری شان بلند عظیم اللہ

آسماناں زیناں نوں بنایا اللہ
ایناں دا نظام چلایا اللہ
آسماناں زیناں نوں سجایا اللہ
غیباں نوں جانن علیم اللہ
تیرا نام رحیم کریم اللہ تیری شان بلند عظیم اللہ
زمین بنائی اللہ تیرے واسطے
نعمت عطائی اللہ تیرے واسطے
عزت ودھائی اللہ تیرے واسطے
تیرا میرا مالک فہیم اللہ
تیرا نام رحیم کریم اللہ تیری شان بلند عظیم اللہ
اولاداں دیوے نہ دیوے اللہ
خوشیاں تے غم دیوے اللہ
عمر بُہتی تھوڑی دیوے اللہ
اُو حی قیوم مقیم اللہ
تیرا نام رحیم کریم اللہ تیری شان بلند عظیم اللہ

میرے بھائیو! اَب نبی ﷺ کے بارے میں نعتیں سنیں یہ نہ کہنا کہ مجاہدین کو نعتیں نہیں آتی ہیں:

سوہنا نبی دا چہرہ چودھویں دے چند وانگوں
کالیاں زلفاں لٹکن ریشمی کمند وانگوں
منہ سی مٹھاس والا عاصیاں دی آس والا
حسن دی پیاس والا شربت سی کھنڈ وانگوں
نک تلوار سوہنا رخسار گلنار سوہنا

موتیے دی طاقت کی اے چمکے جو دند وانگوں
سوہنا نبی دا چہرہ چودیں دے چند وانگوں
آنوں تے شانوں سوہنا سارے جہانوں سوہنا
کس نے ورفعنا پایا رُتبہ بلند وانگوں
سوہنا نبی دا چہرہ چودھویں دے چند وانگوں

نبی ﷺ کی نعتیں اور شان سن کر تمہارے دلوں پر برف کے بلاک جم رہے ہیں، تمہارے دل ٹھنڈے ہو رہے ہیں، تمہارے چہرے خوش باش ہو رہے ہیں، تمہارے چہرے دیکھ کر میں سمجھ رہا ہوں کہ تمہیں بات اچھی لگ رہی ہے۔ میرے بھائیو! نبی ﷺ سے پیار تو بہت ہے لیکن نبی ﷺ سے پیار تو ہے لیکن نبی ﷺ کی سیرت سے بھی پیار کرنا پڑے گا۔ اگر۔ نبی ﷺ سے پیار ہے تو نبی ﷺ کی بات سے پیار کرنا پڑے گا۔ اگر نبی ﷺ سے پیار ہے تو نبی ﷺ کی سنت سے پیار کرنا پڑے گا۔ نبی پاک ﷺ کہتے ہیں کہ داڑھیاں رکھو اور مونچھیں کٹواؤ لیکن ہم داڑھیاں کٹوا دیتے ہیں لیکن مونچھیں اس طرح رکھتے ہیں جیسے سائیکل کا ہینڈل ہوتا ہے۔ میرے بھائیو! آگے سنیں:

لباں کٹائیاں ہویاں نال ملائیاں ہویاں
لمی تے بھاری داڑھی دادے پا بند وانگوں
سوہنا نبی دا چہرہ چودھویں دے چند وانگوں

بابا جی صمصام رحمہ اللہ کہنے لگے کہ مجھ سے غلطی ہوگئی ہے، غلطی کس طرح ہوگئی کہنے لگے کہ چاند میں آدھی روٹی جتنا کالا نشان ہے۔ لیکن نبی ﷺ کے چہرے پر تو کالا تل بھی نہیں ہے یہ تو جوڑ ہی نہیں ملا ہے۔ کہنے لگے کہ یہ نعت کاٹ دی گئی میں اور نعت بناتا ہوں۔

چن آپ اے بکھرا دید پج لا کے آیا عید دا
ایتھے یوسفاں دی واہ نئیں
کوئی اُچی لیندا سا نئیں

جناں اِک واری نبی نوں تکیا
اُو مڑ کے اُٹھ نہ سکیا

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو صدیق بن گئے، عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو فاروق اعظم بن گئے، عثمان رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو ذالنورین بن گئے، علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو حیدر قرار بن گئے، بلال رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو مؤذنِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بن گئے، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو کلاشنکوف بن گئے، امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا سید الشہداء بن گئے، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کاتب وحی بن گئے، پھر میں کیوں نہ کہوں:

جیہڑے آندے گئے نیڑے بیندے گئے
سینے لا کے محمدؐ رنگیدا گیا

اس طرح نہ سمجھیں کہ مولوی تو بڑی بڑی نعتیں سناتے ہیں لیکن یہ بلوچ نعت کیوں نہیں سناتا ہے اس کا مطلب ہے کہ یہ مجاہدین کا خادم ہے، پھر مجاہدین کو ایک ہی موضوع آتا ہے۔ بس ایک موضوع یاد کیا ہوا ہے، بس مقام شہداء کی باتیں کر کر کے جہاد ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا کیا پتہ کہ ادھر آ کر پھر جہاد کی طرف چلا جائے لیکن میرے بھائیو! سنیں:

ایتھے یوسفاں دی واہ نئیں
کوئی اُچی لیندا ساہ نئیں
جناں اِک واری نبی نوں تکیا
اُو مڑ کے اُٹھ نہ سکیا
میں صدقے سوہنا مکھڑا
جگ ویکھنے دا بُکھرا
ھووے ہرا دِل سکڑا ٹھرجان اکھاں میریاں
جو سفنیاں نے گھیریاں
کوئی چن دا چمکار کہے

کوئی بدر دا لشکار کہے
میں چند کہاں انصاف نئیں
چند دا تاں چہرہ صاف نئیں
جاؤ پچھ لو حبشی بلال نوں
جس ڈٹھا ای میرے لال نوں

میرے بھائیو یہ نبی ﷺ کا چہرہ مبارک ہے، کیا بات بیان کروں، اگر نبی ﷺ کا چہرہ بیان کرتا ہوں، جہاد پھر سامنے آتا ہے، نبی ﷺ کی صورت بیان کرتا ہوں، جہاد کا تحفہ پھر سامنے آتا ہے، نبی ﷺ کی شکل بیان کروں جہاد پھر سامنے آتا ہے تم کہو گے کہ یہ کیسے اللہ کے نبی ﷺ کا چہرہ اُحد کی لڑائی میں زخمی ہوا، چہرہ مبارک سے جہاد ثابت ہوتا ہے۔ میرے نبی ﷺ کے دانت اُحد کی لڑائی میں شہید ہوئے۔ میرے نبی ﷺ کے دانتوں سے نبی ﷺ کا جہاد کرنا ثابت ہوتا ہے، میرے نبی ﷺ کا سر مبارک میدانِ جہاد میں زخمی ہوا۔ نبی پاک ﷺ کے سر میں سے بھی جہاد ظاہر ہوتا ہے۔

میرے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا تذکرہ کروں، صحابہ رضی اللہ عنہم کی بات بیان کروں، ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بیان کروں تو جہاد پھر سامنے آتا ہے، عمر رضی اللہ عنہ کو بیان کروں تو جہاد پھر سامنے آتا ہے، عثمان رضی اللہ عنہ کو بیان کروں تو جہاد پھر سامنے آتا ہے، علی رضی اللہ عنہ کو بیان کروں تو جہاد پھر سامنے آتا ہے، طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہ کو بیان کروں جہاد پھر سامنے آتا ہے۔ میرے بھائیو تابعین کو بیان کروں تو جہاد پھر سامنے آتا ہے، آئمہ دین کو بیان کروں تو جہاد پھر سامنے آتا ہے، محدثین کو بیان کروں تو جہاد پھر سامنے آتا ہے۔ بخاری شریف بیان کروں جہاد پھر سامنے آتا ہے، مسلم شریف بیان کروں جہاد پھر سامنے آتا ہے، ترمذی شریف بیان کروں جہاد پھر سامنے آتا ہے، دارمی بیان کروں جہاد پھر سامنے آتا ہے، امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ بیان کروں جہاد پھر سامنے آتا ہے، کسی پیر کو بیان کروں جہاد پھر سامنے آتا ہے، شاہ اسماعیل رحمہ اللہ ایک پیر تھا کوئی شاہ بیان کروں جہاد پھر سامنے آتا ہے۔

میرے بھائیو! اسامہ بن لادن کو بیان کروں تو جہاد پھر سامنے آتا ہے، حافظ سعید کو بیان کروں جہاد پھر سامنے آتا ہے، قرآن پڑھوں جہاد پھر سامنے آتا ہے، محمد ﷺ کی مدنی زندگی بیان کروں تو جہاد پھر سامنے آتا ہے، میرے نبی ﷺ کی وہ کون سی بات ہے جہاں سے جہاد ثابت نہ ہو کسی لکھنے والے نے لکھا ہے:

سوہنا نبی مدینے آیا رب رحمتاں پھیرا پایا

اس طرح نہ سمجھیں کہ ان کو مدینہ سے پیار نہیں ہے، مدینہ کے بارے میں سنو گے تو پھر اُس میں سے ایک بات نکل آتی ہے۔ ایک آدمی کہتا ہے آؤ مدینہ، جاؤ مدینہ، چلو مدینہ، گیا مدینہ، بیٹھ مدینہ، سو مدینہ، کھاؤ مدینہ، پی مدینہ۔ اللہ جانے یہ کیا سلسلہ ہے بہر حال اُس کو مدینہ سے پیار ہوگا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بڑا گہرا مدینہ سے پیار ہے۔ مدینہ بیان کروں گا میرے بھائیو یہ وہی مدینہ ہے جہاں سے لشکر طیبہ نکلا ہے، تم کہو گے کہ یسین بلوچ زبان بند کرو، لشکر طیبہ تو حافظ سعید کی جماعت ہے، اس پر بھی اب پابندی لگ گئی ہے۔ وہ تو کشمیر میں چلے گئے اب تو جماعت الدعوۃ بن گئی ہے بھلا لشکر طیبہ اُس وقت کہاں تھا آج سے پندرہ سو سال پہلے کی جماعت کا امیر محمد کریم ﷺ تھا۔ اس وقت لشکر طیبہ جماعت کہاں تھی۔

میرے بھائیو! مدینہ کو طیبہ کہتے ہیں جو یہ لشکر نکلا ہے تو یہ لشکر اور طیبہ کیا بنتا ہے یہ لشکر طیبہ بنا ہے۔ میرے بھائیو بدر کا مقام اسی مدینہ کا صدقہ جاریہ ہے۔ میرے نبی ﷺ نے فرمایا کہ آج مدینہ سے جہاد کے قافلے نکل رہے ہیں قیامت تک جہاد جاری رہے گا۔ قیامت تک جہاد کا صدقہ جاریہ مدینہ کو اللہ عطا کرے گا۔ مدینہ مدینہ پکارنے والو اگر مدینہ کہتے ہو تو پھر بھی مجاہد بننا پڑے گا۔ کئی لوگوں کو سبز پگڑی سے بڑا پیار ہے، سبز چیزوں سے بڑا پیار ہے۔ اگر سبز چیز سے پیار کرتے ہو پھر بھی جہاد یہاں سے نکلتا ہے، سبز پگڑی میں سے بھی جہاد نکلتا ہے کہو گے یہ کیسے۔ میرے بھائیو! جو آدمی لڑتے لڑتے شہید ہو جاتا ہے میرے نبی ﷺ نے فرمایا! اُس کی روح سبز پرندے میں ڈال دی جاتی ہے۔ پھر سبز چیز سے مکمل طور پر پیار ہو جائے گا، سرخ پگڑی باندھ کر شوق پورا نہ کریں مکمل سبز چیز سے پیار کرنا پڑے گا۔ اگر سبز چیز

بیان کرتا ہوں تو پھر بھی جہاد نکلتا ہے مجاہد بنو گے تو اللہ تمہاری روح سبز پرندے میں ڈال دے گا۔ تو پھر سبز چیز سے پکا پکا پیار ہی پڑ جائے گا۔

میرے بھائیو! کون سی چیز ہے جہاں سے جہاد نہیں نکلتا ہے، اگر کوئی معجزے بیان کرتا ہوں تو معجزے بھی بڑے بڑے میدانِ جہاد میں ثابت ہوئے ہیں۔ ایک معجزہ یہ تھا۔ بھائیو سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ نے دعوت کی تھی یہ کب دعوت کی تھی جب جنگ احزاب کا موقع تھا بارہ ہزار کا لشکر آیا، یہ کافروں کا لشکر مکہ سے چلا تھا یہودیوں کے لشکر بھی اس کے ساتھ مل گئے، منافقین کے گروہ بھی ساتھ مل گئے، اُدھر صرف چند صحابہ رضی اللہ عنہم کا دستہ ہے۔ میرے بھائیو وہ مدینہ کی اینٹ سے اینٹ بجانے آئے ہیں۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خندق کھود رہے ہیں مجاہدین بھی خندق کھود رہے ہیں جنگ احزاب کے موقع پر ایک آیت نازل ہوئی تھی۔ فرمایا:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب: 21)

میرے بھائیو آج یہی آیت مولوی بیان کرتے رہتے ہیں لمبی لمبی تقریریں اور جلسے ہوتے رہتے ہیں، اس آیت کو بیان کرتے رہتے ہیں لیکن اس آیت کا شانِ نزول سناتے نہیں ہیں۔ کیونکہ اس کا شانِ نزول جہاد ہے یہ جہادی آیت ہے تم کہو گے یہ کیسے میرے بھائیو جنگ احزاب کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پریشان ہوگئے، ویسے بھی سورۃ احزاب میں یہ آیت آتی ہے جنگِ احزاب کے موقع پر مجاہدین پریشان ہوگئے۔ انہوں نے پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے ہیں، بھوک پیاس کی وجہ سے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پریشان تھے تو اللہ نے یہ آیت نازل کردی۔ فرمایا! اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جی میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ آیت سنا دیں تمہارے لیے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نمونہ ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو پریشان نہیں ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ پر دو پتھر بندھے ہوئے ہیں۔ لیکن تم ابھی پریشان ہوگئے ہو۔ ذرا اپنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لو، محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لیے نمونہ ہیں۔ یہ آیت بھی جہاد کو ثابت کرتی ہے وہ جو معجزہ ثابت ہوا تھا سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ نے ایک چھوٹا سا لیلہ اور سوا کلو دانے لے کر دعوت پکا دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی دعوت کھانے کے لیے چلے گئے وہاں پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ اگر یہ معجزہ

بیان کروں تو یہ معجزہ بھی جہاد کے مقام پر ثابت ہوتا ہے۔

میں اگر اسلام بیان کروں تو تم نے خود کہنا ہے اسلام کی چوٹی جہاد ہے، اسلام کی کمان جہاد ہے، نبی ﷺ کی سیرت جہاد ہے، قرآن مجید بھی جہاد کے بغیر مکمل نہیں ہوتا ہے۔ محمد ﷺ کی سیرت بھی جہاد کے بغیر مکمل نہیں ہوتی ہے۔ اسلام بھی جہاد کے بغیر پورا نہیں ہوتا ہے۔ جنت اور جہنم کا فیصلہ بھی جہاد کے بغیر مکمل نہیں ہوتا ہے۔ سیکنڈ میں جنت میں جانا چاہتے ہو تو وہ جہاد ہے۔ قبر کے عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو وہ مقامِ جہاد ہے۔ آخرت کی پریشانیوں سے بچنا چاہتے ہو تو وہ جہاد ہے۔ معجزے بیان کروں تو پھر جہاد سامنے آتا ہے ایک معجزہ یہ تھا جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جہاد کر کے آ رہے ہیں تو یہ مجاہدین پریشان ہو گئے کیونکہ سواریاں پیاسی ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی پیاسے ہیں تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کسی کے پاس تھوڑا سا پانی ہے، پانی لایا گیا، وہ پانی ایک لوٹے میں ڈالا گیا، لوٹے میں میرے نبی ﷺ نے ہاتھ ڈالا تو جب باہر نکالا تو پانچ نہریں جاری ہو گئیں۔ یہ معجزہ بھی تب ثابت ہوا تھا جب یہ مجاہدین جہاد کر کے آ رہے تھے۔

میرے بھائیو! اگر معجزے بیان کروں تو پھر بھی جہاد ثابت ہوتا ہے نبی ﷺ کے دانت بیان کروں تو جہاد نکلتا ہے، نبی ﷺ کا چہرہ بیان کروں تو جہاد نکلتا ہے۔ نبی ﷺ کا سر بیان کروں تو جہاد نکلتا ہے، نبی ﷺ کی مدنی زندگی بیان کروں تو جہاد نکلتا ہے، محمد ﷺ کے سامنے صحابہ رضی اللہ عنہم بیان کروں تو جہاد نکلتا ہے، معجزے بیان کروں تو جہاد نکلتا ہے، آؤ اب نعت سنیں:

سوہنا نبی مدینے آیا رب رحمتاں پھیرا پایا
اُوناں رب دا قرآن سنایا
ساڈا سُتا نصیب جگایا
سوہنا نبی مدینے آیا رب رحمتاں پھیرا پایا
اُوندی عظمت دا کی بیان اے

ہویا نازل جس تے قرآن اے
جدوں سو گیا سارا جہان اے
فیر رب نے معراج کرایا
سوہنا نبی مدینے آیا رب رحمتاں پھیرا پایا
اُوندی ہر اِک گل نرالی
اُونوں رتبہ ملیا عالی
سوہنے موڈے تے کملی کالی
دو جگ وچ رحمت سایہ
سوہنا نبی مدینے آیا رب رحمتاں پھیرا پایا

آؤ ذرا معجزے کی طرف بھی اشارہ کردوں۔ یہ معجزہ جنگِ احزاب کے موقع پر آیا تھا۔ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کو نبی پاک ﷺ پر ترس آیا، گھر چلے گئے جا کر اپنی بیوی سے کہا کہ میں دعوت کرنا چاہتا ہوں، نبی مصطفیٰ ﷺ کی اور دو تین ساتھیوں کی دعوت ہو جانی چاہیے۔ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو آہستہ سا کھانے کی دعوت دے دی تو اللہ کے نبی ﷺ نے بلند آواز سے اعلان کردیا کیا، کیسا پیر ہے آج کے پیر تو ماشاء اللہ پہلے خود کھاتے ہیں، پھر مریدوں کو دیتے ہیں، میرا محمد ﷺ کیسا پیر ہے، آپ ﷺ نے اعلان کردیا۔ کہنے لگے اے میرے مجاہدو، اے پیٹ پر پتھر باندھ کر پریشان ہونے والو! آج ایک ساتھی نے دعوت کی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی حیران ہوگئے کہ اتنے ساتھیوں کی کوئی کیسے دعوت کرسکتا ہے کیونکہ ہر کسی کو اپنے اپنے ساتھی کا پتہ تھا۔ بڑے بڑے جاگیردار تو اس وقت صحابہ رضی اللہ عنہم نہیں تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پریشان ہوگئے کہ وہ کون آدمی ہے جو اتنی دلیری کر رہا ہے۔

نبی پاک ﷺ نے اعلان کیا، فرمایا! وہ تمہارا ساتھی جابر رضی اللہ عنہ ہے اس نے آج چھوٹے گوشت اور روٹیوں کی دعوت کی ہے یہ اُس وقت کی بڑی زبردست قسم کی دعوت تھی۔ کیونکہ چھوٹا گوشت یعنی بکرے کے گوشت کی دعوت تھی۔ تمہارے پاس تو ماشاء اللہ یہ گوشت بریلر

کے ہیں جس کا ماں باپ ہی نہیں ہے۔ کیسا ماشاء اللہ طاقت ور گوشت تم کھاتے ہو اللہ تمہیں کھانے کی توفیق دیتا رہے یہ چلتا پھرتا ہیپا ٹائٹس سی ہے لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم کی دعوت چھوٹے گوشت کی کی۔ پھر ہوا کیا تھا:

سوہنا اِک لَب ہانڈی وچ پاوے
پھر چودہ سو رَج رَج کھاوے
نالے اُنگلاں دے پانی چلاوے
چَن توڑ کے جوڑ وکھایا
سوہنا نبی مدینے آیا رب رحمتاں پھیرا پایا
اُوناں رب دا قرآن سنایا ساڈا اُستا نصیب جگایا

اللہ پاک ہمیں کافروں سے جہاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



ردِزنا

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○﴾ (آلِ عمران:102)

اللہ پاک کا بہت بڑا احسان ہے کہ جس رب نے ہم سب کو مسلمان بنایا ہے، اللہ پاک کا بہت بڑا احسان ہے کہ جس رب نے قرآن وحدیث سماعت کرنے کے لیے اپنے گھر میں آنے کی توفیق دی ہے۔ اللہ پاک کا بہت بڑا احسان ہے کہ جس رب نے ہم سب کو اس گئے گزرے دور میں بھولا سبق جہاد والا یاد کروایا۔ اللہ پاک کا بہت بڑا احسان ہے کہ جس رب نے ہم سب کو امام الانبیاء، والئ بطحاء، سید المرسلین، امام المجاہدین، آقائے دو جہاں، آمنہ کے لال جناب محمد ﷺ کا اُمتی بنایا ہے، کتنا پیارا نبی ہے، کتنا عظیم نبی ہے، کتنا زبردست نبی ہے، سیرت بھی اعلیٰ ہے، صورت بھی اعلیٰ ہے، چلنا بھی اعلیٰ ہے، اُٹھنا بھی اعلیٰ ہے، سونا بھی اعلیٰ ہے، قیام بھی اعلیٰ ہے، رکوع بھی اعلیٰ ہے، تشہد بھی اعلیٰ ہے، اخلاق بھی اعلیٰ ہے، شجاعت بھی اعلیٰ ہے، سخاوت بھی اعلیٰ ہے، عدالت بھی اعلیٰ ہے، تلوار بھی اعلیٰ ہے، جہاد بھی اعلیٰ ہے، اُس اعلیٰ ترین نبی ﷺ کے ہم سب اُمتی ہیں، پیارے ومحبت سے الحمدللہ پڑھیں۔

میرے بھائیو! ہر تقریر میں دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں کچھ لعنتی اور کچھ رحمتی ہوتے ہیں۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ لعنتی کون ہیں، جو نبی ﷺ کا نام سن کر درود نہیں پڑھے گا، تو اس پر لعنت فٹ ہو جائے گی اس کائنات میں جس آدمی پر لعنت فٹ ہوگئی تو وہ کبھی جنت میں نہیں جائے گا۔ چاہے وہ اہلحدیث ہے، چاہے اہل سنت ہے، دیوبندی ہے، لعنت آتی کس طرح

ہے جو نبی ﷺ کا نام سن کر سستی اختیار کرے گا۔ نبی پاک ﷺ پر درود نہیں پڑھے گا تو وہ آدمی لعنتی ہے۔ اس کائنات میں سب سے پہلا لعنتی کون ہے۔

﴿ وَاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي اِلَا يَوْمِ الدين ﴾ (ص : 78)

قیامت تک اللہ تعالیٰ نے لعنتی ابلیس کو بنایا ہے جو نبی ﷺ پر درود نہیں پڑھتا ہے تو وہ کل قیامت کو ابلیس شیطان کے ساتھ کھڑا ہوگا تو وہ ابلیس جہنم میں جائے گا تو ساتھ ان اپنے ساتھیوں کو بھی لے کر چلا جائے گا۔ یہ بات اس لیے کر رہا ہوں کیونکہ بعض میرے بھائی کہتے ہیں۔ اہلحدیث اور مجاہدین تو درود پاک کے منکر ہیں لیکن میں تو صاف کہہ رہا ہوں کہ جو درود نہیں پڑھتا ہے۔ وہ آدمی لعنتی ہے۔ میرے بھائیو! نبی پاک ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا تو وہ آدمی آ کر کہنے لگا پیارے نبی ﷺ جی میں جب دعا کرتا ہوں تو میں دعا کے چار حصے کرتا ہوں ایک حصہ میں آپ ﷺ پر درود پڑھتا ہوں تین حصے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کیا یہ ٹھیک ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ درود کو زیادہ کرلو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ وہ کہنے لگا کہ چلو میں دو حصے درود پڑھ لیا کروں گا۔ باقی دو حصے دعا کرلیا کروں گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا! اگر تم درود کو اور زیادہ کرلو تو یہ تمہارے لیے بہت بہتر ہے۔ اُس صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تین حصے آپ ﷺ پر درود پڑھ لوں گا، باقی ایک مرتبہ دعا کرلوں گا، وہ صحابی چاہتا تھا کہ کہیں سٹاپ ہو، درود تو میں پڑھ ہی رہا ہوں لیکن آپ ﷺ نے پھر کہہ دیا اگر تم درود کو اور زیادہ کرلو، تو تمہارے لیے بہتر ہے وہ صحابی کہنے لگا کہ ٹھیک ہے میں دعا نہیں مانگوں گا بس درود پاک ہی پڑھتا رہوں گا۔ لیکن اس کا فائدہ کیا ہوگا، دعا تو میں نے مانگی نہیں ہے۔

اتنی اہم حدیث تو شاید تم نے کبھی سنی نہ ہوگی اگر ہم درود کے منکر ہوں تو اللہ کی قسم اس طرح کی احادیث اور واقعات تم کو کوئی نہ سنائے جو کسی کا مخالف ہو وہ تو اس کا نام لینا ہی پسند نہیں کرتا ہے۔ میرے نبی ﷺ نے فرمایا اے میرے صحابی رضی اللہ عنہ تمہیں یہ پتہ نہیں ہے، تمہیں یہ علم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری ضرورت کو جانتا ہے، اللہ تعالیٰ

تمہارے خیالات سے واقف ہے، اللہ تعالیٰ تیرے دل کی باتوں کو جانتا ہے، اللہ تعالیٰ کل کی آور آج کی خبروں سے واقف ہے، تم درود کثرت سے پڑھتے رہو، تو اللہ تعالیٰ تمہاری ضروریات اور پریشانیاں دور کرتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ تمہیں روزی دیتا چلا جائے گا، قیامت والے دن جہنم کی تکلیف سے بچا کر اللہ تعالیٰ تمہیں درود کی وجہ سے جنت میں داخل کردے گا۔

میرے بھائیو! ہم درود کے منکر نہیں ہیں بلکہ درود کے قائل ہیں جو درود نہیں پڑھتا ہے وہ جہنمی آدمی ہے جو درود نہیں پڑھتا ہے وہ نبی ﷺ کا دشمن آدمی ہے۔ جو درود نہیں پڑھتا ہے اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے جو درود نہیں پڑھتا ہے وہ بخیل آدمی ہے جو درود نہیں پڑھتا ہے وہ لعنتی آدمی ہے۔ اور لعنتی آدمی کبھی جنت میں نہیں جائے گا آگے سنیں۔ میں نبی پاک ﷺ کی ایک حدیث سناؤں گا یہ حدیث بیان کون کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ باپ بھی صحابی ہے اور بیٹا بھی صحابی ہے نام عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہے۔ یہ حدیث کون سی کتاب میں آتی ہے یہ ابن ماجہ میں آتی ہے۔ ابن ماجہ میں بہت زیادہ احادیث ضعیف ہیں لیکن اس روایت کو بڑے بڑے محدثین نے جن میں سے علامہ البانی رحمہ اللہ، علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ، علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ وغیرہ نے یعنی بڑے بڑے محدثین اور علاموں نے اس حدیث کو صحیح لکھا ہے۔ یعنی یہ روایت ضعیف نہیں ہے، ضعیف روایت بیان کریں تو خود بھی آدمی گنہگار ہوتا ہے، سننے والے کو بھی گنہگار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ضعیف احادیث بیان کرنے سے محفوظ کرے (آمین)۔

یہ حدیث صحیح ہے اس حدیث میں اللہ کے نبی ﷺ نے پانچ چیزیں بیان کی ہیں، پانچ چیزیں یہ بڑی خطرناک ہیں۔ پانچ چیزوں میں سے اگر ایک چیز بھی کسی مسلمان میں پائی گئی تو اُس کو دنیا میں تکلیفیں اور عذاب کیا ملیں گے۔ وہ بھی حدیث میں موجود ہیں۔ پھر قیامت والے دن گناہ کی وجہ سے آدمی کو جہنم کی آگ میں پھینکا جائے گا وہ بہت بڑی سزا ہوگی آگے بھی سن لیں جو نبی ﷺ کی حدیث پر عمل نہیں کرے گا تو اُسے اللہ تعالیٰ دنیا پر بھی سزا دے گا

کل قیامت کو تو بالا والی جہنم کی سزا دے گا۔ دنیا کی سزائیں بھی سن لیں۔ آج میں نے صرف وہ باتیں بتانی ہیں جو پانچ چیزیں اللہ کے نبی ﷺ نے حدیث میں بیان کی ہیں ان پانچ چیزوں کو اختیار کرنے کے بعد ایک ایک چیز کا اللہ کے نبی ﷺ نے نقصان بتایا ہے۔ وہ نقصان کیا ہیں وہ تکلیف کیا پہنچے گی۔ میں عربی عبارت نہیں پڑھوں گا۔ کیونکہ اگر عربی عبارت پڑھی ساتھ ترجمہ کیا۔ ساتھ تفسیر کی تو وہ بہت لمبا بیان ہو جائے گا پھر لمبا بیان کرنے کا فائدہ بھی نہیں ہے اگر تم نے عمل نہ کیا تو پھر اُس کا کیا فائدہ ہے پہلی بات سنیں۔

((لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِيْ قَوْمٍ قَطُّ.))

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: اَقْبَلَ عَلَيْنَا اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا! اے میرے صحابہ میری طرف متوجہ ہو جائیں۔ اے میری مجاہدین کی جماعت میری طرف متوجہ ہو جائیں۔ اے مہاجرین کی جماعت میری طرف متوجہ ہو جائیں میں آج تم کو پانچ چیزوں سے ڈرانے کے لیے آیا ہوں۔

((خمسه اذبتليته بهن واعوذ باالله اَن تقرهن.))

میرے نبی ﷺ نے فرمایا! اے میرے صحابہ پانچ چیزوں سے بچے رہو، پانچ چیزوں سے اللہ تعالیٰ تم کو بچائے (آمین)۔ ان پانچ چیزوں میں جو مبتلا ہو گیا تو میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اُس کو محفوظ رکھے (آمین)۔ اگر ان پانچ چیزوں میں کوئی مبتلا ہو گیا کسی ایک چیز میں بھی مبتلا ہو گیا تو بہت بڑی سزا دنیا میں بھی پائے گا اور کل قیامت کو بھی جہنم کی تکلیف بھی اُس کو پہنچے گی۔ پہلا جرم یہ ہے، پہلا گناہ کیا ہے، ان پانچ چیزوں میں سے جو نبی پاک ﷺ نے پہلی چیز بیان فرمائی ہے، فرمایا وہ پہلی چیز یہ ہے۔ فرمایا جس وقت میری قوم فحاشی یعنی زناکاری زیادہ کرنے لگ پڑی، زناکاریاں عام ہو گئیں، زنا عام ہو گیا۔

میرے بھائیو! آج ذرا غور کرتے جائیں ہمارا ملک بنا تو لا الہ الا اللہ کے نام پر لیکن کلمہ یہ تو نہیں کہتا ہے کہ ملک کلمے کے نام پر بنالو پھر جو بھی گناہ ہے وہ یہاں کیا جائے کون سا علاقہ ہے جہاں گناہ نہیں ہے کون سا شہر ہے جہاں گناہ نہیں ہے، کون سا مذہب ہے جو زنا

نہیں کرتا ہے۔ اہلحدیثوں میں زنا عام ہے، دیوبندیوں میں زنا عام ہے، بریلویوں میں زنا عام ہے، اہلحدیثوں کے نوجوان بھی زنا کر رہے ہیں، دیوبندیوں کے نوجوان بھی زنا کر رہے ہیں، بریلویوں کے نوجوان بھی زنا کر رہے ہیں، شیعہ کے نوجوان بھی زنا کر رہے ہیں کون سا مذہب ہے جو زنا نہیں کرتا ہے ہر ملک میں زنا کیا جا رہا ہے ہر ضلع میں زنا ہے، ہر تحصیل میں زنا ہے، ہر چوک میں زنا عام ہے آج کل تو ویسے ہی زنا عام ہوگیا ہے، تم کہو گے کہ چوک میں کیسے زنا ہوتا ہے۔

میرے بھائیو! ہمارا ملک کلمہ کے نام پر بنا تھا لیکن ہمارے ملک میں حکومتوں سے اجازتیں لے کر چھلے کھولے گئے ہیں، کیا چھلوں میں قرآن پڑھا جا رہا ہے، کیا چھلوں میں تقریریں ہو رہی ہیں، کیا چھلوں میں کوئی مساجد بنائی گئی ہیں، چھلوں میں کیا ہو رہا ہے، چھلوں میں میری مسلمان ماں بہن ایک گھر تیار کرتی ہے اُس گھر میں انتظام ہے وہ عورت باہر کھڑی ہوتی ہے جو نوجوان وہاں سے گزرتا ہے، اُس کو بلا کر اندر لے جاتی ہے آج ہمارے ملک میں کتنے ہی ایسے شہر ہیں جن شہروں میں زنا کے اڈے عام کھولے گئے ہیں، جہاں پیسے دے کر زنا عام کیا جا رہا ہے۔ میرے بھائیو! وہ عورتیں انڈیا سے نہیں آئی ہیں یا وہ عورتیں امریکہ سے نہیں آئی ہیں وہ میری تیری ماں بہن ہے لیکن اُس کو قرآن وحدیث کا پتہ نہیں ہے۔

اُس کو ہم کنجری کے نام سے پکارتے ہیں لیکن ویسے وہ مسلمان ہے مسلمان ایک دوسرے کا بھائی بہن ہوتا ہے اس کا معنی ہے کہ تم آج پیسے دے کر اپنی بہن سے زنا کر رہے ہو۔ اے ظالم آج زنا عام ہو رہا ہے لیکن جو آدمی زنا کرے گا جب ملک میں زنا عام ہو جائے گا ساتھ اعلانیہ اعلان ہوگا۔ نوجوان ایک تو زنا کرتا ہے ساتھ اپنے گندے ساتھیوں کو کہتا ہے کہ آج میں فلاں عورت سے زنا کر کے آیا ہوں۔

میرے نبی ﷺ نے بتایا کہ جب تم کسی کے گھر کی طرف راستہ بنا کر چلتے ہو تو کل ان راستوں پر کوئی چل کر آئے گا۔ جو تیری بہن سے زنا کرے گا، آج کسی کی عزت لوٹنے جاؤ گے تو کل کوئی تمہارے گھر کی طرف عزت لوٹنے کو بھی آئے گا آج کسی کی طرف گندی نظر

سے دیکھتے ہو تو کل ان راستوں سے تیری ماں بہن بھی گزرے گی تو اُن کو بھی کوئی گندی نظروں سے ضرور دیکھے گا۔ میرے بھائیو جب زنا عام ہو جائے گا میرے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میری امت پر ایک ایسا بھی دور آئے گا کہ زنا اس طرح عام ہو جائے گا کہ اس وقت لوگ بازاروں اور چوکوں میں عام زنا کریں گے۔ لوگ اس طرح زنا عام کریں گے جس طرح کتا اور کتیا سب کے سامنے اپنی چاہت پوری کر لیتا ہے ایک دور آنے والا ہے اس طرح مسلمان کتے اور کتیا کی طرح زنا عام کریں گے۔ خوف خدا جب اُٹھ جائے گا جہنم کا ڈر اُٹھ جائے گا نبی ﷺ سے پیار ومحبت اُٹھ جائے گا، قرآن وحدیث سے جب چاہت ختم ہو جائے گی، رواجی گندے مسلمان پیدا ہو جائیں گے تو اس وقت زنا عام ہو جائے گا۔ فرمایا کوئی مسلمان اس وقت اس طرح کہہ دے کہ بھائی تم ذرا سائیڈ میں ہو کر بدکاری کر لو اس طرح نہیں کہتا کہ نہ کرو بلکہ کہتا ہے کہ کرو لیکن سائیڈ میں کرو۔ میرے نبی ﷺ نے فرمایا! اُس دور کا ولی اللہ انسان یہ ہوگا۔

میرے بھائیو! جو زنا کرے گا، زنا عام ہو جائے گا یہ بہت بڑا گناہ ہے، یہ زنا آج کل عام ہو رہا ہے۔ میرے بھائیو! اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ پھر اُس وقت میری اُمت پر کئی عذاب آئیں گے۔ فرمایا ایک تو عذاب یہ آئے گا کہ میری اُمت میں طاعون کی بیماری آجائے گی۔ طاعون کی مرض آجائے گی، طاعون کی بیماری کس طرح آئے گی جب زنا عام ہو جائے گا تو پھر طاعون کی بیماری بھی عام ہو جائے گی، طاعون کی بیماری اتنی خطرناک ہے صرف تین دن آدمی زندہ رہتا ہے، تیسرے دن علاج کروانے والا آدمی بھی ہو۔ جتنے مرضی قیمتی اور مہنگے علاج کروالے، جتنے مرضی علاج پر روپے لگا لے، مہنگی سے مہنگی دوائی کھالے۔ لیکن کچھ فرق نہیں پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ طاعون کی بیماری سے بچا کر رکھے (آمین)۔ طاعون کی بیماری آ گئی یہ معاشرے میں پھیلتی بھی بڑی تیزی سے ہے لیکن یہ اتنا نقصان کرتی ہے تیسرے دن کے بعد آدمی اگلے جہان پہنچ جاتا ہے۔ فرمایا! طاعون کی بیماری عام ہو جائے گی، زنا کرنے سے اللہ تعالیٰ دنیا میں میری قوم کو میری اُمت کو طاعون کی بیماری لگا دے گا۔ بہت

زیادہ زنا عام ہو جائے گا پھر طاعون کی بیماری بھی آ جائے گی۔ آگے فرمایا یہاں ہی بس نہیں ہے بلکہ ایسی ایسی بیماریاں آئیں گی جو اُس قوم کے باپ دادا نے سنی بھی نہیں ہوں گی میں جذبات میں آ کر یہ نہیں کہہ رہا ہوں عام طور پر خطیب حضرات کہہ دیتے ہیں وہ باپ دادا کا نام نکال کر بات کر دیتے ہیں۔ لیکن اس کا ثبوت حوالہ نہیں دیتے ہیں۔

میرے بھائیو! میرے نبی ﷺ نے فرمایا: ''فی اسلافهه الذین '' ایسی ایسی بیماریاں آ جائیں گی جو میں حدیث بیان کر رہا ہوں اُس حدیث میں یہ الفاظ موجود ہیں کہ اس قوم کے باپ دادا نے ان بیماریوں کو سنا تک نہ ہوگا۔ بیماریاں موجود کیونکہ زنا موجود ہے، ایمان سے بتائیں کیا نبی ﷺ کی بات جھوٹی ہوسکتی ہے، کیونکہ:

﴿وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی o مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰی o وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی o اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰی o﴾ (النجم : 1 تا4)

اللہ کے نبی ﷺ کے بارے میں قرآن بیان کرتا ہے، فرمایا میرا نبی ﷺ تو میرے حکم کے بغیر تو بولتا نہیں ہے میرے حکم کے بغیر سوتا نہیں ہے، میرے حکم کے بغیر کھاتا نہیں ہے، میرے حکم کے بغیر تبلیغ کرتا نہیں ہے۔

میرے اللہ کا حکم تھا کہ کافروں سے لعن طعن سنتے رہو لیکن کافروں کو کچھ کہنا نہیں ہے۔ میرے نبی ﷺ نے تیرہ سال تلوار نہیں چلائی ہے۔ جب آپ ﷺ مدینہ پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُنِ﴾ (الحج:39)

اللہ کے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اے پیارے نبی ﷺ تلوار اٹھائیں، میدان میں آئیں، لوگوں کو بھی جگائیں، خود بھی جاگ جائیں، کبھی اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے مقام پر قرآن نازل کیا، جہادی آیات نازل ہوگئیں، جب تک اللہ تعالیٰ نے کہا نہیں ہے میرے نبی ﷺ نے پتھر کھا لیے ہیں۔ لیکن کافروں پر تلوار نہیں چلائی ہے۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ

کو گرم کوئلوں پر لٹایا گیا۔ میرے نبی ﷺ رونے تو لگ پڑے تھے لیکن تلوار نہیں چلائی ہے۔
سیّدہ سمیہ رضی اللہ عنہا کے دو ٹکڑے ہو گئے ہیں لیکن محمد کریم ﷺ نے تلوار چلائی نہیں ہے سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو سولی پر لٹکا دیا گیا لیکن پیارے نبی ﷺ نے تلوار نہیں چلائی ہے۔ جب آپ ﷺ مدینہ پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اے پیارے نبی ﷺ آج بدلہ لینے کے دن آ گئے ہیں آج ان کو مارنے کے دن آ گئے ہیں آج ان کو کاٹنے کے دن آ گئے ہیں آج ظلم کا بدلہ لینے کے دن آ گئے ہیں۔ ان ظالموں نے آپ ﷺ پر بہت زیادہ ظلم کیے ہیں اس لیے اے پیارے نبی ﷺ آج تلوار اُٹھائیں، میدان میں آئیں، کسی نے اس طرح لکھا ہے:

جاگو جاگو جلدی جاگو آ گیا وقت جہاد دا اے
ستا اے مسلم غفلت اندر غلبہ کفر الحاق دا اے
جاگو جاگو جلدی جاگو ویلا ہن کوئی سون دا نئیں
مل جاؤ نال مجاہداں دے اے قیمتی وقت گوان دا نئیں
چھوڑ دیو سب غفلتاں مل کے ویلا رب دی یاد دا اے
جاگو جاگو جلدی جاگو ویلا ہن کوئی سون دا نئیں
راہِ خدا وچ مجاہد جدوں شہادت پاوے گا
لہو دا قطرہ گِرن توں پہلاں جنت ڈیرے لاوے گا
جنت نہراں ثمرہ بھائیو مولا دی امداد دا اے
جاگو جاگو جلدی جاگو آ گیا وقت جہاد دا اے

میری نبی ﷺ کو جب اللہ تعالیٰ نے کہا تو پھر میرے نبی ﷺ نے قوم کو اُبھارا۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن اس لیے تو کہتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَآأَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ﴾ (الانفال:65)

اے میرے پیارے نبی ﷺ خود بھی قتال کے لیے تیار ہو جائیں، کافروں سے جہاد کے لیے، کافروں سے جنگ کرنے کے لیے خود بھی تیار ہو جائیں اور مومنوں کو بھی تیار کریں،

خود بھی جاگیں اور مومنوں کو بھی جگائیں، اس لیے میں نے کہا ہے:

جاگو جاگو جلدی جاگو ویلا ہن کوئی سون دا نئیں

کیا جاگ گئے ہو۔

میرے بھائیو! تب تک اللہ کے نبی ﷺ بولتے نہیں تھے، جب تک آسمانوں سے ٹیلی فون یا چٹھیاں نہیں آجاتی تھیں۔ میرے بھائیو اللہ تعالیٰ سے ہر کسی کے لیے دعا کیا کرو۔ موت زندگی کا کچھ پتہ نہیں ہے، کسی کا کچھ پتہ نہیں ہے، کوئی آج فوت ہوگیا تو کوئی کل جائے گا، کسی نے اس لیے لکھا ہے:

کوئی اَج ٹُریا کوئی کل جاوے
اے دنیا آنی جانی اے
کل ٹُردیاں ویکھیں لوگاں نوں
اَج واری تیری آنی اے

میرے بھائیو! نمبر تیرا میرا مقرر ہوگیا ہے، آج کل لوگوں کے جنازے دیکھتے ہو ایک وقت آئے گا کہ تمہارا بھی جنازہ دیکھا جائے گا۔ آج لوگوں کے اعلان سنتے ہو کہ فلاں فوت ہوگیا ہے، ایک وقت آئے گا کہ تم بھی فوت ہو جاؤ گے۔

میرے بھائیو! زندگی کا کچھ پتہ نہیں ہے ہم سب نے مر جانا ہے ہر کسی نے فوت ہو جانا ہے، ولی بھی فنا، عالم بھی فنا، قاری بھی فنا، خطیب بھی فنا، ادیب بھی فنا، اہلحدیث بھی فنا، اہلسنّت بھی فنا، دیوبندی بھی فنا، بریلوی بھی فنا، حاجی بھی فنا، نمازی بھی فنا، علامہ بھی فنا، صحابہ بھی فنا، مفتی بھی فنا، نبی بھی فنا، پیغمبر بھی فنا، رسول بھی فنا، فرشتے بھی فنا، زمین بھی فنا، آسمان بھی فنا۔ ﴿وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ (الرحمن:27) اللہ تعالیٰ کی ذات باقی بچ جانی ہے جس اللہ کو موت نہیں ہے۔ یہاں سے پتہ چلا زندہ باد صرف اللہ تعالیٰ ہے، باقی کوئی زندہ باد نہیں ہے جس نے مر جانا ہے، جہان چھوڑ جانا ہے، دنیا سے چلے جانا ہے، اُس کو پھر زندہ باد کہنے کی کیا ضرورت ہے۔

میرے بھائیو! آج کل تقریر میں زندہ باد کے نعرے لگائے جاتے ہیں یہ نہ لگایا کرو، کیونکہ اس سے مولوی کے دل میں ریاکاری آتی ہے تو مولوی کا بیڑا غرق ہو جاتا ہے، ہم مولوی تو پہلے ہی گنہگار لوگ ہیں، کسی کے منہ پر تعریف کرنا حدیث میں آتا ہے وہ اس طرح ہے کہ جیسے کسی نے اس کی کمر توڑ دی ہے، مولوی کی کمر ٹوٹ گئی، مولوی کی گردن ٹوٹ گئی، تو مولوی تقریر کس طرح کرے گا۔

میرے بھائیو! اس لیے نعرے نہ لگایا کرو، اگر پھر بھی نعرے لگانے ہیں تو بارڈر کراس کرو، ہاتھ میں **کلاشنکوف پکڑو**، بریسٹ نکالو اور کتے ہندو کو جہنم رسید کر دو، تو پھر نعرہ اچھا لگے گا۔ میرے **بھائیو اللہ کی قسم** ہے کہ نبی ﷺ سے بڑا خطیب نہ آئے گا نہ آج تک آیا ہے۔ نبی پاک ﷺ سے بڑا عالم نہ آیا ہے، نہ قیامت تک آئے گا، لیکن آپ کے دور میں آپ ﷺ کی کتنی اچھی تقریریں تھیں۔ لیکن کوئی صحابی رضی اللہ عنہ تقریر سن کر تو نعرے نہیں لگاتا تھا۔ پھر ہم آج کل کیوں نعرے لگاتے ہیں اس لیے زندہ باد کے نعرے نہیں لگانے چاہیے، زندہ باد صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ میرے بھائیو! اگر جنت لینا چاہتے ہو تو میرے محمد ﷺ کے نقش قدم پر چلیں تو اللہ تعالیٰ جنت الاٹ کر دے گا لیکن بڑے بڑے دعوے کرنے سے خود کو اہلحدیث یا اہل سنت کہلوانے سے جنت نہیں ملے گی۔

میرے بھائیو! نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جب قوموں میں گناہ عام ہو جائے گا، فرمایا تو پھر طاعون کی بیماری آجائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس وقت ایسی ایسی بیماریاں پیدا کرے گا جو کہ ان کے باپ دادا نے سنی بھی نہیں ہوں گی۔ میرے بھائیو! ہیپاٹائٹس سی آج کل بیماری ہو رہی ہے عام طور پر پھیل رہی ہے لیکن ہمارے باپ دادا کو اس کا پتہ بھی نہیں تھا۔ آج کل ایڈز کی مرض عام ہو رہی ہے۔ لیکن پہلے ہمارے باپ دادا کو اس کا علم بھی نہیں تھا۔ کوئی کہتا ہے کہ فلاں کو دل کا اٹیک ہوا تو وہ مر گیا ہے لیکن پہلے کبھی دل کا اٹیک نہیں سنا تھا۔ پہلے لوگ کہتے تھے کہ فلاں کو بواسیر ہو گئی ہے لیکن وہ پہلے لوگ تو ہیں لیکن اب بواسیر نہیں ہے، پہلے چھوٹی چھوٹی بیماریاں ہوتی تھیں۔ اس سے کئی ٹھیک بھی ہو جاتے تھے لیکن موت بیماریوں میں نہیں

ہے یہ تو اچھے بھلے نوجوانوں کو بھی مار دیتی ہے۔ آج بڑی بڑی بیماریاں پیدا ہوگئی ہیں۔

مزید بیماریاں اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنی ہیں کیونکہ جس وقت زنا عام ہو جائے گا اُس وقت ایڈز کی مرض بھی عام ہو جائے گی، شوگر بھی عام ہو جائے گی، بواسیر بھی عام ہو جائے گی، ہیپاٹائٹس سی بھی عام ہو جائے گی۔ اگر ان بیماریوں سے بچنا چاہتے ہو تو سارے معاشرے سے زنا ختم کر دو۔ تو ان شاء اللہ آج ہی اللہ تعالیٰ بیماریاں ختم کر دے گا۔ جس چیز سے مرض لگتی ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اس سے پرہیز کرو۔

میرے بھائیو! اگر زنا کا پرہیز ہو جائے اگر ہر کوئی دوسرے کی بہن کو اپنی بہن سمجھنے لگ جائے ایک تو جنت مل جائے گی۔ دوسرا زنا چھوڑنے سے مسلمانوں کی عزتیں محفوظ ہو جائیں گی۔ میرے بھائیو ہیپاٹائٹس سی، دل کی مرض، شوگر کی مرض، بلڈ کی مرض وہ فلاں مرض یہ سب بیماریاں اس وقت آئی ہیں جس وقت معاشرے میں زنا عام ہوا ہے۔ پہلے ہم میں زنا عام نہیں تھا تو بیماریاں بھی زیادہ عام نہیں تھیں۔ ایسی ایسی بیماریاں اب کیوں پیدا ہوئی ہیں یہ میرے محمد ﷺ کی حدیث ہے میں اپنے نبی ﷺ پر قربان جاؤں، جنہوں نے چودہ سو سال پہلے یہ ایک بات سنائی تھی واقعتاً آج اُسی طرح ہو رہا ہے۔ ایمان سے بتائیں کہ پہلے کیا یہ بیماریاں موجود تھیں، یہ آج کل ہو رہی ہیں، زنا نہیں چھوڑو گے تو شوگر نہیں جائے گی، اگر زنا کرو گے تو ہیپاٹائٹس سی معاشرے میں اور زیادہ ہوگی۔ یہ بیماری کم نہیں ہوگی، زنا نہیں چھوڑو گے تو ایڈز کی مرض آئے گی، زنا نہیں چھوڑو گے تو بلڈ لو اور بلڈ ہائی سے آرام نہیں آئے گا۔ یہ عام انسان کی بات نہیں ہے بلکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے میرے بھائیو! آسمان بدل سکتا ہے، زمین بدل سکتی ہے، دنیا کا نظام درہم برہم ہوسکتا ہے لیکن پیارے نبی ﷺ کی بات جھوٹی نہیں ہوسکتی ہے۔ ایک گر میں بتا رہا ہوں کہ بیماریوں سے بچنے کا گُر کیا ہے۔

میرے بھائیو! زنا چھوڑ دو، مجھے تو علم نہیں کہ کون زانی ہے اور کون زانی نہیں ہے۔ تمہارے معاملات اللہ تعالیٰ جانتا ہے اگر اس طرح زنا کرتے کرتے مر گئے تو قیامت کو بیڑا غرق ہو جائے گا وہ جہنم والی مرض کتنی بڑی ہے وہ بھی پھر ملے گی۔ لیکن دنیا پر بھی اگر بیماریاں

پھیلی ہیں تو وہ بھی زنا کی وجہ سے پھیلی ہیں، زنا اتنے گندے جراثیم چھوڑتا ہے کہ سارے معاشرے میں یہ بیماریاں پھیل گئی ہیں یہ سب زنا کی وجہ سے پھیلی ہیں یہاں سے پتہ چلا کہ اگر بیماریاں آئی ہیں تو پھر زنا بھی عام آچکا ہے۔ میرے نبی ﷺ نے پانچ چیزیں بتائی تھیں پہلی چیز آپ ﷺ نے زنا بتائی تھی، باقی باتیں بھی آپ ﷺ نے بتا دیں۔ فرمایا! میرے صحابہ اگر زنا عام ہوگیا تو یہ یہ بیماریاں آئیں گی۔ اب دوسری بات سنیں۔

دوسری بات میرے نبی ﷺ نے فرمائی:

((وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ .))

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

((اِلَّا اُخِذُوْا بِالسِّنِيْنَ وَشِدَّتِ الْمَعُوْنِ .))

میرے نبی ﷺ نے فرمایا: جس وقت قوموں میں یہ گناہ عام ہوگیا، کون سا گناہ کہ لوگ ماپ تول میں کمی کریں گے، ماپ تول میں کمی آجائے گی آج معاشرے میں ان لوگوں سے پوچھو جو گندم کے بیاری ہیں یا مکئی کے خریدار ہیں۔ ان سے پوچھا جاتا ہے کہ تم ماپ تول میں گڑبڑ کرتے ہو وہ کہتے ہیں اگر ہم گڑبڑ نہ کریں تو ہمیں زیادہ منافع نہیں آتا ہے اس کا معنی ہے کہ جھوٹ بولنے سے بے ایمانی کرنے سے آج کل کاروبار چلتا ہے۔ اس کا معنی ہے کہ آج کل لوگوں کا توکل جھوٹ اور بے ایمانی پر رہ گیا ہے۔

میرے بھائیو! کام تو چلانے والا اللہ تعالیٰ ہے، کاروبار تو چلانے والا میرا اللہ تعالیٰ ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کوئی بھی اس طرح کا کام نہیں کرتے تھے لیکن ایک نے تھوڑا سا یہ کام کرلیا تھا۔ اُس نے یہ کیا کہ تر گندم نیچے رکھ دی، اُوپر خشک گندم رکھ دی۔ میرے نبی ﷺ نے اندر ہاتھ ڈالا تو نیچے سے تر گندم نکلی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تر گندم کو اُوپر کردو تا کہ پتہ چل جائے کہ اس کی گندم تر ہے۔ اگر اس طرح نہیں کرو گے بے ایمانی کرو گے، دھوکہ بازی کرکے کمائی کرو گے۔ فرمایا اے لوگو سن لو "مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا" جو کاروبار میں بے ایمانی کرتا ہے، گاہک کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتا ہے، بے ایمانی کرکے کاروبار چلاتا ہے۔ فرمایا یہ اتنا

بڑا گناہ ہے کہ ساری روزی بھی حرام ہوگئی، اگر ایک لقمہ حرام پیٹ میں چلا گیا تو چالیس دن تک کوئی عمل قبول نہیں ہوگا۔

میرے بھائیو! پھر فرمایا کہ میں محمد ﷺ اعلان کرتا ہوں، جو آدمی دھوکہ بازی کرکے کاروبار چمکاتا ہے وہ آدمی میں محمد ﷺ کی اُمت سے نہیں ہے وہ آدمی یہودی ہوگا یا عیسائی ہوگا، پتہ نہیں وہ آدمی کون تھا۔

فرمایا دھوکہ دے کر کاروبار کرنے والا محمد ﷺ کی اُمت سے نہیں ہے وہ آدمی میری اُمت سے فارغ ہے۔ جو آدمی بے ایمانی کرتا ہے، ماپ تول کرنے والو! ایمان سے بتاؤ کہ یہ گناہ آج عام ہوگیا ہے کہ نہیں، یہ گناہ بھی آج کل عام ہوگیا ہے لیکن لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ معمولی کیس ہے۔ سنار سے پوچھیں تو وہ کہتا ہے، اگر میں بے ایمانی نہ کروں تو میرا کاروبار نہیں چلتا ہے، دودھی سے پوچھیں تو وہ کہتا ہے اگر میں دودھ میں پانی نہ ملاؤں تو میرا کاروبار نہیں چلتا ہے، مجھے منافع نہیں ہوتا ہے، کیا کریں یہ ہماری مجبوری ہے، کاروبار غلط کرنا مجبوری ہے، میں کہتا ہوں اے مسلمان بھائیو کل قیامت کو جہنم میں چلے گئے تو وہ کتنا بڑا مشکل کام ہے۔ کہتا ہے اگر میں بے ایمانی سے کاروبار نہ کروں تو زیادہ وسیع پیسہ نہیں آتا ہے اس لیے بے ایمانی کرنا میری مجبوری ہے تو جہنم میں جانا بھی شاید تمہاری مجبوری ہوگی۔ جنت سے بچنا شاید تیری مجبوری ہوگی۔

میرے بھائیو! کاروبار میں جو ماپ تول میں کمی کرے گا تو میرے نبی ﷺ نے فرمایا کہ پھر اس کے لیے کیا عذاب آئے گا "اِلَّا اُخِذُوْا بِالسِّنِیْنَ وَشِدَّتِ الْمَعُوْنِ." فرمایا اس معاشرے میں ایک یہ بھی بیماری آئے گی کہ قحط سالیاں عام ہو جائیں گی، قحط سالیوں کے دروازے کھل جائیں گے، قحط سالیاں کس طرح آجائیں گی۔

آج تم کہو گے کہ ہم تو جتنی زیادہ بے ایمانی کرتے ہیں اُتنے زیادہ ہم خوشحال ہو رہے ہیں۔ سنار کہتا ہے کہ میں نے بے ایمانی کی تو لاہور میں کوٹھیاں بنالیں۔ میں نے فلاں بڑے بڑے کام کر لیے، تو قحط سالیاں کیسے آئیں گی۔ میرے نبی ﷺ کی زبان غلط نہیں ہے، قحط

سالی اس طرح آئے گی، ایک تو قحط سالی کا معنی محدثین نے یہ کیا ہے کہ جو آدمی کاروبار میں بے ایمانی کرے گا، ماپ تول میں کمی کرے گا، تو اس پر قحط سالی یہ آئے گی کہ جتنا زیادہ پیسہ آئے گا اُتنا زیادہ وہ پریشان ہوتا چلا جائے گا، آج کل خیال کریں، بڑے بڑے فیکٹریوں کے مالک، بڑے بڑے کارخانوں کے مالک بڑی بڑی مارکیٹوں کے مالک اُن سے جب پوچھا جاتا ہے تو ہائے ہائے اُن کی زبان پر ہوتا ہے، اس کا معنی ہے کہ وہ قحط سالیوں میں پھنس گئے ہیں۔

فرمایا: دوسرا عذاب اُن پر یہ آئے گا جو ماپ تول میں کمی کرے گا، فرمایا ''وَشِـدَّتِ الْمَعُوْنِ'' اُن پر خرچ بہت زیادہ ہو جائیں گے، خرچ کی شدت ہو جائے گی، جتنا بھی مال کمائیں گے وہ سب خرچ ہو جائے گا۔

اسلام آباد میں ایک آدمی ہے اُس آدمی کی قریباً سوا لاکھ تنخواہ بنتی ہے اس سے جب پوچھا گیا کہ تم تو کافی کھاتے پیتے ہو، تو وہ کہتا ہے کہ پتہ نہیں چلتا سب روپے کہاں خرچ ہو جاتا ہے، ہائے میں مر گیا۔ میرے بھائیو! وہ آدمی بہت زیادہ ذلیل ہوگا، اتنے زیادہ خرچ ہونے لگ پڑیں گے، کبھی ٹی وی کا خرچ ہوگا، کبھی وی سی آر کا خرچ ہوگا، کبھی ڈش انٹینا کا خرچ ہوگا، کبھی اُس کی بیوی کے پچاس پچاس ہزار کے میک اپ ہو رہے ہیں۔ میرے بھائیو اللہ کی قسم پاکستان میں ایک بھائی سے ملاقات ہوئی۔ بہت زیادہ امیر انسان ہیں، میں نے پوچھا کہ بھائی کیا حالات ہیں کہنے لگا کہ ہائے میں مر گیا، میں نے کہا کہ تمہارا تو کاروبار بہت اچھا ہے۔ کہنے لگا کہ خرچ بھی بہت زیادہ ہیں، میں نے کہا کہ کونسے کونسے خرچ ہوتے ہیں۔ کہتا ہے کہ بھائی بیوی کا میک اَپ ہی پورا نہیں ہوتا ہے میں نے کہا کتنا خرچ لگتا ہے۔ کہتا ہے کہ میک اَپ پر پچاس ہزار لگتا ہے۔ یہ عذاب ہے۔

میرے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو ماپ تول میں کمی کرے گا اس پر قحط سالی آئے گی کس طرح آئے گی کہ بڑا وسیع کاروبار ہے۔ اُس میں اتنا نقصان ہوا کہ ساری فیکٹریاں بھی اُجڑ گئیں وہ خود آدمی بھی قتل ہو گیا، لوگ قرضہ لینے والے پھر بھی باقی ہیں یہ قحط سالی ہے کہ

نہیں۔ یہ نبی پاک ﷺ کی حدیث ہے۔ آج کل معاشرے میں یہ گناہ پائے جارہے ہیں۔ میرے بھائیو اللہ سے دعا کرو کہ اللہ مجھے اور تمہیں ان گناہوں سے بچنے کی توفیق دے (آمین)۔ سارا دنیا کا نظام ختم ہو جائے تو کوئی بات نہیں ہے جب آدمی نیک کام کرے تو آزمائش آجاتی ہے لیکن میرے بھائیو! آئندہ کے لیے زنا اور ماپ تول کی کمی نہیں ہونی چاہیے۔ آج ہم پر جابر حکمران مسلط ہے یہ کیوں ہوا ہے، مسلط ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہوا ہے۔ یہ کیوں مسلط ہو رہے ہیں۔ میرے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس قوم کو تین بہت بڑی سزائیں ملیں گی جو قوم ماپ تول میں کمی کرتی ہے۔ ایک سزا یہ کہ ان پر قحط سالیاں آئیں گی، ہمیشہ مال ہونے کے باوجود بھی مقروض، تنگ اور ہائے ہائے کریں گے۔ پھر اُن پر اخراجات کی شدت آجائے گی۔ پھر اُن پر جابر حکمران مسلط ہوگا۔ گناہ ہمارے ہیں، ہمارے حکمرانوں کے نہیں ہیں۔ ایمان سے بتائیں کہ ان تین کاموں کے بعد آج سزائیں ہو رہی ہیں کہ نہیں تو وہ چیز ہی چھوڑ دو۔ جس کی وجہ سے سزا ہوگی۔ ماپ تول کی کمی کرو گے ایک تو نبی پاک ﷺ تمہیں اپنی اُمت سے خارج کر دیں گے پھر روزی جتنی بھی گھر میں آئے گی وہ حرام کی ہوگی۔

تو تمہاری کوئی بھی عبادت قبول نہیں ہوگی، اگر حرام کھاؤ گے تو جب عبادت قبول ہی نہ ہوگی تو حرام کھانے کے بعد بھی نتیجہ جہنم ہی ہوگا۔ پھر تم پر قحط سالی آئے گی یہ بھی تم پر دنیا میں عذاب ہوگا کہ اخراجات کی شدت ہو جائے گی۔ پھر جابر حکمران بھی مسلط ہو جائے گا تو معنی کیا ہے کہ تم نے آئندہ کے لیے ماپ تول میں کمی نہیں کرنی ہے۔ اگر ماپ تول میں کمی نہیں کرو گے تو اللہ یہ حکمران کو تباہ کر کے نیک حکمران بھیج دیں گے۔ کیونکہ تم میں سے گناہ ختم ہوتے چلے جائیں گے تو پھر اللہ اپنی سزائیں روک لے گا۔ اللہ ظالم نہیں ہے لیکن جب تک ماپ تول میں کمی رہے گی تو پھر یہ حکمران تو جائے گا لیکن پھر اس سے بھی گندا حکمران آجائے گا۔ دیکھا نہیں تھا کہ بھٹو آیا تو دنیا پریشان تھی، ضیاء الحق آیا تو دنیا پریشان تھی، بے نظیر آئی تو دنیا پریشان تھی یعنی جو بھی حکمران آیا اُس سے دنیا پریشان ہے۔ یہ سیاسی لوگ نبی نہیں ہیں یہ بھی بہت بڑے غلط لوگ ہیں لیکن یہ ان کا گناہ نہیں ہے بلکہ ہم میں ماپ تول کی کمی آئی تو

اللہ نے گندے حکمران ہم پر مسلط کر دیئے۔ جب کارگل کا مسئلہ حل ہو رہا تھا تو ادھر سے سودا بازی بھی ہوگئی۔ اتنے سالوں سے کشمیر والا معاملہ اللہ ایک منٹ میں حل کرنے لگا تھا۔ جب اللہ کی رحمت کا نزول ہونے لگا تو اس وقت ہمارے حضرت صاحب نے روک دیا۔ کون سا حکمران ہے کہ جس کا گناہ نہیں ہے یہ گندے حکمران آئے کیوں۔ کیونکہ تم میں ماپ تول کی کمی ہے۔ اس لیے اللہ نے تم پر گندے حکمران مسلط کر دیئے ہیں۔

میرے بھائیو! آج اگر اچھے حکمران لانا چاہتے ہو، تو ساتھیو، بزرگو اور نو جوانو ماپ تول کی کمی کرنا چھوڑ دو۔ پھر اللہ اچھا حکمران لائے گا۔ اگر کرو گے تو اللہ اس سے بھی گندا حکمران مسلط کرے گا۔ ہوسکتا ہے کہ ایسا بھی حکمران آجائے کہ تمہاری مسجدوں کو مکمل طور پر تالے لگ جائیں تم اگر گناہ کرتے چلے جاؤ گے تو اللہ سختیاں کرتا چلا جائے گا۔ اللہ پاک دنیا پر سختی کیوں کرتا ہے تاکہ میرے بندے کو ٹھوکر لگے تو میرا بندہ گناہ چھوڑ کر نیک عمل کرے۔ رب سزا اس لیے دے رہا ہے تاکہ تم گناہ چھوڑ دو۔ آگے بات سنیں میرے نبی ﷺ نے فرمایا کہ میری اُمت پر بارشیں ہونا بھی بند ہو جائیں گی۔ یہ بھی بہت بڑا عذاب ہے، بارشیں ہونا بند کیوں ہوں گی۔ میرے نبی ﷺ نے فرمایا کہ لوگ اپنے مال سے زکوٰۃ دینا روک دیں گے۔ زکوٰۃ نہیں دیں گے جب زکوٰۃ نہیں دیں گے تو اللہ بھی آسمانوں سے بارشیں نہیں دے گا۔

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں وہ کہتے ہیں کہ کیا کریں ہم کو تو دو لاکھ زکوٰۃ پڑتی ہے اُدھر سے کروڑوں کا فائدہ ہوتا ہے وہ ذہن میں خیال نہیں ہے لیکن جب دو لاکھ زکوٰۃ دینے کا نمبر آیا تو کہتا ہے کہ میں تو دو لاکھ دے کر غریب ہو جاؤں گا۔ میرا مال تو اتنا کم ہو جائے گا لیکن میرے نبی ﷺ نے فرمایا ہے میں محمدؐ اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں جس وقت کوئی قوم زکوٰۃ دیتی ہے تو اس کے مال میں اضافہ ہوتا ہے لیکن کمی نہیں ہوتی ہے۔ اللہ پھر اس مال کو عذاب سے بچا کر رکھتا ہے کس طرح سنیں۔ میرے بھائیو! خانیوال اور کبیر والا کے درمیان ایک سٹاپ آتا ہے جس کو بارہ میل کہتے ہیں اس بارہ میل پر ایک بزرگ کا باغ ہے آج بھی وہ بزرگ حیات یعنی زندہ ہے۔ ہوا کیا تھا کہ کچھ سالوں پہلے ایک بہت بڑا طوفان آیا تو وہ بزرگ فوراً

سجدے میں گر گیا۔ جس بزرگ کا پکا ہوا باغ تھا کہنے لگا اے میرے اللہ میں نے کبھی تیرا حق نہیں رکھا ہے تو تم بھی آج میرا حق ضائع نہ کرنا میرا باغ اگر ان ہواؤں کے سپرد ہو گیا تو میری ساری محنت برباد ہو جائے گی۔ اے اللہ میں نے آج تک ایک روپے بھی زکوٰۃ کا نہیں رکھا ہے۔ اے اللہ جب میں تیرا حق ادا کر رہا ہوں تو پھر تیری بھی زیادتی ہوگی کہ میرا باغ ویران ہو جائے گا۔ جب بزرگ نے اس طرح دعائیں کی اور سجدہ کیا۔

تو لوگوں نے دیکھا اور اخباروں پر بھی خبر آتی رہی ہے لوگوں نے دیکھا کہ جب طوفان آیا تو طوفان اس باغ سے آدھا اس طرف ہو گیا اور آدھا اُس طرف ہو گیا۔ اُس باغ کا ایک پتہ بھی زمین پر گرا نہیں ہے لیکن باقی سارا علاقہ ویران ہو گیا۔ پتہ چلا کہ جو لوگ زکوٰۃ دیتے ہیں اُن کے مال کو نقصان نہیں ہوتا ہے بلکہ مال میں اضافہ ہوتا ہے۔ میرے بھائیو! اگر وہ بزرگ زکوٰۃ نہ دیتا ہوتا تو جس طرح دوسروں کے باغ تباہ ہوئے تھے اس بزرگ کا بھی تباہ ہو جانا تھا۔ لیکن ایک پتہ یا ایک پھل بھی نہیں گرا ہے۔ اُس باغ کو پتہ ہی نہیں ہے کہ کوئی ہوا بھی چل رہی ہے کہ نہیں۔ لوگوں نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم نے اس طرح تصور کیا کہ جیسے کسی فرشتے نے آ کر اُس طوفان کو اِدھر اُدھر کر دیا ہو۔ اُس باغ کا ایک پتہ بھی نہیں گرا ہے مکہ مدینہ کے درمیان ایک بستی ہے وہاں سے ایک نوجوان آیا۔ قاری عبداللطیف اس کا نام ہے۔ آج کل ملتان میں مجاہدین کا ایک بہت بڑا ادارہ ہے وہاں آج کل وہ مدیر ہے۔ فاضل مدینہ ایک یونیورسٹی ہے وہاں سے وہ آیا ہے وہ کہتا ہے کہ ایک بزرگ ہے۔ اُس کا اونٹ گم ہو گیا۔

میرے نبی ﷺ نے فرمایا کہ لوگو حافظ قرآن بن جاؤ، حافظِ قرآن بن کر پھر قرآن کو یاد رکھا کرو، قرآن پڑھتے رہا کرو، اگر قرآن تم نے نہ پڑھا تو قرآن تمہارے ذہنوں میں سے اس طرح نکل جائے گا جس طرح گھر سے اُونٹ نکل جاتا ہے۔ یہاں سے پتہ چلا کہ جب اُونٹ گھر سے نکل جاتا ہے تو دوبارہ وہ اُونٹ نہیں آتا ہے یہ اونٹ کی صفت ہے کہ کبھی پلٹ کر واپس نہیں آتا ہے۔ جب اونٹ چھوٹ جاتا ہے تو وہ کسی کے قابو میں نہیں آتا ہے۔ اُس میں غصہ تیز آ جاتا ہے لوگ ڈرتے اُس کو پکڑتے بھی نہیں ہیں، اُونٹ دوبارہ واپس گھر

میں نہیں آتا ہے۔ میرے نبی ﷺ نے اُونٹ کی مثال قرآن بھولنے والے کو اس لیے دی ہے کہ جس طرح گھر سے اُونٹ نکل جائے تو وہ دوبارہ نہیں آتا ہے۔ اس لیے تم بھی قرآن کو پڑھتے رہا کرو کیونکہ اگر قرآن بھول گیا تو دوبارہ یاد نہیں ہوگا۔

میرے بھائیو! جب اُس بزرگ کو بتایا گیا کہ آپ کا وہ بڑا قیمتی اونٹ چلا گیا ہے وہ تو اب آنا نہیں ہے کیونکہ آج تک کسی کا اونٹ واپس نہیں آیا ہے۔ وہ بزرگ کہنے لگا کہ اللہ کی قسم مجھے اپنے رب پر بڑی امید ہے میں نے کبھی زکوٰۃ کا ایک بھی روپے نہیں رکھا ہے۔ تو میرا مال ان شاء اللہ اللہ ضائع نہیں کرے گا۔ بزرگ کہنے لگا کہ میں اُمید رکھتا ہوں۔ اللہ میرے مال کو کبھی نقصان نہیں دے گا۔ وہ اونٹ ان شاء اللہ آجائے گا۔ جب تیسرا دن ہوا تو لوگوں نے دیکھا کہ اونٹ صحیح سلامت بزرگ کے پاس آگیا ہے۔ یہ زندگی کی پہلی مثال تھی۔ اُونٹ کے بارے میں میرے نبی ﷺ نے اس لیے کہا ہے کہ اونٹ کا گھٹنہ باندھ کر رکھا کرو۔ جب نبی ﷺ نے توکل کی بات کی تو فرمایا میں اپنے اللہ پر توکل کرلیتا ہوں، فرمایا نہیں نہیں پہلے کِلّا پوریں، پھر اونٹ کا اچھی طرح گھٹنا باندھیں۔ پھر اللہ پر توکل کریں کیونکہ نبی پاک ﷺ کو پتا ہے کہ اونٹ چلا جائے تو واپس نہیں آتا ہے۔ لیکن اُس بزرگ کا کیوں آیا کیونکہ اس نے زکوٰۃ کا ایک روپے بھی کبھی رکھا نہیں تھا۔ بھائیو! یہ تو دنیا کی باتیں ہیں لیکن بخاری میں ایک واقعہ ملتا ہے۔

ایک آدمی جنگل بیابان میں کسی سفر پر جارہا تھا تو اچانک اس کے سر پر بادل آگئے، بادل میں سے آواز آئی اے میرے بادل فلاں بن فلاں کے باغ کو آج پانی لگا کر آؤ وہ آدمی حیران ہوگیا کہ بادل آتے تو ہیں لیکن کبھی بادل میں سے ایسی آوازیں نہیں سنی ہیں۔ بادل میں کسی آدمی کا نام لیا جارہا ہے وہ آدمی کہنے لگا کہ چلو میں اپنا سفر پھر کرلوں گا۔ پہلے اس آدمی کی زیارت تو کرلوں جو اتنا نیک ہے کہ اس کا بادلوں میں نام لیا جارہا ہے۔ سارا علاقہ تو قحط سالی سے مررہا ہے کہیں بارشیں نہیں ہورہی ہیں۔ اگلی بات سے پتہ چلا کہ جو آدمی زکوٰۃ دیتا ہے اللہ اس کو ہی بارش دیتا ہے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت لوگ زکوٰۃ دینا

چھوڑ گئے تو اس وقت اللہ بھی آسمانوں سے بارشیں کرنا چھوڑ دے گا۔ پھر بارشیں ختم ہو جاتی ہیں ایک اور بات کہ اگر بارش آتی ہے تو حدیث میں الفاظ موجود ہیں۔ میرے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر بارش آتی ہے تو وہ جانوروں کی وجہ سے آتی ہے اگر جانور نہ ہوں تو کبھی بھی بارش نہ آئے کیونکہ ہم میں زکوٰۃ کی کمی ہے لیکن پھر بارشیں اس لیے آتی ہیں کیونکہ جانور موجود ہیں۔ اگر ملک سے سارے جانور نکال دو تو پھر میرے نبی ﷺ کی حدیث آزمالیں، کبھی بارش نہیں آئے گی۔

میرے نبی ﷺ نے فرمایا کہ زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے بارش بند ہو جاتی ہیں بارش کا نہ آنا بہت بڑا عذاب ہے اگر بارش آئے گی تو اتنی زیادہ آجائے گی کہ تمہارا سب کچھ بہا کر لے جائے گی، جاؤ سندھ کا علاقہ دیکھ لیں، وہاں چالیس سال بارش نہیں آئی ہے۔ کئی کئی نسلیں فوت ہوگئیں۔ ایک بزرگ کہنے لگا کہ میری چالیس سال عمر ہوگئی ہے۔ میرے بیٹے ترس ترس کر مر گئے لیکن اللہ نے بارش نہ دی لیکن آج چالیس سالوں کے بعد بارش آئی ہے تو اتنی تیز بارش آئی کہ اُن کے مکانات بھی گر گئے یہ بھی اللہ کا عذاب ہے۔ اگر زیادہ آجائے تو یہ بھی اللہ کا عذاب ہے بالکل بھی نہ آئے تو یہ بھی ایک عذاب ہے۔ بارش اگر نارمل رحمت کی آئے تو یہ اچھی بارش ہوتی ہے کیونکہ اُس علاقہ میں زکوٰۃ کا تصور ختم ہوگیا تھا۔ جاؤ سندھی لوگوں سے پوچھ لیں وہاں زکوٰۃ نہیں دی جاتی ہے بلکہ کئی سندھی لوگ ایسے بھی ہیں کہ جن کو یہ پتہ ہی نہیں ہے کہ رمضان مہینہ ہوتا ہے یا کہ کوئی مہمان ہوتا ہے۔

میں نے اُن سے پوچھا کہ یار روزے رکھتے ہو تو کہنے لگے کہ روزے کیا ہوتے ہیں۔ ملک پاکستان ہے لیکن بعض لوگوں کو روزوں کا بھی علم نہیں ہے تو زکوٰۃ کو وہ کیسے جانتے ہوں گے ایک آدمی سے میں نے کہا کہ تم عشر دیتے ہو وہ کہتا ہے کہ یہ عشر کیا ہوتا ہے۔ کہتا ہے کہ پہلے زکوٰۃ پیش پڑی رہی ہے اب عشر بھی نکل آیا ہے۔ مسلمان تھا لیکن اس نے باتیں اتنی گندی گندی کی ہیں بڑا امیر آدمی تھا لیکن گندا خبیث آدمی ہے اُس کے پیدا ہونے پر لعنت ہو۔ کہتا ہے کہ زکوٰۃ پیش پڑی ہوئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ زکوٰۃ اس کے لیے بہت بڑی

سختی ہے وہ کس طرح زکوٰۃ دیتا ہوگا۔ کہتا ہے کہ پہلے زکوٰۃ پیش پڑی ہوئی تھی اب تم نے عشر بھی نکال لیا ہے۔ یہ ہم نے نکالا ہے اے ظالم یہ تو قرآن کہتا ہے۔ کہتا ہے کہ وہ عشر کیا ہوتا ہے میں نے کہا کہ اگر اللہ تمہیں بیس من گندم دے تو اُس میں سے ایک من غریبوں کو دے دے۔ کہتا ہے ایک من دوں میں نے کہا کہ اِدھر اُنیس من ہے یہ تمہیں نہیں پتہ ہے۔

میرے بھائیو! وہ آدمی بادلوں کے نیچے نیچے چلتا چلتا ایک جگہ پہنچ گیا وہاں بادل برسا اور پانی ایک نالے کے ذریعے ایک باغ میں چلا گیا وہ مسافر بھی پانی کے پیچھے پیچھے چلا گیا۔ آگے ایک آدمی پانی کو راستہ بنا کر دے رہا تھا یعنی اُس کو بھی پتہ ہے کہ آج میرا نمبر ہے۔ سارے علاقے میں بارش نہیں ہے، سارے علاقے میں بادل نہیں ہیں، سارے علاقے میں کچھ نہیں ہے، سارے لوگ پانی سے ترس ترس کر مر رہے ہیں۔ لیکن اُس آدمی کے لیے سپیشل بادل آئے اُس کے باغ میں پانی جا رہا ہے وہ مسافر اُس آدمی سے کہنے لگا یار تمہارا نام کیا ہے وہ کہنے لگا کہ میرا نام یہ ہے۔ مسافر کہنے لگا کہ مجھے اللہ کی قسم ہے میں نے بادل سے یہ نام سنا ہے۔ بھائی بتاؤ کہ تم کیا عمل کرتے ہو، وہ آدمی کہنے لگا کہ میں زکوٰۃ دیتا ہوں، کبھی میں نے زکوٰۃ کا ایک بھی روپے نہیں رکھا ہے۔

میرے بھائیو! جو زکوٰۃ دے گا اللہ اس کو بارش دے گا جو زکوٰۃ نہیں دے گا تو اُس کے لیے بارشیں بھی بند ہو جائیں گی۔ پھر قحط سالیاں عام ہو جائیں گی۔ بارشیں ختم ہو جائیں گی اگر بارش آئے گی تو صرف جانوروں کی وجہ سے آئے گی۔ تمہاری وجہ سے بارش نہیں آئے گی۔ بارش اگر آئے گی تو وہ بہت زیادہ آجائے گی۔

میرے بھائیو! آج کے بعد زکوٰۃ کا ایک روپے بھی نہ رکھیں، زکوٰۃ نہ دینا یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ کچھ لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے ہیں ان کی وجہ سے کئی اور غریبوں پر بھی عذاب آجاتا ہے۔ زکوٰۃ دینا تو امیروں پر فرض ہے لیکن غریب بھی بیچارے بارش سے ترس جاتے ہیں ان لوگوں کی وجہ سے دوسرے لوگوں پر بھی عذاب کی نحوست آجاتی ہے۔ میرے امیر بھائیو آج کے بعد عشر اور زکوٰۃ کبھی نہ رکھیں۔ اگر رکھو گے تو سارے پیسے حرام ہو جائیں گے پھر وہاں

بات آئے گی کہ اگر ایک لقمہ بھی تم نے زکوٰۃ کا رکھ لیا۔ تو تمہاری ساری روزی حرام کی ہوگی، حرام کھانے والا پھر حرام خود بھی جنت میں نہیں جائے گا۔ آگے فرمایا ﴿**وَلَمْ يَنْقُضُوْا عَهْدَ اللّٰهِ وَعَهْدَ رَسُوْلِهٖ**﴾ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں:

((اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ وَاَخَذُوْا بَعْضَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ .))

کاش وقت زیادہ ہوتا تو ہر ہر چیز پر قرآن کی آیات بھی فٹ کر دیتا لیکن وقت کم ہوتا ہے۔ میرے بھائیو! یہ حالات سیدھے کرنے والا بھی اللہ ہے۔ بیماریاں لانے والا بھی اللہ ہے۔ یہ اللہ کی شان ہے کسی نے اللہ کی شان میں اس طرح لکھا ہے، سن لیں چلو کڑوی تقریر میں ایک شعر بھی ہو جائے تا کہ تمہارا کڑوا پن میٹھا ہو جائے۔ اللہ کا تعارف کیا ہے جس اللہ نے اسلام دیا ہے جس اللہ نے نبی دیا ہے۔ جس اللہ نے نبی ﷺ کو یہ حدیث بیان کرنے کی توفیق دی ہے میں اُس اللہ کی تعریف کرنا چاہتا ہوں۔ سنیں:

تیرا نام رحیم کریم اللہ تیری شان بلند عظیم اللہ
آسماناں زميناں نوں بنایا اللہ
ایناں دا نظام چلایا اللہ
آسماناں زميناں نوں سجایا اللہ
غیباں نوں جانن علیم اللہ
تیرا نام رحیم کریم اللہ تیری شان بلند عظیم اللہ
زمین بنائی اللہ تیرے واسطے
نعمت عطائی اللہ تیرے واسطے
عزت ودھائی اللہ تیرے واسطے
تیرا میرا مالک فہیم اللہ
تیرا نام رحیم کریم اللہ تیری شان بلند عظیم اللہ

میرے بھائیو! اللہ کی شان سن لیں، ایمان سے بتائیں کہ اولاد دینے والا کون ہے، بیٹے دینے والا کون ہے، خوشیاں دینے والا کون ہے، غم دینے والا کون ہے، عمر دینے والا کون ہے، عمر زیادہ دینے والا کون ہے، تو عمر کم اور زیادہ دینے والا بھی کون ہے:

اولاداں دیوے نہ دیوے اللہ
خوشیاں تے غم دیوے اللہ
عمر بہتی تھوڑی دیوے اللہ
اُو حیی قیوم مقیم اللہ
تیرا نام رحیم کریم اللہ تیری شان بلند عظیم اللہ

صبح کے وقت بچہ پیدا ہوا، محلے میں خوشیاں ہوگئیں، مٹھائیاں تقسیم ہو رہی ہیں لیکن شام کے وقت بیٹا فوت ہوگیا تو اُسی محلے میں غم کے بادل چھا گئے۔

اولاداں دیوے نہ دیوے اللہ
خوشیاں تے غم دیوے اللہ
عمر بہتی تھوڑی دیوے اللہ
اُو حیی قیوم مقیم اللہ
تیرا نام رحیم کریم اللہ تیری شان بلند عظیم اللہ
غیراں نوں پکارنا چھوڑ دے
سب بت خانے توڑ دے
رب ولے منہ ہن موڑ دے
تیرا میرا خالق قدیم اللہ
تیرا نام رحیم کریم اللہ تیری شان بلند عظیم اللہ
بلوچ دی سندا رب رحمان

میرے بھائیو! ناراض نہ ہو جائیں سب کی اللہ سنتا ہے اللہ اہلحدیثوں کی بھی سنتا ہے،

اللہ دیوبندیوں کی بھی سنتا ہے، اللہ بریلویوں کی بھی سنتا ہے، اللہ چھوٹوں کی سنتا ہے اللہ بڑوں کی سنتا ہے، اللہ کافروں کی بھی سنتا ہے، اللہ واجپائی کی بھی سنتا ہے، اللہ ایڈوانی کی بھی سنتا ہے، اللہ کتے بش کی بھی سنتا ہے، اللہ جمالے کی سنتا ہے، اللہ منافق پرویز مشرف کی بھی سنتا ہے، اللہ ہر کسی کی سنتا ضرور ہے لیکن یہ اس کی مرضی ہے کہ کسی کی قبول کرے یا نہ کرے یہ کہاں آتا ہے۔

﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ وَ لْيُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَo﴾ (البقرہ: 186)

اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اللہ کو پکارا کرو، اللہ بہت زیادہ قریب ہے۔ میرے اللہ یہ الہ آباد بھی قریب ہے، یہ شاہ کوٹ بھی قریب ہے، اللہ وہ مسجد کا دروازہ بھی قریب ہے اللہ یہ سپیکر بھی قریب ہے، اے اللہ تم کتنے قریب ہو، ہوسکتا ہے کہ تم بہت زیادہ دور ہو۔ کیا پتہ ہے کہ ملتان ہو، دور بہت ہو، کیا پتہ ہے کہ پاکپتن ہو، دور بہت ہو، کیا پتہ ہے کہ لاہور ہو، دور بہت ہو۔ اے اللہ سائیں کتنے قریب ہو اگر ہم دعا کریں تو ہمیں پتہ چلے کہ اللہ واقعتاً قریب ہے۔ اللہ سنتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ﴾ (ق: 16) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں تو تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہوں مجھے پکار کر تو دیکھو۔ اللہ سنتا ہے:

بلوچ دی سندا رب رحمان
رب نوں پکارو کہندا قرآن
ہن لاسٹ میرا اے بیان
راہِ شرکوں بچائیں کریم اللہ
تیرا نام رحیم کریم اللہ تیری شان بلند عظیم اللہ

اللہ پاک ہمیں ان تمام بری چیزوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



پردہ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ o﴾ (النور: 28)

اللہ پاک کا بہت بڑا احسان ہے کہ جس رب نے ہم سب کو مسلمان بنایا، اللہ پاک کا بہت بڑا احسان ہے کہ جس رب نے ہم سب کو امام الانبیاء، والئی بطحاء، سید المرسلین، امام المجاہدین، آقائے دو جہاں، آمنہ کے لال جناب محمد ﷺ کا اُمتی بنایا ہے۔ میرے بھائیو! نبی پاک ﷺ کو اللہ نے نذیر بھی بنایا ہے، بشیر بھی بنایا ہے، نذیر کا مطلب ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ لوگوں کو گناہوں سے ڈرانے آئے ہیں۔ جہنم سے ڈرانے آئے ہیں، یعنی کہ گناہ کرو گے تو پھر جہنم ملے گی۔ اور جہنم بہت زیادہ خطرناک جگہ ہے اس لیے اللہ کے نبی ﷺ کو قرآن نے کہا ہے کہ آپ ﷺ نذیر بھی ہیں یعنی جہنم سے ڈرانے والے نبی ہیں۔ پھر پیارے نبی ﷺ بشیر بھی ہیں۔ بشیر کا مطلب بشارت دینے والا ہے، یعنی جو نیکیاں کرے گا اطاعت کرے گا، فرماں برداری کرے گا۔ قرآن وحدیث پر عمل کرے گا۔ خود کو اسلام کے مطابق ڈھال لے گا تو اُس کے لیے پیارے نبی ﷺ خوشخبری سنانے آئے ہیں کہ یہ آدمی جنتی ہے۔ یعنی آپ ﷺ جنت میں جانے والے کے لیے خوشخبری لے کر آئے ہیں۔

نبی ﷺ کا طریقہ کار ہی یہی تھا کہ جب آپ ﷺ قوم میں کوئی گناہ دیکھتے تو آپ ﷺ اس گناہ کی وضاحت کرتے، اُس گناہ کا تعارف کرواتے، تاکہ یہ گناہ ان میں مستقل رچ نہ جائے تو نبی ﷺ اس گناہ کو روکنے کے لیے فوری طور پر گناہ کا تعارف کروا کر

قوم کو ڈرا دیتے تھے۔ آج میں بھی بہت بڑے گناہ کا تعارف کرواؤں گا۔ اگر غور کرو گے تو فائدہ بہت زیادہ ملے گا، تعارف کروا دیتا ہوں گناہ بہت بڑا ہے۔ معاشرے میں یہ گناہ عام طور پر پایا جا رہا ہے۔ آج کل لوگ ڈر نہیں رہے ہیں، خوف نہیں کر رہے ہیں، اُس گناہ کو چھوڑ نہیں رہے ہیں۔

میرے بھائیو! اگر اس گناہ کا تعارف نہ کروایا تو اللہ مجھ سے پوچھیں گے کہ تم نے یہ گناہ کیوں نہیں بتایا تھا۔ اگر گناہوں کا تعارف نہیں کرواؤں گا تو پھر تم گناہ کیسے چھوڑو گے۔ اگر تمہیں نیکی کا تعارف نہیں کرواؤں گا تو تم نیکی کیسے کرو گے۔ اس لیے ایک بہت بڑا جرم ہے جو معاشرہ میں پایا جا رہا ہے۔ آج کے جمعہ میں اس کے بارہ میں بات کروں گا۔ اگر تم اس گناہ سے رک گئے تو پھر کامیابی ہے ورنہ بربادی ہے۔ پھر بہت زیادہ خطرناک بربادی ہوگی۔ وہ ایسا گناہ ہے کہ جس کے ذمہ لگایا گیا ہے کہ تم نے یہ نیکی کرنی ہے، اگر وہ نیکی نہ کرے گا تو دوسروں کو بھی اُس کا گناہ ملے گا۔ اگر ایک نیکی یہ نہیں کرتا ہے اس پر عمل نہیں کرتا ہے تو دوسرے رشتہ دار بھی تباہ ہو جائیں گے۔ اتنا بڑا خطرناک جرم ہے ایک گناہ اگر وہ کرتا ہے تو باپ بھی پکڑا جائے گا، بیٹا بھی پکڑا جائے گا، خاوند بھی پکڑا جائے گا، حالانکہ بڑے بڑے اللہ کے ولی اور نیک ہوں گے۔ فرمایا ان کو جنت کے سرٹیفکیٹ پکڑائے جائیں گے۔ لیکن پھر جنت کی ٹکٹیں چھین کر جہنم کی طرف بھیجے جائیں گے۔ اتنا خطرناک جرم ہے وہ کیا ہے، وہ بے پردگی ہے۔

آج پردہ کا موضوع اس لیے بیان کرنے لگا ہوں یعنی کے بے پردہ عورت کو قیامت کے دن کیا ملے گا اور اُس کے جو خصوصی خصوصی رشتہ دار ہیں تو اُن کے ساتھ کیا بنے گا۔ یعنی آج کل کیا کرنا چاہیے۔ عورت کا معنی یا مطلب کیا ہے یہ بات اس لیے بیان کرنے لگا ہوں کہ اگر ایک بھی ماں بہن قرآن و حدیث سن کر پردہ کرنے لگ گئی تو میری نجات ہو جائے گی۔ اور اُس کے تمام گھر والوں کی بھی نجات ہو جائے گی۔ اگر معاشرہ میں پردہ قائم ہو جائے حقیقت میں پردہ ہونے لگ پڑے اگر عورت گھر سے نکلے تو پردہ کر کے نکلے تو اللہ کی قسم

لاکھوں کروڑوں گناہوں کو یہ معاشرہ ختم کردے گا۔ لیکن آج معاشرہ اس طرح ہے کہ جس میں بے پردگی کی وجہ سے لاکھوں کروڑوں جرم کیے جا رہے ہیں اگر پردہ کا اہتمام ہونے لگ پڑے تو پھر لاکھوں کروڑوں گناہ ختم ہو جائیں گے۔ اور نیکیوں کی فضا معاشرہ میں قائم ہو جائے گی۔

میرے بھائیو! کچھ آداب سکھائے گئے ہیں یعنی جب تم کسی کے گھر میں جاؤ تو کس طرح جانا ہے۔ اسلام نے یہ آداب سکھائے ہیں۔ اس طرح جب عورت گھر سے نکلے تو کس طرح نکلے۔ ان شاء اللہ میں یہ بھی بتاؤں گا کہ کتنی شرائط ہیں۔ سات شرائط ہیں ان سات شرائط کی وجہ سے عورت اپنے گھر سے نکل سکتی ہے اگر وہ ان شرائط کے بغیر گھر سے نکل گئی تو اس عورت کو اسلام نے عورت ہی نہیں سمجھا ہے۔ اسی طرح کچھ شرائط ہیں جن کی وجہ سے آدمی گھر میں داخل ہوسکتا ہے یعنی گھر میں داخل ہونے کے بھی آداب سکھائے گئے ہیں کہ اچانک اگر آدمی گھر میں داخل ہوگا۔ تو یہ بے پردگی ہوگی کس طرح عورت گھر سے باہر جاسکتی ہے۔ عورت کو بھی اسلام نے پردے میں رکھا ہے۔ اگر ان شرائط کے بغیر ہم سارے کام کرتے رہے تو پھر یاد رکھیں کہ وہ آدمی دیوث ہے۔

اللہ پاک نے بھی جنت کے دروازوں پر لکھ دیا ہے کہ خبردار دیوث آدمی جنت میں داخل نہیں ہوسکتا ہے۔ دیوث کون ہے جو آدمی اپنی بہن، اپنی والدہ، اپنی بیٹی اور اپنی بیوی کے ساتھ چل رہا ہے وہ بغیر پردہ کے بازار میں چل رہی ہیں لیکن اس آدمی کی غیرت جوش میں ابھی تک نہیں آئی ہے یہ آدمی دیوث ہے، چاہے نمازی ہو، حاجی ہو، قاری ہو، عالم ہو، چاہے کوئی بھی ہو، وہ تباہ ہو جائے گا جو آدمی اپنی بیوی کو اپنی والدہ کو، اپنی بہن کو، اور اپنی بیٹی کو پردہ نہیں کرواتا ہے وہ آدمی دیوث ہے اور دیوث آدمی کا داخلہ جنت میں حرام ہے۔

کہیں ہم دیوث تو نہیں ہیں، کہیں حاجی صاحب دیوث تو نہیں ہے، کہیں اہلحدیث صاحب دیوث تو نہیں ہیں، کہیں بریلوی عاشقِ رسول دیوث تو نہیں ہیں، کہیں دیوبندی صاحب دیوث تو نہیں ہیں، یہ بڑے بڑے دعوے کرنے والے کہیں دیوث تو نہیں ہیں، یہ

ہمارے معاشرہ کا حال ہے، اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں، آج کا جمعہ ایک کان سے سن کر دوسرے سے نہیں نکالنا۔ یہ لعل جواہر اور موتی ہیں۔ میں آج قرآن میں سے دلائل دوں گا۔ ایک بہت بڑے عالم دین گزرے ہیں۔ جن کا نام مولانا نواب زادہ صدیق الحسن ہے۔ ان کی پہلی بیوی فوت ہوگئی انہوں نے پھر دوسری شادی کروالی۔ پہلی بیوی ذرا غریب گھرانے سے تعلق رکھتی تھی لیکن مولانا صاحب بہت بڑے امیر اور تاجر انسان تھے۔ عالم بھی بہت بڑے ہیں اس کے ساتھ ساتھ تقویٰ اور طہارت کے بادشاہ بھی آدمی ہیں۔

عالم باعمل ہیں، بہت نیک انسان تھے یہ واقعہ اصلاح کرنے کے لیے سنا رہا ہوں، ان کی پہلی بیوی فوت ہوگئی، تو انہوں نے دوسری عورت سے شادی کروالی۔ دوسری عورت بہت بڑے امیر گھرانے سے تعلق رکھتی ہے۔ امیر لوگوں میں بہت بڑے بڑے جرم پائے جاتے ہیں، غریب لوگوں میں بہت زیادہ خیر خواہی اور دین داری پائی جاتی ہے۔ نبی ﷺ نے اس لیے تو فرمایا تھا کہ مجھے غریب لوگ پسند ہیں۔ فرمایا! اے اللہ مجھے دنیا پر غریبوں میں رکھنا اور کل قیامت کو بھی غریبوں میں سے اُٹھانا۔ آج کل ہم کہتے ہیں کہ غریب آدمی ہمارے قریب بھی نہ آئے، ہم غریبوں سے نفرت کرتے ہیں، لیکن ہمارے پیارے نبی ﷺ نے غریبوں کو پسند کیا ہے۔

میرے بھائیو! جب انہوں نے دوسری عورت سے شادی کروائی۔ اب یہ بہت زیادہ امیر ترین عورت ہے، چار پانچ دن تک گھر میں رہی۔ پھر کہنے لگی مولانا صاحب اے میرے سر کے تاج ساتھ ساتھ ان کو مذاق کرتی ہے، ساتھ کہنے لگی کہ میرا جب سے تم سے نکاح ہوا ہے میں تو پھانسی کے منہ میں چلی گئی ہوں۔ میں بھول کر تمہارے گھر آ گئی ہوں میں تو پارکوں میں گھومنے والی عورت ہوں۔ میں تو برہنہ منہ لے کر بازار جانے والی عورت ہوں، میں تو ہنسی مذاق کرنے والی عورت ہوں، مجھے تو تم نے پنجرے میں قید کر دیا ہے، میں تمہارے گھر نہیں رہ سکتی ہوں، اگر مجھے اپنے گھر میں رکھنا چاہتے ہو تو میری ایک شرط ہے جلدی سے دو گھوڑے منگواؤ۔ ایک گھوڑے پر میں سوار ہوتی ہوں، دوسرے گھوڑے پر تم سوار ہو جاؤ۔

میں اپنے ذہن کو فریش کرنے کے لیے فلاں پارک میں جانا چاہتی ہوں۔ جہاں بہت زیادہ لوگ آتے ہیں، میں اُس پارک میں جا کر سیر وتفریح کرنا چاہتی ہوں اگر یہ کام کر سکتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ تمہارا میرا کوئی رشتہ نہیں ہے وہ بہت عقل مند انسان تھے، عالم بھی ہیں، سوچ لیا کہ میرا اور اس کا گزر بسر نہیں ہونا ہے، چلو آج اس کی بات مان کر دیکھتے ہیں، پھر جب یہ گھر آئے گی، پھر دیکھ لیں گے۔ اُن کا ذہن یہ تھا کہ اگر ماریں گے تو عورت نکمی ہو جاتی ہے، کچھ اور نہ کر دے اس لیے کہنے لگے کہ ٹھیک ہے دو گھوڑے منگوا لیے۔ ایک پر مولانا صاحب بیٹھ گئے دوسرے گھوڑے پر وہ عورت بیٹھ گئی۔ پہلے بھی بہت زیادہ خوب صورت تھی۔ بڑے امیر گھرانے سے تعلق رکھتی تھی۔ جب گھوڑے پر بیٹھ گئی تو کہنے لگے کہ اس طرح نہ بیٹھو بلکہ ذرا اور میک اَپ کر لو، تاکہ تمہارے حسن میں اور اضافہ ہو، تو لوگ تمہیں اچھی طرح دیکھیں اور اپنے ایمان کا بیڑا غرق کریں، پھر اُس عورت نے دوبارہ میک اَپ کیا اور بڑی ٹین شین ہو کر بیٹھ گئی۔ گھوڑے پر سوار ہو گئی۔ چلتے چلتے راستے میں ایک بزرگ ملے، بزرگ دور سے آوازیں دینے لگ جاتا ہے۔ کہتا ہے مولانا صاحب ذرا دو منٹ کے لیے رک جائیں، میں بڑی دور سے ایک مسئلہ پوچھنے آیا ہوں۔ جب مولوی صاحب رک گئے تو اس عورت نے بھی چند قدم آگے گھوڑے کو روک لیا۔

بزرگ مولانا صاحب سے سوال کرتے ہیں، بابا جی کہتے ہیں کہ جناب دیوث کون ہوتا ہے، جب اتنی بات کی تو مولانا صاحب کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی، جسم پانی پانی ہو گیا، پسینے چھوٹ گئے کہ میں تو لوگوں کو وعظ کرتا تھا، میں تو لوگوں کو پردے کی پابندی کا حکم دیتا تھا، میں تو لوگوں کو دیوث کا تعارف کرواتا تھا۔ آج اس بزرگ کو پتہ چل گیا ہے، اس نے میری بیوی کی طرف دیکھ کر یہ مسئلہ پوچھا ہے۔ حالانکہ یہ بات نہیں تھی بلکہ اس آدمی نے سچ مچ مسئلہ پوچھا تھا۔ اس بزرگ کو نہیں پتہ تھا کیونکہ اُن کے ذہن میں ہی یہ بات نہیں تھی کہ یہ تو اتنے بڑے عالم ہیں لیکن بے پردہ ناز ونخرے میں سنبھلنے والی یہ عورت مولانا صاحب کی بیوی نہیں ہے۔ اُس بزرگ کے تو ذہن میں یہ بات ہی نہیں تھی۔

بہر حال مولانا پریشان ہو گئے، بزرگ کہنے لگا کہ کیا وجہ ہے کیوں پریشان ہو گئے ہیں، کیا اس کا معنی نہیں آتا ہے، وہ کہنے لگے کہ معنی آتا ہے مگر ایک وجہ ہے مجھے یہ بتاؤ کہ **دیوث** کا معنی پوچھنا چاہتے ہو یا دیوث آنکھوں سے دیکھنا چاہتے ہو۔ وہ بزرگ کہنے لگا کہ مجھے دیوث کا معنی بھی بتا دیں اور آنکھوں سے بھی دیوث دکھا دیں۔ یہ تو بہت اچھا ہوگا کہ میں آنکھوں سے دیوث کو دیکھ لوں۔ مولانا صاحب کہنے لگے کہ اے بزرگو اگر دیوث دیکھنا چاہتے ہو تو مجھے دیکھ لو۔ میں دنیا میں بہت بڑا دیوث آدمی ہوں، مجھے لوگ بہت بڑا عالم بھی کہتے ہیں، بزرگ کی چیخیں نکل گئیں، بزرگ رونے لگ پڑا۔ کہنے لگا مولانا صاحب اگر آپ دیوث بن گئے تو پھر ہمارا کیا بنے گا۔

مولانا صاحب کہنے لگے کہ میں دیوث ہوں یہ گھوڑے پر برہنہ منہ میری بیوی سوار ہے۔ جس کی بیوی برہنہ منہ بازار میں جائے، جس کی بہن برہنہ منہ بازار میں جائے، جس کی بیٹی برہنہ منہ بازار میں جائے۔ پھر بھی اُس آدمی کے دل میں غیرت نہ آئے اُس کو پردہ نہ کروا سکے تو وہ آدمی دیوث ہے۔ اسی لیے اگر دیوث دیکھنا چاہتے ہو تو مجھے دیکھ لو، وہ بزرگ مسئلہ پوچھ کر چلے گئے، عورت اپنے خاوند کو واپس جانے کو کہتی ہے۔ جب وہ عورت واپس جانے لگی تو مولانا صاحب پریشان ہو گئے کہ اب یہ مجھے باتیں کرے گی، اب واپسی پر مجھ سے طلاق مانگے گی، ٹھیک ہے میں بھی طلاق دینے کے لیے تیار ہوں، جب واپس آئے تو معاملہ کچھ اور ہے، جب وہ عورت گھر آ گئی تو کہنے لگی اے میرے سرتاج مجھے معاف کر دیں، اپنا دوپٹہ اُتار کر مولانا صاحب کے قدموں میں رکھ دیا۔ کہنے لگی کہ آج میری وجہ سے آپ نے خود کو دیوث کہا ہے اس لیے مجھ سے بڑی بے غیرت عورت بھی کوئی ہوسکتی ہے۔ میری بھی غیرت کا جنازہ نکلا تھا، میں اب آئندہ سے بے پردہ نہیں رہوں گی۔ مجھے اب معاف کر دیں۔

آپ اللہ کے سامنے گواہ بن جاؤ کہ اب کوئی آدمی مجھے پوری زندگی میں نہیں دیکھے گا۔ پھر اس عورت نے پردہ کرنا شروع کر دیا پھر گھر میں رہ کر چھپ کر اُس نے پردے کے موضوع پر ایک کتاب لکھی۔ اور عورتوں کے مسائل پر کتاب لکھ دی۔ وہ بڑی اہم کتاب ہے

آج تک کوئی دنیا میں اتنی اعلیٰ کتاب نہیں لکھ سکا ہے۔ جب کتاب مکمل ہوگئی تو اپنے عالم خاوند کو دکھادی کہ ذرا یہ کتاب پڑھیں۔ انہوں نے کتاب پڑھی تو کہنے لگے یہ کتاب کس نے لکھی ہے وہ عورت کہنے لگی کہ جب سے میں نے پردہ کرنا شروع کیا ہے اس وقت سے میں نے کتاب لکھنا شروع کردی تھی۔ میں نے چھپ کر یہ کتاب لکھی ہے۔ یہ پردہ کے موضوع پر میں نے خود کتاب لکھی ہے۔ پھر مولانا صاحب کو پتہ چلا کہ میری بیوی تو بہت بڑی عالمہ ہے لیکن پہلے بے عمل تھی اب عمل کرنے والی عورت بن گئی ہے۔

میرے بھائیو! اس کو عقل مند کہتے ہیں کہ جب مسئلہ ذہن میں آ گیا تو اس پر عمل کرنا شروع کردیا۔ جن لوگوں نے عمل کیا وہ پھر کامیاب ہوگئے۔ میرے بھائیو نبی پاک ﷺ کا دور ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے، جلد نمبر دو ہے، صفحہ نمبر سات سو ہے، عربی میں پڑھو گے تو دوسری جلد ملے گی۔ ماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((يَرْحَمُ اللّٰهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوْلٰى .))

ماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی پاک ﷺ نے ہمیں پردہ کا موضوع سنایا۔ پردے کے مسائل سنائے تو اسی وقت مہاجرین کی پہلی عورتوں پر اللہ پاک رحمت کی بارش کرے وہ چند اکٹھی عورتیں بیٹھی تھیں جن کے پاس دوپٹے نہیں تھے تو جن کے پاس "شَقَقْنَ مُرُوْطَهُنَّ" دوپٹے تھے۔ انہوں نے اپنی چادروں کے دوٹکڑے کیے تو جن کے پاس چادریں نہیں تھیں انہوں نے ایک دوسرے کو چھپالیا۔ پھر اسی حالت میں وہ گھر چلی گئیں۔ فرمایا! پھر اُس کے بعد کسی بھی بشر نے ان عورتوں کا چہرہ نہیں دیکھا ہے۔ اس کو عمل کرنا کہتے ہیں جب قرآن وحدیث سنو تو پھر مومن کا حق بنتا ہے کہ فوراً عمل کرے۔

میرے بھائیو! عورت کا معنی پردہ ہے تو یہ عربی زبان کا لفظ عورت ہے، جو عورت پردہ کرنے والی ہے، وہ تو عورت ہے، اس عورت کی کل قیامت کو اتنی شان بنے گی، فرمایا! جنت کی حوروں کو اللہ نے حسن بہت دیا ہے۔ فرمایا! یہ عورت ان جنت کی حوروں کی سردار بن جائے گی۔ یہ حسن سے بھی اُن سے بڑھ جائے گی۔ فرمایا! جو عورت فرماں بردار ہے یعنی جو

عورت اپنے رب کی اپنے محمد ﷺ کی اور اپنے خاوند کی فرماں بردار ہے تو اس عورت کی شان حوروں سے بھی بڑھ جائے گی۔

لیکن جو عورت برہنہ منہ بازار میں چلی گئی ہے اُس کو تو اسلام نے عورت ہی نہیں کہا ہے۔ فرمایا عورت گھر سے باہر کس طرح نکلے گی۔ فرمایا جب گھر سے باہر نکلے تو کس طرح نکلنا چاہیے یہ نبی ﷺ نے کچھ شرائط بیان کی ہیں۔ فرمایا عورت جب گھر سے نکلے تو کس طرح نکلے، اپنے کپڑے دکھانے کے لیے نہ نکلے، اپنی چوڑیاں دکھانے کے لیے نہ نکلے، اپنے نئے زیور کا تعارف کروانے کے لیے نہ نکلے۔ دوسری عورتوں سے گپ شپ کرنے کے لیے نہ نکلے۔ فرمایا اگر کسی ضروری کام کے لیے نکلیں، فروری کام کیا ہے کہ جہاں شریعت نے پابندیاں لگائی ہیں کہ یہ یہ کام کرنا ہے، ضروری کام ہو، اعلیٰ کام ہو، اُس ضروری کام کے بغیر عورت گھر سے باہر نہیں نکل سکتی ہے۔ ایک شرط یہ ہے آگے ذرا گنتی کرتے جائیں۔ فرمایا! دوسری شرط یہ ہے جب عورت اپنے گھر سے باہر نکلے تو اپنے خاوند کی اجازت سے نکلے۔ اگر خاوند نہیں ہے تو پھر اپنے بھائی سے اجازت لے کر نکلے۔ اگر بھائی نہیں ہے تو پھر اپنے باپ سے اجازت لے کر باہر نکلے یعنی کوئی نہ کوئی عورت کا سرپرست ہو، اُس کی اجازت کے بغیر عورت گھر سے نہ نکلے۔

یہ ابوداؤد میں حدیث ہے فرمایا! جو عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکل جاتی ہے۔ سوچتی رہے کہ چلو کوئی بات نہیں ہے، میرا خاوند لاہور گیا ہوا ہے، میرا خاوند پشاور گیا ہے، میرا خاوند فلاں جگہ پر گیا ہے، پتہ نہیں کہ کب آئے گا۔ میں تو چلی جاتی ہوں، اب کہاں سے اُس سے اجازت لوں۔ فرمایا! جو عورت خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکل گئی۔ فرمایا جب تک وہ پھر واپس گھر نہیں آجاتی ہے۔ تب تک فرشتے مسلسل اُس عورت پر اللہ کی طرف سے لعنتیں بھیجتے ہیں وہ لعنتی عورت ہے۔ فرمایا! خاوند کی اجازت کے بغیر عورت گھر سے باہر نہ نکلے۔ عورت کا اسلام نے کتنا لحاظ رکھا ہے، فرمایا تیسری شرط یہ ہے کہ عورت جب گھر سے نکلے تو کس طرح نکلے۔ جس طرح اللہ پاک نے نبی کو حکم سنایا اور تمام مسلمانوں کو بھی حکم

سنا دیا۔ فرمایا:

﴿يَآأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾ (الاحزاب:59)

اے میرے پیارے نبی ﷺ جی اپنی بیویوں کو پردہ کرواؤ، پردے کے بغیر آپ ﷺ کی بیویاں باہر نہ نکلیں، کیونکہ آپ ﷺ کی بیوی سارے مسلمانوں کی ماں ہے، حالانکہ عورتیں کون ہیں، نبی ﷺ کی بیویاں ہیں، فرمایا تم بھی برہنہ منہ لے کر بازار میں نہیں آ سکتی ہو، حالانکہ سارے مسلمان ان کے بیٹے ہیں۔ بیٹے سے ویسے بھی ماں کا نکاح نہیں ہوسکتا ہے۔ کوئی خرابی بھی نہیں ہے، کوئی پریشانی بھی نہیں ہے، فرمایا پھر بھی اے پیارے نبی ﷺ جی وہ آپ کی بیویاں ہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ کے گھر سے اسلام اُٹھنا ہے۔ پھر ساری قوم تک پھیلنا ہے۔ پہلے آپ ﷺ سے اسلام کو لاگو کرتے ہیں۔ فرمایا! اے نبی ﷺ جی اپنی بیویوں کو پردہ کروائیں، پردے کے بغیر عورت گھر سے باہر نہ نکلے، چاہے نبی ﷺ کی بیویاں ہوں، چاہے نبی ﷺ کی بیٹیاں ہوں، فرمایا: ''وَبَنَاتِكَ'' اے نبی ﷺ جی اپنی بیٹیوں کو بھی پردہ کرواؤ، کئی آدمی کہتے ہیں کہ دل کا پردہ ہونا چاہیے چادر کا نہیں بس دل کا پردہ ہونا چاہیے۔ کیا خیال ہے نبی ﷺ کی بیٹیوں کا دل صاف نہیں تھا۔ دل تو پہلے ہی پردے میں ہے، اس کو پردہ کیا کروانا ہے۔

میرے بھائیو! یہ بات کہنا درست نہیں ہے، یہ اسلام سے انکار ہے یہ بات نہ کہا کریں، پردہ کا حکم بس خاموش ہوکر مان لینا چاہیے۔ یہاں سے ایک اور مسئلہ نکلتا ہے، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی بیٹی ایک تھی۔ جن لوگوں کو شیعہ کہا جاتا ہے۔ باقی بیٹیوں کا انکار نہ کرتے ہیں۔

قرآن ایک لفظ قطعی ہے۔ قرآن کی بات غلط نہیں ہوسکتی ہے قرآن نے جمع کا صیغہ بولا ہے کہ ایک سے زیادہ ہیں۔ حدیث رسول ﷺ نے بھی تعارف کروایا ہے۔ فرمایا پیارے نبی ﷺ کی چار بیٹیاں ہیں لیکن یہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی ایک بیٹی ہے۔ قرآن نے

بھی جمع کا صیغہ بولا ہے جمع ایک کو نہیں کہتے ہیں۔ ایک سے زیادہ کو کہتے ہیں "وَبَنَاتِكَ" فرمایا نبی کی بیٹیاں بھی پردہ کریں۔ کیا مطلب ہے یعنی یہاں ایک کا ذکر نہیں آیا ہے بلکہ جمع کا قرآن نے صیغہ بیان کیا ہے۔ باقی حدیث میں سے نبی ﷺ کی چار بیٹیاں ثابت ہوتی ہیں۔ آگے فرمایا:

﴿وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾

(الاحزاب:59)

تمام مسلمانوں کی عورتیں وہ بھی خود کو چھپا کر ڈھانپ کر یعنی پردہ کی حالت میں باہر نکلیں۔ چاہے نبی ﷺ کی بیوی ہو، چاہے نبی ﷺ کی بیٹی ہو، چاہے کسی مولوی کی بیٹی ہو، چاہے کسی علامہ کی بیوی ہو، چاہے قاری کی بیوی ہو، جو کوئی بھی عورت ہے، جو خود کو مسلمان کہتی ہے، فرمایا پھر وہ پردہ کے بغیر گھر سے نہ نکلے جلابیب یہ قرآن کا لفظ ہے۔ یعنی عربی زبان کا حرف ہے اس کا معنی کیا ہے۔ فرمایا: عورت وہ کپڑا اُوپر لے جو سر سے لے کر پاؤں تک سب کے سب جسم کو ڈھانپ دے۔ پھر یہ "جَلَابِیب" کپڑا آئے گا پھر جن عورتوں کے ہاتھ نظر آئے وہ پھر "جَلَابِیبِ" میں نہیں ہے۔ فرمایا عورت کی ایک اُنگلی بھی نظر نہیں آنی چاہیے۔ فرمایا سر سے لے کر پاؤں تک ساری کی ساری عورت چھپ جائے یہ "جَلَابِيْبِهِنَّ" ہے۔ کپڑے کا وہ حصہ جس سے ساری کی ساری عورت چھپ جائے۔

آج کئی تو پردہ کرتی نہیں ہیں، کئی عورتوں نے نقاب کیے ہوئے ہیں، خود کو چھپانے کے لیے عورتیں اپنی زینت کو ظاہر کرتی ہیں۔ بھائیو یہ نقاب والا پردہ جائز نہیں ہے، قرآن نے تو کہا ہے، اپنی زینت کو چھپاؤ لیکن اس سے تو زینت ظاہر ہوتی ہے۔ وہ زینت کس کپڑے سے چھپتی ہے۔ وہ ہر کسی کو پتہ ہے کہ وہ کون سا برقعہ ہے۔ بہر حال فرمایا جب عورت گھر سے نکلے تو وہ خوشبو لگا کر نہ نکلے، اگر خوشبو لگا کر جائے گی تو ابوداؤد شریف میں حدیث ہے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو لگا کر باہر جاتی ہے پھر جب وہ واپس آتی ہے۔ فرمایا اُس کا حال کیا ہے وہ چاہے دوکان سے سبزی لے کر آ گئی ہے لیکن جتنے آدمیوں

نے اُس کی لگائی ہوئی خوشبو کو محسوس کیا ہے تو اُتنے آدمیوں سے اس عورت کا زنا لکھا جاتا ہے۔ فرمایا یہ عورت کیا ہے "فَهِيَ زَانِيَةٌ" یہ تو زانیہ عورت ہے، جو گھر سے خوشبو لگا کر بازار گئی ہے، خوشبو لگا کر عورت گھر سے باہر نہ نکلے، چار شرائط ہوگئی ہیں، پانچویں شرط یہ ہے، فرمایا عورت جب گھر سے نکلے تو کس طرح نکلے اس طرح کی باتیں شاید آج تم پہلی بار سن رہے ہو، تمہیں موضوع شاید پسند نہ آئے لیکن اگر عمل کرلو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے، پانچویں شرط یہ ہے فرمایا عورت جب گھر سے نکلے تو اُن علاقوں میں نہ جائے اُن علاقوں میں سے نہ گزرے، جن علاقوں میں آدمیوں کے کندھے عورتوں سے لگتے ہوں، فرمایا پانچویں شرط یہ ہے کہ عورت کے ساتھ کسی آدمی کا کندھا یا جسم کا کوئی حصہ ٹچ نہ ہو۔

میرے بھائیو! نبی ﷺ کے پیچھے عورتیں نماز پڑھنے آتی تھیں تو اللہ کے نبی ﷺ کو ایک مرتبہ شکایت ملی کہ عورتیں جب نماز سے فارغ ہوکر جاتی ہیں تو بازار کے درمیان میں چلتی ہیں، تو کچھ آدمیوں کو پریشانی ہوگئی ہے کچھ اختلاف ہوگئے ہیں۔ عورتیں اور آدمی قریب قریب ہوگئے ہیں اس لیے اللہ کے نبی ﷺ جی اس کے بارہ میں بتا دیں۔

تو آپ ﷺ نے اعلان کیا اے مردو اے عورتو جب تم نے مسجد سے نماز پڑھ کر نکلنا ہے تو تم عورتوں نے دیواروں کے ساتھ چمٹ چمٹ کر جانا ہے تم نے بازار کے درمیان میں نہیں جانا ہے کہیں آدمیوں کے ساتھ تمہارے کندھے نہ لگ جائیں۔ فرمایا اگر اس طرح کرو گے تو تمہیں پھر بہت بڑا گناہ ملے گا۔ میرے بھائیو وہ دور کیسا ہے، وہ دور میرے محمد ﷺ کا ہے۔ عورتیں کیا کرکے آئی ہیں، عورتیں سینما دیکھ کر نہیں آئی ہیں، عورتیں شادی سے ڈانس کرکے نہیں آئی ہیں، عورتیں کسی کی دعوت کھا کر فضول باتیں کرتی ہوئی نہیں آئی ہیں، عورتیں کہاں سے آئی ہیں، عورتیں تو محمد ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ کر آئی ہیں، وہ عورتیں کون ہیں، جن عورتوں کا قیامت تک کوئی عورت مقابلہ نہیں کرسکتی ہے۔ یہ صحابیات رضی اللہ عنہن عورتیں ہیں نماز پڑھ کر آئی ہیں۔ پیارے محمد ﷺ کے پیچھے پڑھ کر آئی ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کون ہیں ان جیسے کائنات میں اور نہیں آنے ہیں اتنے اعلیٰ بندے اور اتنا اعلیٰ امام ہے۔

عورتیں صحابیات رضی اللہ عنہن ہیں فرمایا پھر بھی تم نے دیواروں سے چمٹ چمٹ کر جانا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاؤں کا انگوٹھا بھی نظر نہیں آنا چاہیے تو عورتوں نے شکایت کی۔ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جی ہم نے چادر کو بالکل زمین پر گرا دیا ہے تو بعض مرتبہ گندی جگہ آتی ہے تو وہاں ہماری چادر خراب ہو جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بات نہیں ہے اگر گندی جگہ آ جاتی ہے تو آگے صاف جگہ بھی تو آ جاتی ہے جہاں وہ پاک صاف جگہ آئے گی تو تمہاری چادر وہاں پاک ہو جائے گی۔ بہرحال تمہاری اُنگلی بھی نہیں نظر آنی چاہیے۔ آج کل تو چہرے نظر آ رہے ہیں، آج کل تو چہرہ مبارک نظر آ رہا ہے، چاند رات والے دن عورتیں برہنہ منہ لے کر بازار جاتی ہیں تو رمضان کے روزے ضائع ہیں۔ رمضان کے روزے رکھنے کے بعد عورت بازار جائے گی۔

انہوں نے چاند رات عشاء کے بعد بازار جانا ہوتا ہے نوجوان بدمعاش لڑکے میری ماں بہن کا پاکیزہ ہاتھ اُن کے ہاتھ میں ہوگا اور یہ عورت چوڑیاں پہن رہی ہوگی۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عورتو! مسجد سے نکل کر تم بازار میں نہیں جاسکتی ہو لیکن آج کل کی عورتیں اپنے برہنہ منہ لے کر بازار میں چل رہی ہوتی ہیں۔ آدمی ان کے ساتھ اپنے کندھے مار رہے ہوتے ہیں۔ اگر روکا جائے تو آگے سے یہ لوگ کہتے ہیں جی میری بیوی کو چیز خریدنے کا طریقہ بہت زیادہ ہے۔ اگر وہ اتنی اچھی ہے تو پھر اس کو دوکان بنا دو اور تم گھر پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر سو جاؤ۔ یہ پھر تمہارا سب کام سنبھال کر آ جایا کرے گی۔ یہ پتہ تب چلے گا جب قیامت آئے گی۔

میرے بھائیو! اپنی بیویوں کو چاند رات بازار نہ جانے دیا کرو، کیا تم مر گئے ہو، اگر دوکان والے نے پانچ دس روپے زیادہ بھی لے لیے تو کوئی بات نہیں ہے لیکن اُدھر تمہارے ایمان کا جنازہ نکل جائے گا۔ ادھر جہنم کا ایندھن بن جاؤ گے۔ اگر تمہاری بیوی بازار برہنہ منہ لے کر چلی گئی۔ فرمایا جتنے آدمیوں کی اس پر نظر پڑی تو اتنے آدمیوں سے اُس کا زنا لکھا جائے گا اگر اس طرح کی علماء تقریریں کریں تو ہوسکتا ہے کہ معاشرہ ٹھیک ہو جائے۔ میرے

بھائیو! غور کریں کہ کیا ان شرائط کے تحت ہماری بیویاں باہر جاتی ہیں آگے فرمایا جب عورت گھر سے نکلے تو بالکل خاموش ہوکر نکلے پاؤں کو آہستہ آہستہ رکھ کر نکلے۔

اگر اس کے زیوروں کی آواز کسی کے کان تک چلی گئی تو پھر بھی اس عورت کو بہت بڑا گناہ ملے گا۔ اس عورت کی چوڑی کی آواز نہ آئے اُس کے پاؤں میں لگے زیوروں کی آواز نہ آئے اُس کی زبان سے کوئی جملہ نہ نکلے۔ میرے بھائیو بیت اللہ شریف ہے، حج کا موقع ہے، میرے نبی ﷺ نے فرمایا عورتو! تم تلبیہ اونچی آواز سے نہیں پکار سکتی ہو، تلبیہ کہنا بہت بڑی نیکی ہے۔ فرمایا عورتو! تم نے اتنی آہستہ آواز نکالنی ہے کہ بہ مشکل تمہارے اپنے کانوں تک پہنچے۔ تمہاری آواز کسی اور آدمی تک نہ جائے۔ فرمایا اگر عورت باہر نکلے تو اپنی آواز کو کسی غیر محرم آدمی تک نہ پہنچائے۔ فرمایا ساتویں شرط یہ ہے کہ عورت جب گھر سے نکلے تو اکیلی کسی سفر پر نہ جائے، وہ سفر چاہے دنیا داری کا ہے، چاہے سفر دین داری کا ہے، چاہے کوئی عبادت کا سفر ہے، فرمایا عورت اپنے محرم کے بغیر باہر نہیں جا سکتی ہے۔

اللہ کے نبی ﷺ کی احادیث اس بارہ میں بہت زیادہ ہیں مگر ایک واقعہ سن لیں نبی ﷺ کا دور ہے۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ یہ سن کر کھڑا ہوگیا۔ کہنے لگا اللہ کے نبی ﷺ جی میری بیوی حج پر جا رہی ہے لیکن میں نے جہاد کرنے جانا ہے۔ جہاد کرنا کتنا اہم مسئلہ ہے۔ فرمایا پورے اسلام کی چوٹی یا کوہان جہاد ہے۔ فرمایا جو قومیں جہاد نہیں کرتی ہیں ان قوموں کو اللہ زمین پر بھی ذلیل کریں گے۔ کل قیامت کو بھی اللہ اُن کو ذلیل کریں گے۔ جہاد کرنے والے کو دنیا پر بھی عزتیں ملیں گی کل قیامت کو بھی عزتیں ملیں گی۔ فرمایا جہاد اسلام کی کوہان اور چوٹی ہے۔ ان چوٹیوں پر وہ جائے گا جو اللہ کو زیادہ پیارا اور پسند ہے۔ جہاد اتنا بڑا عمل ہے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا جہاد کے معرکے میں نام آ گیا ہے وہ جہاد پر جا رہا ہے۔ عورت اس کی حج پر جا رہی ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا دور ہے۔ عورت نے جانا بھی حج کرنے ہے۔

میرے بھائیو! دور بھی بڑا پیارا دور ہے، جب اس صحابی رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہہ دی تو اللہ کے نبی ﷺ فرمانے لگے۔ اے صحابی (رضی اللہ عنہ) تمہیں جہاد پر جانے کی اجازت نہیں ہے بلکہ تم

اپنی بیوی کے ساتھ حج پر جاؤ۔ تمہاری بیوی اکیلی حج کا سفر بھی نہیں کرسکتی ہے لیکن آج کل یہ حال ہے خاوند اس کا دفتر گیا ہے، لیکن یہ پتہ نہیں کہ کہاں کہاں گھوم رہی ہے۔ جب خاوند کے آنے کا وقت ہوا تو اس کے آنے سے چند منٹ پہلے خود کو کچن میں بڑا مصروف کرلیتی ہے۔ یعنی کہ میرے خاوند کو پتہ چلے کہ اُس کی بیوی سارا دن کام کرکے تھک گئی ہے۔

سات شرائط یہ ہیں کہ بغیر کسی کام کے عورت گھر سے باہر نہ نکلے۔ خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلے، اگر نکلے تو سارے جسم کو ڈھانپ کر نکلے، باہر کسی آدمی کو عورت کا کوئی حصہ نظر نہیں آنا چاہیے، جب عورت گھر سے نکلے تو خوشبو لگا کر نہ نکلے، اگر گھر سے نکلے تو ایسے علاقے میں نہ جائے جہاں آدمیوں کا اور اس عورت کا اختلاط ہو جائے۔ اگر عورت گھر سے باہر جائے تو اس عورت کی آواز اس کی چوڑیوں کی آواز اور زیور کی آواز کھٹک کر دوسرے کانوں میں نہ جائے اگر گھر سے باہر جائے تو اپنے محرم کے ساتھ جائے، بغیر محرم کے نہ جائے، چاہے دینی سفر ہو، چاہے دنیاوی سفر ہو، یہ سات شرائط سے عورت باہر نکل سکتی ہے۔

میرے بھائیو! اب میں وہ باتیں بیان کرنے لگا ہوں کہ کوئی کسی کے گھر میں جائے تو وہ کس طرح داخل ہو۔ بھابھی کے پاس آدمی آئے تو کس طرح آئے جیٹھ آئے تو کس طرح آئے، بڑا بھائی آئے تو کس طرح آئے، ہر کوئی آئے تو کس طرح آئے۔ یہ بھی قرآن بیان کرتا ہے۔

﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۝﴾

(النور: 27)

اے برادری کے پاس جانے والو، رشتہ داروں کے پاس جانے والو، اپنے گھروں کے علاوہ کسی کے پاس جانے والو، رب کے قرآن نے فرمایا یہ بھی اللہ پاک نے ادب سکھایا ہے کہ اچانک گھر میں داخل نہ ہو جاؤ۔ ہوسکتا ہے کہ بے پردگی ہو جائے۔ فرمایا جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہو تو اجازت کے بغیر اُس کے گھر میں داخل نہ ہو جانا، اجازت کس طرح لینی

ہے۔ پہلے دروازے کے پاس جا کر کہو السلام علیکم پھر کہو السلام علیکم۔ اللہ کے نبی ﷺ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے گھر میں جانے لگے۔ جب آپ ﷺ دروازے کے پاس پہنچ گئے تو وہ صحابی رضی اللہ عنہ بھی آہستہ سا دروازہ کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ فرمانے لگے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ" میرے نبی ﷺ کی سیرت سنیں لیکن آج کل پیر کہتے ہیں کہ ہم پیر ہیں تم مرید ہو، تو پھر تمہارا اور میرا کیا پردہ ہے، بلکہ اتنے اتنے غیرت کے جنازے نکل رہے ہیں کہ پیر صاحب کی ٹانگیں مریدنی دبا رہی ہے۔

میرے بھائیو! لیکن اُس بے غیرت کو سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ یہ چاہے پیر ہے لیکن ہے تو انسان ہے۔ ساری دنیا کے پیروں سے بڑا پیر محمد ﷺ ہے۔ میرے نبی ﷺ نے تعلیمات دی ہیں فرمایا کہ جب کسی کے دروازہ پر جاؤ تو اجازت لے کر جایا کرو، چاہے میں محمد ﷺ ہوں لیکن پھر بھی بغیر اجازت کے میں نہیں جاؤں گا۔ میں نبی ﷺ بھی اپنے کسی صحابی رضی اللہ عنہ کے گھر بغیر اجازت کے نہیں جاؤں گا۔ ایک مرتبہ میرے نبی ﷺ نے سلام بلایا تو صحابی رضی اللہ عنہ آہستہ سا جواب دیتا ہے۔ بہر حال تین مرتبہ اللہ کے نبی ﷺ نے سلام بلایا، لیکن آگے سے آپ ﷺ کو جواب نہ آیا۔ پھر اللہ کے نبی ﷺ واپس چلے گئے۔ صحابی رضی اللہ عنہ انتظار کر رہا ہے کہ دوبارہ مجھ پر سلامتی کی دعا کیوں نہیں آئی ہے۔ جب آہستہ سا دروازہ کھول کر دیکھا تو نبی ﷺ جا رہے تھے۔ یہ نبی ﷺ کی سیرت ہے۔ صحابی رضی اللہ عنہ دوڑ کر جاتا ہے۔ کہنے لگا اے میرے پیارے نبی ﷺ جی میں دروازہ کے پاس موجود تھا مگر میں نے جان بوجھ کر اُونچا جواب نہیں دیا تا کہ نبی ﷺ بار بار سلامتی کی دعائیں دیں۔ تا کہ ہم سلامتی کے دعائیں لیں نبی ﷺ نے کہا کہ اگر تم بھاگ کر آواز نہ دیتے تو میں محمد ﷺ کی سیرت یہ ہے کہ میں نے بغیر اجازت تمہارے گھر داخل نہیں ہونا تھا۔ قرآن کہتا ہے:

﴿لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا﴾ (النور: 27)

اجازت لے کر سلام کہہ کر اگر گھر والے اجازت دیں تو پھر داخل ہونا ہے۔ میرے

نبی ﷺ اگر قرآن پر عمل نہ کریں تو اور کون عمل کرے گا۔ کیونکہ میرے نبی ﷺ چلتے پھرتے قرآن تھے۔ کتابوں میں سے قرآن دیکھنا ہے تو یہ ہے۔ میرے نبی ﷺ اگر قرآن پر عمل نہ کریں تو پھر کون عمل کرے گا۔ ہمیں حکم ہے کہ ہم بھی قرآن پر عمل کریں۔ اس لیے اگر کسی کے گھر میں جاؤ، چاہے اپنا گھر ہو، چاہے بھابھی کا گھر ہو، کسی کی بھی طرف جاؤ، یہ نہیں سوچنا کہ یہ میرا گھر ہے، اب میں اپنے گھر اجازت لے کر جاؤں۔ اپنے گھر میں بھی اجازت لے کر جانا ہے۔ میرے نبی ﷺ کا اُسوۂ حسنہ یہ ہے آگے فرمایا:

﴿فَإِنْ لَمْ تَجِدُوْا فِيْهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ أَزْكٰى لَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ o﴾

(النور: 28)

اگر کسی کے دروازہ پر جاؤ لیکن آگے سے اندر سے آواز نہیں آئی ہے کوئی آدمی موجود نہیں پایا ہے، اگر عورت بھی آواز دے تو پھر بھی گھر میں داخل نہیں ہونا ہے، اگر آدمی کی آواز نہیں آئی ہے، کسی کو گھر میں موجود نہیں پایا ہے۔ فرمایا پھر کیا کرنا ہ ﴿فَلَا تَدْخُلُوْهَا﴾ پھر گھر میں داخل نہ ہونا، اگر عورت نے آواز دی ہے، عورت نے اگر گھر میں بلا لیا ہے، تو پھر خطرناک معاملہ ہوسکتا ہے۔ فرمایا اگر آدمی کی آواز نہیں آئی ہے تو آنے والے پھر تم گھر میں داخل نہیں ہوسکتے ہو۔ یہ عورتوں کے مسائل ہیں۔ گھروں میں داخل ہونے کے آداب بھی قرآن بیان کرتا ہے۔ فرمایا: ﴿حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ﴾ تاکہ تمھیں اجازت مل جائے۔ آگے فرمایا: ﴿وَإِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ أَزْكٰى لَكُمْ﴾ (النور: 28)

اگر اندر سے آدمی نے آواز دی ہے، اگر تم اس سے ملنے آئے ہو، اگر اندر سے وہ آواز دے دے کہ آنے والے بھائی اب تم چلے جاؤ میں نے اب تم سے نہیں ملنا ہے، میں نے ابھی باہر نہیں آنا ہے، فرمایا اس کی بات سن کر ناراض نہ ہونا، پریشان نہ ہونا، یہ اسلام نے آداب سکھائے ہیں۔ قرآن نے بتایا ہے کہ اگر اندر سے آدمی آواز دے دے کہ تم چلے جاؤ ہم بعد میں ملیں گے۔ فرمایا: فَارْجِعُوْا اُسی وقت واپس چلے جاؤ، پھر وہاں لڑائی نہیں کرنی

ہے۔فرمایا تمہارا وہاں سے واپس آنا ''ھُوَ اَزْکٰی لَکُمْ'' یہی پاکیزہ بات ہے۔ وہاں جھگڑا نہیں کرنا ہے، آج کل کہتے ہیں کہ میں اتنی دور سے سفر کر کے آیا ہوں لیکن مجھے آگے سے کہہ رہے ہو کہ میں واپس چلا جاؤں تو ٹھیک ہے پھر قیامت تک میری تم سے صلح نہیں ہوگی۔ لیکن اللہ نے فرمایا ہے، واپس چلے جاؤ۔ یہ قرآن کہہ رہا ہے۔ اب میں وہ باتیں بتانے لگا ہوں کہ جن جن آدمیوں سے عورت پردہ نہیں کرسکتی ہے۔ یہ میں قرآن میں سے بیان کروں گا۔ باقی جن کا نام نہیں آئے گا اُن سے پردہ ہوگا، آج کل جیٹھ سے پردہ نہیں ہے، دیور سے بھی پردہ نہیں ہے۔

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جیٹھ اور دیور تمہارے لیے اس طرح ہیں جیسے کہ موت ہے۔ کیونکہ عام آدمی اگر گھر میں داخل ہوگا تو وہ شرم محسوس کرے گا، ڈرے گا۔ لیکن دیور نے اپنا گھر سمجھنا ہے اگر اس عورت کا خاوند گھر نہیں ہے اگر دیور گھر میں آ گیا، فرمایا اس سے عورت کی شادی بھی ہوسکتی ہے۔ غلط تعلقات بھی ہوسکتے ہیں۔ اس سے بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ فرمایا جس طرح موت سے ڈر آتا ہے اسی طرح عورت اپنے دیور اور جیٹھ سے بھی ڈرے۔ آج کل تو عورتیں ان سے پردہ ہی نہیں کرتی ہیں۔ دیور کہتا ہے لیجیے مجھ سے پردہ کیا جارہا ہے۔ میرے بھائی کا گھر ہے، یہ بڑی پردہ کرنے والی آ گئی ہے، جاؤ یہ ساری باتیں کرلو لیکن تمہاری باتیں فضول ہیں، اسلام نے ان سے روک دیا ہے، فرمایا جیٹھ اگر گھر میں آیا ہے یا دیور گھر میں آیا ہے، گھر میں تین چار کمرے ہیں، ایک کمرے میں عورت ہے، دوسرے کمرے میں جیٹھ یا دیور ہے۔ اگر انہوں نے ایک رات چار دیواری میں گزاری ہے۔ فرمایا: اگر وہ دونوں الگ الگ کمروں میں ہیں انہوں نے واقعتاً بدکاری نہیں کی ہے۔ لیکن اسلام نے کہا ہے کہ انہوں نے ساری رات بدکاری کی ہے، یہ بدکاری لکھی گئی ہے، زانی لکھے گئے ہیں، بدمعاش لکھے گئے ہیں، اسلام نے پابندی لگائی ہے، اس لیے کہ گھر میں کوئی داخل ہو ہی نہ سکے۔ اسلام نے اتنا ڈرا دیا ہے۔

بھائیو! اس طرح کے ہزاروں واقعات ہیں کہ دیور بھابھی کو لے کر بھاگ جاتے ہیں اگر اُس کو نکال کر نہیں لے کر گیا ہے تو اُس سے غلط تعلقات ضرور ہوئے ہیں۔ پھر جب بھائی

کو پتہ چلا کہ میری بیوی سے غلط تعلقات ہیں تو بھائی تلوار پکڑ کر اپنے سگے بھائی کو ذبح کر دیتا ہے۔ میرے بھائیو! اگر اسلام کو چھوڑو گے تو پھر پریشانیاں آئیں گی۔ یہ مسئلہ پیش کیوں آیا۔ کیونکہ اپنی بیوی کو پردہ نہیں کروایا ہے۔ اسلام نے تمہیں محفوظ رکھا تھا۔ مگر تم نے اسلام کو خود تباہ کیا ہے۔ اس لیے آج تمہارا بھائی قتل ہوگیا ہے۔ اب میں یہ باتیں بتانے لگا ہوں۔ قرآن نے کہا کہ عورت کن کن سے پردہ نہیں کرسکتی ہے۔ فرمایا:

﴿وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ اَوْ آبَائِهِنَّ اَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَائِهِنَّ اَوْ اَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْ اَخَوَاتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التَّابِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَo﴾ (النور: 31)

یہ وہ رشتے سن لیں جن جن سے قرآن نے کہا ہے کہ پردہ نہیں ہے۔ باقی پھر سب سے پردہ کرنا ہے۔ فرمایا عورت کس کس سے پردہ نہیں کرسکتی ہے۔ ﴿اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ﴾ فرمایا اپنے خاوند سے عورت پردہ نہیں کرسکتی ہے۔ تم کہو گے کہ پہلے باپ کا نمبر آنا چاہیے تھا۔ پہلے باپ کے متعلق آنا چاہیے تھا، اسلام نے اس لیے پہلے خاوند کا ذکر کیا ہے، کیونکہ باقی ساری زندگی عورت کی خاوند سے گزرنی ہوتی ہے، اپنے باپ سے نہیں گزرنی ہوتی ہے۔ فرمایا اپنے خاوندوں سے عورتیں پردہ نہ کریں۔ آگے فرمایا: ﴿اَوْ اٰبَآءِ هِنَّ﴾ عورت اپنے باپ سے بھی پردہ نہیں کرسکتی ہے۔ ﴿اَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ﴾ عورت اپنے سسر سے بھی پردہ نہیں کرسکتی ہے ﴿اَوْ اَبْنَائِهِنَّ﴾ اور اپنے بیٹوں سے بھی پردہ نہیں کرسکتی ہے ﴿اَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ﴾ فرمایا خاوند کے بیٹوں سے بھی پردہ نہیں کرسکتی ہے۔ خاوند کے بیٹوں کا کیا مطلب ہے کہ اگر اُس

نے پہلی بیوی کو طلاق دے دی ہے لیکن اس میں سے بیٹا پیدا ہوئے تھے۔ یا اس کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے۔ اُس میں سے جو بیٹے ہیں فرمایا ان بیٹوں سے بعد میں آنے والی سوتیلی ماں یہ پردہ نہ کرے۔ فرمایا خاوند کے بیٹوں سے پردہ نہ کرے ﴿اَوْ اِخْوَانِهِنَّ﴾ اور اپنے بھائیوں سے بھی پردہ نہ کرے۔ ﴿اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ﴾ اور بھائیوں کے بیٹوں سے بھی پردہ نہ کرے۔ یعنی بھتیجوں سے بھی پردہ نہ کرے۔ ﴿اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ﴾ اگر اس عورت کی بہن کی شادی ہوگئی ہے اس کے جو بیٹے ہیں ان سے بھی عورت پردہ نہ کرے۔ اپنی بہن کے بیٹوں سے اپنے بھائی کے بیٹوں سے اپنے خاوند سے، اپنے سسر سے، اپنے باپ سے، اپنے بھائیوں سے اور اپنے بیٹوں سے عورت پردہ نہ کرے۔

میرے بھائیو! ان سب سے عورت پردہ نہیں کرسکتی ہے۔ باقی جتنے بھی رشتہ دار ہیں، اُن سب سے عورت پردہ کرے۔ آگے فرمایا ﴿اَوْ نِسَآئِهِنَّ﴾ کتنی اہم بات اللہ کرتے ہیں۔ اسلام نے قوموں کو کتنی تربیت سکھائی ہے۔ میرے بھائیو فرمایا اس لیے اسلام نے پردہ کروایا ہے تاکہ تیری ماں بہن اور بیوی کہیں بدکاری نہ کربیٹھیں۔ اسلام نے ڈانٹ دی ہے تاکہ عورت گھر میں رہے کیونکہ عورت اگر گھر میں رہے گی تو عورت کا گھر میں رہنا زینت ہے۔ آج کل کی عورتیں تو بازار کی زینت ہیں، میری ماں بہن تو بازاروں کی زینت بن گئی ہے۔

میرے بھائیو! پتہ نہیں کہ کونسے کونسے گندے مقام پر عورتیں جارہی ہیں۔ لیکن ہماری غیرت میں کبھی جوش نہیں آیا ہے۔ میرے بھائیو جو اپنی بیوی کو نہیں روکتا ہے، کنٹرول نہیں کرتا ہے وہ پھر اسلام میں نہیں رہا بلکہ وہ دیوث ہوگیا ہے۔ فرمایا ﴿اَوْ نِسَآئِهِنَّ﴾ نیک عورتیں نکّی عورتوں سے بھی پردہ کریں۔ جو عورت بازاری ہے، اُس عورت سے پردہ کرے، کیونکہ اُس کے آدمیوں سے تعلقات ہوتے ہیں۔ اگر تم اپنی بیویوں کو پردہ نہیں کرواؤ گے۔ تو وہ ساری گھر کی ویڈیو بنا کر آدمیوں کو پیش کرے گی۔ پھر خطرناک معاملات پیدا ہو سکتے ہیں۔ فرمایا گندی عورتوں سے نیک عورتیں پردہ کریں۔ اب بتائیں آدمی تو آدمی رہے، وہ عورت جس کے تعلقات آدمیوں سے ہیں نہ اُس کے تعلقات سے آدمی ڈرتے ہیں، نہ وہ

عورت تعلقات سے ڈرتی ہے۔ فرمایا بے حیاء عورت سے بھی پردہ کروالو، وگرنہ ساری گھر کی فلم دے گی۔ آگے فرمایا ہیجڑوں سے بھی یعنی نامردوں سے بھی پردہ کرو، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہیجڑے شیطان ہیں۔ ان کے بھی آدمیوں سے گندے تعلقات ہوتے ہیں یہ بھی تمہارے گھر کی ویڈیو بنا کر آگے پیش کریں گے۔ اس لیے ان سے بھی پردہ کرو، ان شیطانوں کو گھر میں داخل نہ ہونے دو۔ آج کل تو یہ خود پیش کیے جاتے ہیں تاکہ بچے کو لوڑی دیں۔ ایسے بزرگ جو بے چارے بہت زیادہ ضعیف ہوگئے ہیں کمزور ہوگئے ہیں، جن میں بالکل کوئی خواہشات باقی نہیں ہیں، فرمایا ان بزرگوں سے پھر پردہ نہیں ہے۔

﴿اَوِ الطِّفۡلِ الَّذِیۡنَ لَمۡ یَظۡهَرُوۡا عَلٰی عَوۡرٰتِ النِّسَآءِ﴾ (النور: 31)

چھوٹے بچے جن کو عورتوں کی خفیہ چیزوں کا پتہ نہیں ہے ان بچوں سے بھی پردہ نہیں ہے۔ جس بچے کو عورتوں کے مسائل کا پتہ چل جائے پھر اُس سے بھی پردہ کروائیں۔

﴿وَلَا یَضۡرِبۡنَ بِاَرۡجُلِهِنَّ لِیُعۡلَمَ مَا یُخۡفِیۡنَ مِنۡ زِیۡنَتِهِنَّ﴾ (النور: 31)

عورت کے سارے جسم کا پردہ ہے، وہ زمین پر پاؤں مار مار کر نہ چلے، اگر عورت کے زیور کی آواز کسی کے کان میں چلی گئی فرمایا تو اس عورت کا اُس آدمی سے زنا لکھا جائے گا۔ آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَتُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰهِ جَمِیۡعًا﴾ (النور: 31)

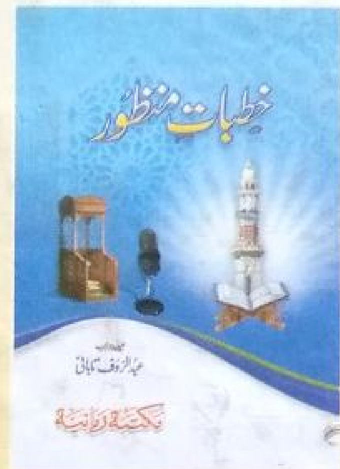
جن جن سے ڈرایا ہے اُن سے ڈر جاؤ، گناہ چھوڑ دو نیکیاں کرنے پر ڈٹ جاؤ، اپنی عورتوں کو پردے کروالو۔ اگر پردے نہیں کرواؤ گے تو قیامت والے دن دیوث آدمی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

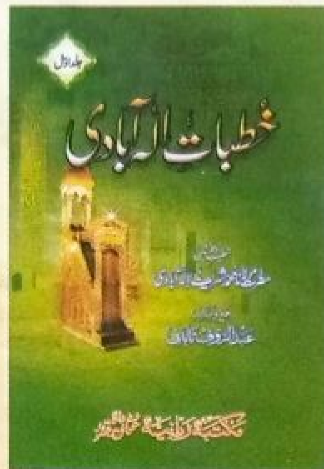
میرے بھائیو اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جو میں نے بیان کیا ہے تم سب بھائیوں نے سنا ہے۔ اللہ تعالیٰ صحیح معنوں میں ہمیں پردہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وَاٰخِرُ دَعۡوَانَا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ



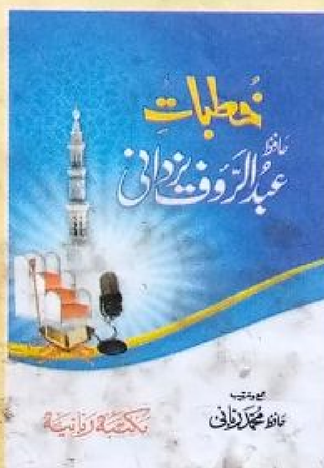
قرآن پاک و اسلامی کتب کا عظیم مرکز

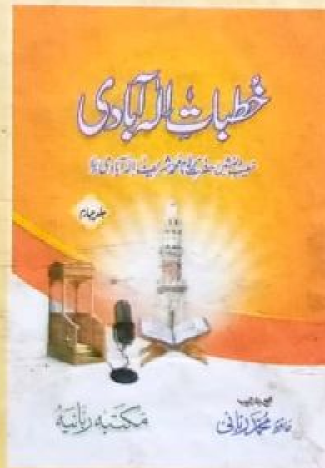


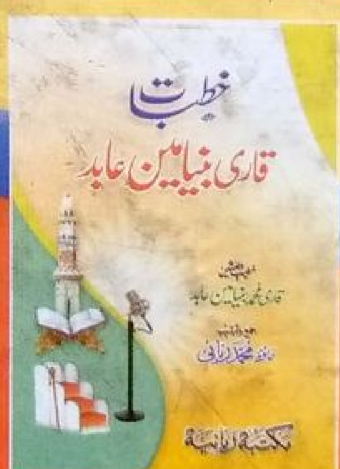


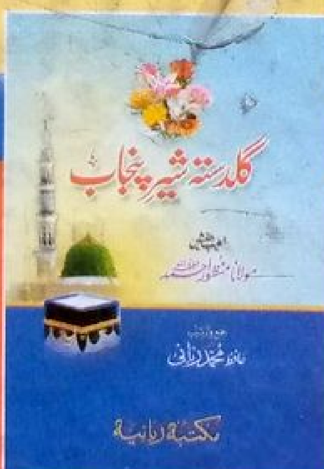


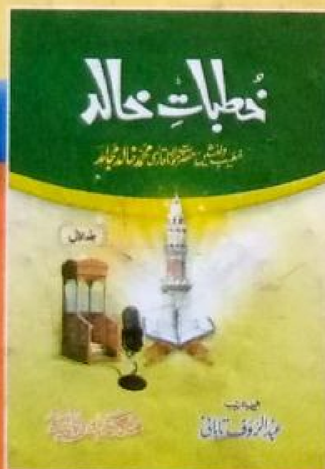












ڈائریکٹر: میاں حافظ محمد ربانی بن صوفی احمد دین

مکتبہ ربانیہ
منڈی عثمان والا قصور پاکستان
Cell: 0300-6595304